no 70

ماہنامہ

ہجرت

ہم ہندوستان اور دوسرے غیر اسلامی ملکوں کو صرف یہی کہنا
چاہتے ہیں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ تمہاری کوششیں بھی اسی طرح ناکام
ہو جائیں گی جس طرح کہ روس کی کوششیں ناکام و نامراد ہوئیں۔

ثور انقلاب کی کمر توڑ دی گئی اور روسیوں کا ایک عظیم خواب پریشان ہوا

ایک کہانی

خدا کا انکار کرنے والے ہر دور میں موجود رہے ہیں۔ آج بھی ہیں۔ ان کی تکنیک ہمیشہ یہ رہی ہے کہ ذہنوں میں شکوک کی آبیاری کرو، لوگوں کو اُلٹے سیدھے سوالات میں الجھاتے رہو، تاکہ وہ سچائی سے مایوس ہو جائیں اور ایسی زندگی گزارنے لگیں جو خدا کا انکار کرنے والوں کی زندگی ہوتی ہے اور جس میں کوئی اخلاقی قدر نہیں ہوتی، نیکی بدی کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔

اسی قسم کے ایک ملحد نے ایک سیدھے سادھے مسلمان سے کہا: "تم لوگ خدا کو مانتے ہو۔ ذرا میرے تین سوالوں کے جواب تو دو۔"

اس اللہ کے بندے نے سادگی سے کہا: "پوچھو بھائی۔"

منکرِ خدا کہنے لگا: "میرا پہلا سوال یہ ہے کہ جب خدا دکھائی نہیں دیتا تو ہم اسے کیوں مان لیں ــــ دوسرا سوال ہے کہ شیطان آگ کا بنا ہوا ہے اسے دوزخ میں ڈالنے سے کیا ہو گا، آگ پر آگ کیا اثر کرے گی ــــ اور تیسرا سوال ہے کہ جب ہر کام خدا کی مرضی سے ہوتا ہے تو انسانوں کو اس کا ذمہ دار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے؟"

اس اللہ کے بندے نے تینوں سوال سُنے۔ پھر قریب پڑا ہُوا مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھا کر اسے دے مارا، اور کہا: "تیرے تینوں سوالوں کا یہی ایک جواب ہے۔"

ملحد کو چوٹ لگی۔ درد سے کراہنے لگا۔ اس نے قاضی صاحب کے ہاں پہنچ کر ساری بات کہہ سنائی۔ قاضی صاحب نے اس بندۂ خدا کو بلوایا اور کہا: "تم نے اس کے سوالات کا جواب دینے کے بجائے اسے مٹی کا ڈھیلا مارا اور پھر کہا کہ یہی تیرے تینوں سوالوں کا جواب ہے۔ یہ کیسا جواب ہے؟"

اس نے کہا: "جناب۔ اس کا پہلا سوال تھا کہ جب خدا نظر نہیں آتا تو اسے کیونکر مان لیا جائے۔ میں نے اسے مٹی کا ڈھیلا مارا۔ یہ کہتا ہے کہ اسے درد ہو رہا ہے۔ لیکن اس کی بات کو کیسے مان لیا جائے، درد نہ اسے نظر آ رہا ہے، نہ ہمیں۔"

قاضی صاحب مسکرانے لگے۔ منکرِ خدا تلملا کر رہ گیا اور کہنے لگا: "میرا دُوسرا سوال۔"

صاحبِ ایمان نے کہا: "اس کا دوسرا سوال تھا کہ شیطان آگ کا بنا ہوا ہے تو دوزخ کی آگ اس پر کیا اثر کرے گی۔ یہ مجھے بتائے کہ انسان مٹی کا بنا ہُوا ہے، پھر مٹی کے ڈھیلے نے اس پر کیسے اثر کیا؟"

ملحد ہکا بکا رہ گیا۔ کچھ دیر تک وہ کچھ نہ کہہ سکا۔ پھر چیخ اُٹھا: "اور میرا تیسرا سوال؟"

"ہاں بھائی! تیرا تیسرا طنزیہ سوال تھا کہ جب ہر کام خدا کی مرضی سے ہوتا ہے تو انسانوں کو ذمہ دار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے تو بھائی، جب میں نے خدا کی مرضی سے تجھے مٹی کا ڈھیلا مارا ہے تو تُو نے مجھے ذمہ دار کیوں ٹھہرایا اور میرے خلاف یہ مقدمہ کیوں دائر کر دیا؟"

عدالت میں کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔ پھر قاضی صاحب منکرِ خدا کی طرف متوجہ ہوئے: "کیا آپ کو اب کچھ کہنا ہے؟"

"جی ہاں۔" اس نے کہا: "میں ایمان لانا چاہتا ہوں۔ مجھے اسلام کے سائے میں جگہ دیجئے۔ ساری زندگی گنوا چکا ہوں۔ اب جو بچ گئی ہے اسے تو بچا لوں۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومن يهاجر في سبيل الله يجد في الارض مراغما كثيرا وسعة

ماہنامہ ہجرت

سرپرست

کلچرل کمیٹی حزب اسلامی افغانستان

مدیر مسئول: محمد خلیل مہتمم: عبدالبصیر

جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۵۹ مسلسل نمبر ۷۰ مئی ۱۹۸۹ء شوال ۱۴۰۹ھ

اس شمارہ میں

۱ اگر ظاہر شاہ نے افغانستان ...

۲ عالم اسلام کو مجاہدین کی مجبوری ....

۳ جو بھی ہمارے مقدس جہاد ....

۴ افغانستان کی صورت حال ....

۵ حزب اسلامی کے جیالے مجاہد ...

۶ افغان مجاہدین کی جنگ صلح .....

۷ نجیب انتظامیہ کا دائر کردہ .....

۸ بھارت بھنور میں پھنس چکا ہے ....

۹ اگر بھارت نے افغانستان میں .....

۱۰ عالم اسلام کے مسائل اور ان کا حل ...

۱۱ ثور انقلاب کی کمر توڑ دی گئی ......

۱۲ جہاد افغانستان اور عالم اسلام .....

۱۳ محمد مجیب الدین اراکانی امیر دعوت....

۱۴ محاصرہ جلال آباد کی تازہ ترین.....

۱۵ خونریزی تب رکے گی ......

۱۶ افغانستان سے سوویت یونین.....

۱۷ ولی خان تے ایک دن بھی ردس ...

پتہ

دفتر: ماہنامہ ہجرت

ثقافتی کمیٹی حزب اسلامی افغانستان

پوسٹ بکس نمبر ۲۹۴ پشاور۔ پاکستان۔

P.O. BOX-294

PESHAWAR PAKISTAN

قیمت فی پرچہ ۶/- روپیہ۔ اکاؤنٹ نمبر ۸ - ۹۲ - ۱۸۰ حبیب بینک چوک یادگار پشاور

اگر ظاہر شاہ نے افغانستان آنے کی غلطی کی تو اس کا حشر بھی ترہ کئی، امین، ببرک اور نجیب جیسا ہوگا

ان دنوں ایک بار پھر سابق ظاہر شاہ کو افغانستان لانے کا منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے۔ ظاہر شاہ وہی بادشاہ ہے جس کا تختہ داؤد خان نے الٹایا تھا۔ گزشتہ چودہ برسوں سے روم میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہا ہے اور روس کے خلاف جہاد افغانستان میں تھوڑا سا حصہ بھی نہیں لیا ہے۔ اب جب کہ افغانستان کی موجودہ کٹھ پتلی حکومت کو عوام نے مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے اور ان کے خلاف افغان عوام کے جہاد میں دن بدن شدت آ رہی ہے اور نجیب حکومت کا قائم رہنا ممکن نہیں رہا ہے۔ تو روس امریکہ اور دوسری شیطانی طاقتیں اس سازش میں مصروف ہیں کہ افغانستان میں موجودہ قیادت کے خاتمے کے بعد ایک ایسے شخص کو مسندِ اقتدار پر بٹھایا جائے جو روس اور امریکہ کا وفادار ہو، اسلام اور شریعت محمدی سے کوئی محبت و سروکار نہ رکھتا ہو۔ اس لیے کہ یہ دونوں شیطانی طاقتیں افغان مجاہدین کی اسلام دوستی اور کفر سے حسد کی وجہ سے خائف ہیں اور اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر افغانستان میں اسلام پسند عناصر کے ہاتھوں حکومت قائم ہوئی تو اسلام کا چرچا ہو جائے گا۔ اسلامی تحریک زور پکڑتی جائے گی اور پورے عالم اسلام میں اسلامی تحریکیں سر اٹھائیں گی پھر مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار ہوں گے

ان میں اتفاق اخوۃ اور اتحاد بڑھے گا اور یوں عالم اسلام ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر کافروں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑا ہو جائے گا۔ روس و امریکہ اور ہندوستان کی چودھراہٹ ختم ہو جائے گی۔ عالم اسلام اس امر کے قابل ہو جائے گا کہ اپنا دفاع خود کرے اپنی مشکلات پر قابو پا کر ایک سپر طاقت کی حیثیت سے ابھرے گا۔ اس امر میں ذرہ بھر شک وشبہ نہیں کہ افغانستان میں ایک اسلامی حکومت کے قیام کے نتیجہ میں پوری برصغیر اور خلیجی ممالک اور افریقہ کے صحراؤں تک ایک زبردست بیداری اور خود انحصاری کی لہر پیدا ہوگی۔ افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام کے بعد پاکستان "جو عالم اسلام میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے" کے ساتھ خوشگوار اور برادرانہ تعلقات قائم ہو جائیں گے۔ جو اس خطہ میں ایک مضبوط اور مستحکم فضا پیدا ہو کر عالم اسلام کے لیے امن وسکون اور توجہ کا مرکز بن جائے گا پاکستان افغانستان، ایران ترکی اور اسی خطہ میں واقع دوسرے اسلامی ممالک محبت کی ایک لڑی میں پرو دیئے جائیں گے۔ ایک دفاعی لائن بنائی جائے گی۔ نیٹو اور سیٹو کی طرح مسلمان اپنا الگ دفاعی اقتصادی اور سیاسی اتحاد بنانے کے قابل ہو جائیں گے۔
اسلامی ملکوں میں یہ خواہش دن بدن زور پکڑتی جارہی ہے کہ مسلمان ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں ظالموں اور استحصالی ملکوں کے خلاف اپنا اعلانِ جہاد کریں۔ اسلامی ممالک اپنا الگ تشخص قائم کریں۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب اور مشرق کی دونوں شیطانی طاقتیں بوکھلاہٹ میں مبتلا ہیں اور اسلامی ملکوں کے درمیان ہر اتفاق واتحاد کی تحریکوں کو سبوتاژ اور ناکام بنانے کی زبردست کوشش کر رہے ہیں۔ اور اسلام کے شیدائیوں کو سر اٹھانے نہیں دیں گے۔ محب وطن اور اسلام پسندوں کے خلاف کروڑوں اربوں روپیہ خرچ کرکے انہیں ناکام بنانے کی ہر طرح کے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ جیسا کہ افغانستان میں کھلم کھلا ہو رہا ہے وہاں

دین کے متوالوں کے خلاف روس وامریکہ نے متحدہ محاذ بنا لیا ہے اور انہیں ناکام بنانے کے لیے دن رات کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہندوستان انگلستان فرانس اور دوسرے ملکوں کو بھی اپنے ساتھ ملا یا ہے اور یہ ممالک مجاہدین کے خلاف بھرپور مہم چلا رہے ہیں تاکہ افغانستان کے اسلام پسند عناصر برسر اقتدار نہ آنے پائیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بار پھر فاسد اور بے دین بادشاہ ظاہر شاہ کو افغانستان لانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ہندوستان نے تو برملا کہا ہے کہ ہندوستان افغانستان میں مجاہدین کی حکومت برداشت نہیں کرے گا۔ یہ کہ ہندوستان مجاہدین کی حکومت سے کیوں اتنا زیادہ پریشان ہے۔ اور کیوں مجاہدین کی جگہ ظاہر شاہ کو قبول کرتا ہے اسی لیے تاکہ ظاہر شاہ کے آنے کے بعد افغانستان، روس امریکہ اور ہندوستان کے اشاروں پر گامزن ہو جائے گا۔ جیسا کہ پہلے گامزن تھا۔ پاکستان اور ایران کے ساتھ خوشگوار تعلقات اور برادرانہ سلوک استوار کرنے کے بجائے ان کے ساتھ مخاصمانہ رویہ اپنائے گا اور یوں ہندوستان کی چودھراہٹ پاکستان افغانستان اور دوسرے ممالک پر قائم ہو جائے گی۔ مگر مجاہدین کے برسر اقتدار آنے کی صورت میں پاکستان وافغانستان یکجان دو قالب بن جائیں گے۔ بیت المقدس اور مقبوضہ کشمیر کے حصول کے لیے مشترکہ جہاد کیا جائے گا۔ افغانستان پاکستان کی ہر مشکل میں کام آئے گا۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی حمایت کی جائے گی۔ اور یوں اس خطہ میں مسلمانوں کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ اور پاکستان وافغانستان کے عوام مستحکم ہو جائیں گے۔ ہر جارح کو منہ توڑ جواب دینے کے قابل ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان افغانستان میں مجاہدین کی حکومت کی زبردست مخالفت کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ اپنی تین ہزار ہندوستانی افواج فوجی مشیر اور پائیلٹ کٹھ پتلی افغان حکومت کے تعاون کی خاطر افغانستان بھیجے ہیں تاکہ مجاہدین کی کامیابی کا راستہ روکا جائے۔ اسی طرح مغربی ممالک کے پریس اخبار، ریڈیو اور ٹیلیویژن مجاہدین کی

مخالفت میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کر رہے ہیں تاکہ مجاہدین کے بارے میں دنیا بھر میں جو اچھے تاثرات قائم ہوئے ہیں۔ اور عوام کے دلوں میں مجاہدین کی جو محبتیں پیدا ہو جاتی ہیں کم کر کے مجاہدین کی قدر و منزلت کو کم کیا جائے۔ جب صورتِ حال یہ ہے کہ مغربی اور مشرقی بلاک ہنود اور یہود افغان مجاہدین کے جہاد کو بلیک میل کرنے اور انہیں اقتدار سے محروم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں تو اسلامی ملکوں کو چاہیئے کہ وہ بھی دور اندیشی سے کام لے کر اور اپنے قومی اور بین الاقوامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجاہدین کی حمایت میں اپنے سارے وسائل بروئے کار لائیں تاکہ اسلام دشمن پروپیگنڈے کا توڑ کیا جا سکے۔ اور مسلمانانِ عالم افغانستان کی اصل صورتِ حال سے واقف رہیں۔ عالم اسلام اور امن پسند ملکوں کا فرض ہے کہ وہ اس حساس اور نازک وقت میں مجاہدین کی پشت پناہی کر کے غیر اسلامی چالوں کو کاٹ ڈالیں، مجاہدین کی عبوری حکومت کو جتنا جلد ہو سکے تسلیم کریں اور بین الاقوامی سطح پر مجاہدین کی کازکی پرچار کریں۔

افغان مجاہدین کامیابی کے آخری مراحل طے کر رہے ہیں۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ وہ وقت دور نہیں کہ جس طرح روس میدانِ جنگ میں شکست کھا گیا ہے اسی طرح سیاسی میدان میں بھی باطل طاقتیں اپنے مکروہ عزائم میں بری طرح ناکام ہو کر افغانستان میں مجاہدین کی اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔ حیرانی کی بات ہے کہ یہ غیر اسلامی اور مغربی ممالک ایک طرف تو جمہوریت کے چیمپئن بنے ہوتے ہیں مگر دوسری طرف افغانستان میں بادشاہت کے احیاء کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ حالانکہ ظاہر شاہ ایک ایسا شخص ہے جو افغان عوام کی ایک فیصد افراد بھی اس کو پسند نہیں کرتے جب صورتِ حال یہ ہے کہ ظاہر شاہ افغان عوام کو قبول نہیں اور اسے افغانستان کی تباہی

کا مسئول سمجھتے ہیں تو پھر اس طرح کا شخص لانے سے اس کے سوا کہ جنگ حسب سابق جاری رہے اور افغانستان میں امن وامان قائم نہ ہو۔ اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ افغانستان میں اس وقت تک جنگ جاری رہے گی جب تک کہ افغان عوام کو اپنی مرضی کے مطابق حکومت منتخب کرنے کا اختیار نہ دیا جائے اور افغان عوام کسی دباؤ کے بغیر اپنی پسند کی حکومت قائم نہ کریں۔ جس شخص کو بھی افغان عوام کی مرضی کے بغیر مسلط کیا جائے۔ افغان عوام اسے تسلیم کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔ اور یہ ان کا مسلمہ حق بھی ہے کہ ایک مسلط کردہ شخص کی مخالفت کرتے رہیں۔ حکومتیں عوام کی مرضی کے مطابق بنتی ہیں۔ جو حکومت عوام کی مرضی کے مطابق نہ بنائی جائے اور بہ نوک شمشیر یا سازش کے ذریعہ مسلط کی جائے تو اس سے خونریزی کا ایک بند نہ ہونے والا سلسلہ جاری رہے گا۔ اگر افراد کے ردوبدل سے جنگ بند ہو جاتی تو ترہ کی کے بعد ببرک کارمل اور نجیب کے اقتدار میں جنگ بند ہو جاتی۔ اب جب کہ ظاہر شاہ کو اوپر سے لانے کے لیے کوشش کی جارہی ہے۔ یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مغرب اور مشرق کی شیطانی طاقتیں افغانستان میں خونریزی کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ افغانستان میں امن وامان قائم ہو جائے۔ یہ اس لیے کہ ان دونوں طاقتوں کو معلوم ہے کہ اگر افغانستان میں افغان عوام کی مرضی کی حکومت قائم ہوئی اور وہاں امن وامان قائم رہا تو ان دونوں کے لیے یہ بات خطرناک ثابت ہوگی۔ لیکن امید واثق ہے کہ مغرب اور مشرق کی یہ شیطانی چالیں بھی ناکام ہو کر افغان مجاہد عوام ضرور اپنے عظیم مقصد میں کامیاب اور سرخرو ہو جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ نصر من اللہ و فتح قریب۔

عالم اسلام کو مجاہدین کی عبوری حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیئے

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ افغانستان میں تنہا دو قوموں کے درمیان جنگ نہیں بلکہ دو نظریات کے درمیان جنگ لڑی جا رہی تھی۔ ایک طرف کمیونزم اور لادینی نظریات کی حامل روسی افواج تھیں۔ دوسری طرف دین مبین اسلام کے علمبردار افغان مجاہد عوام۔ روس کا مقصد اور ہدف اس جنگ میں یہ تھا کہ اسلام کے آفاقی اور فطری دین کو ختم کر کے اس کی جگہ افغانستان میں کمیونزم کا پلید اور منحوس نظام و نظریہ کو فروغ دیا جائے اس مقصد کو پہنچنے کے لیے روس نے نو سال مسلسل جدوجہد کی اپنی تمام قوت اور صلاحیت بروئے کار لائے دنیا کے جدید ترین ہتھیار استعمال کیے۔ پندرہ لاکھ بے گناہ اور نہتے افغان عوام کو لقمہ اجل بنا دیا۔ پچاس لاکھ سے زیادہ افغانوں کو ظلم اور زیادتی کے ہاتھوں ملک چھوڑنے اور ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا افغانستان کی انچ انچ زمین کو بموں توپوں، راکٹوں اور گولیوں سے کھچا کھچ بھر دیا۔ کھاد نما بموں اور مائینز سے افغانستان کا چپہ چپہ بھر دیا۔ گاؤں قریوں اور دیہاتوں کو ملیا میٹ کر کے تباہ و برباد کر دیا۔ لیکن افغان مجاہد عوام نے یہ تمام مشکلات، مصائب اور قربانی خندہ پیشانی سے قبول کر کے نہ صرف یہ کہ کمیونزم کو قبول کرنے اور اس کے آگے سر جھکانے سے سختی سے انکار کر دیا بلکہ روسی وحشی افواج کے سامنے مضبوط چٹان کی طرح سینہ تان کر کھڑے ہوئے ان کے سینوں کو توپ اور ٹینک کے گولوں سے چھلنی کر کے رکھ دیا۔ بموں اور راکٹوں سے ان کے جسم

ٹکڑے ٹکڑے ہوتے رہے چھوٹے چھوٹے بچوں سے بچھڑنا اور انہیں یتیم چھوڑنا قبول کیا۔ اپنی جوان بیوہ کو چھوڑ کر شہادت کی راہ اختیار کی۔ آنکھ کان ناک ہاتھ اور پاؤں جیسی نعمت سے محروم ہونا گوارا کرلیا۔ لیکن بجانب دیگر روسی وحشی افواج کو بھی بالآخر جہد مسلسل اور بے دریغ قربانی کے بعد افغانستان سے نکالنے پر مجبور کر دیا اور یوں سیاسی اور فوجی میدان میں روس کو زبردست شکست اور ہزیمت سے دوچار کردیا۔ افغان عوام نے روس کو جو شکست دی ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ گویا مجاہدین نے روسی افواج کو صرف اور صرف جنگی میدان میں شکست دے دی ہے بلکہ اگر ذرا اصل مقصد اور ہدف کی طرف نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آئے گی کہ مجاہدین نے روس کو ایک نظریاتی ڈگر میں بھی زبردست شکست سے دوچار کیا ہے۔ اگر خدا نخواستہ روس افغانستان میں کامیاب ہو جاتا تو پوری دنیا یہی تعبیر کرلیتی کہ روس نے افغانستان میں اسلام کے شیدائیوں اور اسلامی نظریات کے حامل مجاہدین کو شکست دے کر اپنی نظریاتی جنگ جیت لیا ہے، روس کا مقصد بھی یہی تھا کہ پہلے افغانستان کو فوجی سیاسی اور نظریاتی طور پر فتح کرکے پھر اس کے دروازے سے پاکستان، خلیجی ممالک، ملائشیا اور انڈونیشیا تک پیش قدمی کی جائے اور یوں کمیونزم کا نظریہ اس خطہ میں پھیلا دیا جائے لیکن افغان مجاہد عوام نے روس کا یہ مذموم ارادہ کا فور کرکے تاریخی اور ناقابلِ فراموش شکست سے دوچار کرکے افغانستان سے نکل جانے پر مجبور کردیا۔ افغانستان کے پچانوے فیصد زمین پر مجاہدین کا عملاً قبضہ ہے اور سات صوبے مکمل طور پر مجاہدین کے تصرّف میں ہیں۔ کٹھ پتلی عوام حکومت عملاً مجاہدین کے محاصرے میں ہے اور موت وحیات کے آخری سانس لے رہی ہے اور اب سوائے چند شہروں کے پورے افغانستان پر مجاہدین کا مکمل کنٹرول ہے۔ اور ایک عبوری ______ حکومت بھی بنا چکے ہیں

جن کی اکثر وزارتیں افغانستان کے اندر کام کر رہی ہیں، صرف افغان مجاہدین ہی افغانستان کے اندر حکومت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور یہ حق افغان عوام کو ہی حاصل ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق ایک آزاد، خود مختار، غیر جانبدار اسلامی حکومت تشکیل دیں موجودہ افغان انتظامیہ روس کے ہاتھوں قائم شدہ حکومت ہے۔ عوام کی مرضی سے نہیں بلکہ روسی افواج کی پشت پناہی اور تعاون سے قائم ہوئی ہے۔ لہذا اس حکومت کی کوئی قانونی حیثیت نہیں بلکہ ایک ظالم جابر اور مستبد حکومت ہے۔ اس کے برعکس افغان مجاہدین کی عبوری حکومت افغان عوام کی نمائندہ اور منتخب حکومت ہے۔ افغانستان کے اصل وارث ہیں کیوں کہ اجنبی افواج کے خلاف اپنے ملک کی آزادی بقا اور سالمیت کے لیے پندرہ لاکھ سے زائد قربانی دے چکے ہیں اور اس وقت بھی دے رہے ہیں چونکہ مسلم ممالک افغان مجاہد عوام کے ساتھ نظریاتی دینی مذہبی ثقافتی اور جغرافیائی وابستگی رکھتے ہیں۔ لہذا انہیں چاہیے کہ اس آخری اور نازک مرحلے میں اپنی بہادری جرأت اور اسلامی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کو رسمی طور پر تسلیم کریں۔ جیسا کہ سعودی عرب، بحرین سوڈان اور ملائشیا نے اپنا فریضہ ادا کیا افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کو تسلیم کرنے کا یہ ایک حساس اور نادر موقع ہے اور اسلامی ملکوں کے لیے امتحان کی گھڑی بھی ہے۔ کہ آیا وہ اپنے مسلمان بھائیوں اور ہم مذہب وہم نظر ساتھیوں کے حقوق کو قبول کرنے اور ان کے ساتھ دست تعاون بڑھانے کے لیے آمادہ ہو جائیں گے یا نہیں،

اگر فلسطین کی جلا وطن حکومت کو بین الاقوامی طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر تیونس میں ہے اور ارض فلسطین میں ان کی ایک گز زمین پر بھی قبضہ نہیں یا فرانس کے ساتھ لڑائی میں الجزائر کی جلا وطن حکومت تسلیم کی گئی تھی تو پھر

(باقی ص۵۹ پر)

جو بھی ہمارے مقدس جہاد کے خلاف سازش کرتا ہے اسے جان لینا چاہیئے کہ وہ آگ کے شعلوں سے کھیل رہا ہے

اَلحمد لِلّٰہ وَحدہٗ انجز وَعدہٗ نَصَرَ عبدہٗ وَاعزّجندہٗ وھزم الاحزاب وحدہٗ والصلوٰۃ و السلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔ فاعوذ با للّٰہ مِنَ الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسر فاذا فرغت فانصب وَالیٰ ربکَ فرغب

میرے مومن اور ہم عقیدہ بھائیو! میں پہلے کچھ ابتدائی اور مقدماتی باتیں کرنا چاہتا ہوں پھر انشاء اللہ تعالےٰ افغانستان کی صورت حال اور جاری جہاد کے بارے میں روشنی ڈالوں گا اور ان بڑی بڑی خطرناک سازشوں سے پردہ اٹھاؤں گا جو اس وقت افغان جہاد کے خلاف ہو رہی ہیں میں سب سے پہلے اپنے مجاہد بھائیوں مہاجرین تمام افغان ملت اور پورے اسلامی امت کو اس منبر سے عید سعید کا مبارکباد کا پیغام پیش کر رہا ہوں ۔

الحمد اللہ روزے کا مبارک مہینہ ہماری بڑی بڑی کامیابی اور فتوحات کا مہینہ تھا اس مہینہ میں ہمارے جیالے اور بہادر مجاہدین نے بڑی بڑی فتوحات حاصل کرلی ہیں خاص کر پروان، قندہار، ننگرہار اور سمت شمال کے صوبوں میں مجاہدین کی کامیابیاں اور فتوحات اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ سے تعلق اللہ کی ہدایات اور احکام پر عمل کرنا اور اللہ کی راہ میں مشکلات اور مصائب پر صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا ہماری کامیابی کا ضامن ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے

یاایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللّٰہ کثیراً لعلکم تفلحون واطیعوا اللّٰہ وَ رسولہ ولاتنازعوا فتفشلوا وَ تذھب ریحکم واصبروا ان اللّٰہ مع الصابرین ولاتکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطراً وَرِاءالناس

ویصدون عن سبیل اللہ واللہ بما یعملون محیط۔

اے ایمان والو! اگر تم جنگ میں ایک گروہ سے آمنے سامنے ہو جاوے تو ثابت قدم رہیں اور اللہ تعالےٰ کو نہ یادہ یاد کریں تاکہ کامیاب ہو جاویں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اپنے درمیان نزاع اور کشمکش سے پرہیز کریں کہ بزدل ہو جائیں گے اور آپ کی شان و شوکت اور آپ کا دبدبہ ختم ہو جائے گا۔ اور صبر کیا کریں بے شک کہ اللہ صابرین کے ہمراہ ہے ۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جائیں جو اپنے گھروں سے سرکشی اور ریاء و خود نمائی کے ساتھ نکلتے تھے اور اللہ کے راستہ سے لوگوں کو منع کرتے تھے تم جو عمل کرتے ہو اللہ تعالےٰ کا علم ان پر محیط ہے

عید اسلام کے ایک بڑے اور اہم ہدف کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ وہ یہ کہ سختی کے بعد آسانی آئے گی جیسا کہ روزے کے مبارک مہینہ میں آپ نے تمام مشکلات پر صبر کیا تمام گناہوں سے اجتناب کیا کھانا پینا چھوڑ دیا نفسی خواہشات کا مقابلہ کیا شیطانی ہتھکنڈوں کو کامیابی سے منتشر کر کے اپنے نفسوں پر کنٹرول کیا اور بالآخر عید کے تین دن آپ کے لئے آسانی کا پیغام لایا کامیابی کا مژدہ سنایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ان مع العسر یسرا بے شک کہ سختی کے بعد آسانی آئے گی اور ہر مشکل کے بعد سہولت کا دور ہو گا یہ کہ.... جہاد کے دوران مشکلات و مصائب کا صبر سے مقابلہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض کامیابی اور فتوحات سے نوازیں گے۔ اللہ تعالےٰ اپنے وعدے کے مطابق شہادت ہجرت اور محاذ جنگ میں صبر و استقامت دکھانے کے صلہ میں فتح و کامرانی آپ کو نصیب فرمائیں گے دشمن پر غلبہ دیں گے قرآن عظیم میں ارشاد خداوندی ہے۔

واذ ابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما ۔ یاد کرو وہ وقت کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو امتحان میں ڈالا چند کلمات میں پھر وہ اپنے اس امتحان میں کامیاب ہو گیا، اللہ جل جلالہ نے انہیں فرمایا کہ بے شک میں تمہیں لوگوں کا امام بناتا ہوں دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو امتحان پاس کرنے کے بعد امام بنا لیا ۔ بھائیو! ہماری فتح اور کامیابی کی عید بھی قریب ہے ہم کامیابی کا آخری مرحلہ طے کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد کامیابی اور فتح کی عید بھی ایک دن منائیں گے وہ دن دور نہیں کہ انشاء اللہ تعالےٰ فتح اور کامرانی کا جھنڈا کابل میں لہرائیں یہ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدوں میں صادق ہیں وہ اپنے وعدوں کو پورا کر لیتے ہیں وہ جل جلالہ کسی کی قربانی ضائع نہیں کریں گے ہماری ملت نے اللہ کی راہ میں اور اللہ کی رضا کے لئے ہی محاذ جنگ میں اپنے آپ کو شہید کر دیا ہے اور اپنا خون بہایا ہے ہر طرح کی مشکلات اور مصائب صرف اور صرف اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کی خاطر برداشت کی ہیں اور ان پر صبر کیا ہے اور یہ بات واضح ہے کہ آخری فتح صابرین کی ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہی فرمایا ہے کہ ان اللہ مع الصابرین ہماری ملت نے گیارہ برس جنگ کے محاذوں میں گزارے ہیں مسلسل گیارہ برس ان پر بم توپ راکٹ اور گولے برسائے گئے روزانہ سینکڑوں شہید ہوتے اور سینکڑوں زخمی اور سینکڑوں اپنے پاؤں ہاتھ اور بصارت کی نعمت سے محروم ہوتے لیکن ہماری ملت نے ان تمام مشکلات اور مصائب کو صبر سے برداشت کیا مایوس اور ناامید نہ ہوتے دشمن کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا اور اپنی کامیابی کا یقین دل میں جاگزین کر کے کسی قسم کے شکوک و شبہات میں مبتلا نہ ہوئے اللہ تعالےٰ سے امید اور بھروسہ کم نہ ہوا اور اللہ تعالےٰ کو اپنے لئے کافی سمجھا آج بھی مجاہدین کے دلوں میں جہاد کے بارے میں وہی شوق اور جذبہ موجزن ہے جو گیارہ برس پہلے تھا بلکہ اور بھی پختہ ہو گیا ہے مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک افغانستان کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک طویل راستوں کو پیدل طے کیا پاؤں میں چھالے پڑ گئے بھوک اور پیاس لگ گئی کھلونا بموں اور مائینز سے شہید ہوئے پاؤں کٹ گئے ہر گھر اور فیملی میں یتیم اور بیوہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے افغانستان کا چپہ چپہ زمین شہیدوں کے خون سے لالہ زار ہوئی۔ ستر فی صد دیہات قصبے شہر اور گھر تباہ ہوئے لیکن الحمد للہ ہماری مومن اور مسلمان ملت جن کا اللہ تعالےٰ پر مکمل ایمان اور یقین تھا۔ اور اللہ تعالےٰ سے امید رکھتی تھی کہ اللہ تعالےٰ اس کی کامیابی ضائع نہیں کریں گے ۔ صبر سے برداشت کر لیا ہماری ملت کے اس صبر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ فتح اور کامیابی کے دن قریب ترین ہیں ہم اس وقت جہاد کے سب سے حساس اور آخری مراحل میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ مرحلہ بہت مشکل اور حساس مرحلہ ہے اس حساس

مرحلہ میں معمولی سی کوتاہی اور سہو خطرناک اور تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے ہمیں چاہیئے کہ اس وقت بیدار اور ہوشیار رہیں کیونکہ ہر طرف اسلام کے دشمن ہمارے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں ۔

دشمن کے پلید اور خطرناک ہاتھ ہماری طرف بڑھ رہے ہیں دنیا کے تمام شیطانی اور خطرناک جاسوس ادارے افغانستان میں سازشیں کرنے میں مصروف ہیں تاکہ افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں ایک اسلامی حکومت قائم نہ ہونے پائے وہ ممالک جو پہلے افغانستان میں روسی افواج کی موجودگی کے وقت مجاہدین کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے اب روسی افواج کے انخلاء کے بعد ان کی ہمدردیاں مجاہدین سے ختم ہو گئی ہیں بلکہ الٹے مجاہدین کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں یہ اس لئے کہ انہیں پتہ ہے کہ افغانستان میں مجاہدین برسر اقتدار نہ آجائیں اور افغانستان میں اسلامی حکومت قائم نہ ہو جائے ۔ مجاہدین کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں ۔

بھائیو ! حالات و واقعات یہی نشاندہی کرتے ہیں کہ ہمیں ہوشیار اور محتاط رہنا ہو گا ۔ اور دشمن کی ہر چال پر غائرانہ اور طائرانہ نظر رکھنی پڑے گی تاکہ وہ اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہ ہو جائے ۔ دشمن کے عزائم اور سازشوں میں سے ایک خطرناک سازش ظاہر شاہ کو دوبارہ افغانستان لانے کی ہے اگرچہ بہت سے لوگ یہ فکر کرتے ہیں کہ ظاہر شاہ صیغۂ گمنامی میں چلا گیا ہے اور وہ دوبارہ زندہ نہیں کیا جا سکتا ہے لیکن ہمارا دشمن اس سازش میں مصروف ہیں کہ ظاہر شاہ کو دوبارہ افغانستان پر مسلط کر دیں

اس مہینہ میں کابل انتظامیہ نے روس کی ایماء پر بعض مغربی ممالک کے تعاون اور اشتراک سے کوشش کی تھی کہ ظاہر شاہ کو کندھار کے راستہ سے افغانستان لایا جائے جیسا کہ انگریزوں نے اس کا والد نادر خان کو فرانس سے ہندوستان کے راستہ پاراچنار پہنچایا اور پھر پاکستانی قبائل کو اکسایا کہ افغانستان کے داخلی قبائل سے اتحاد کر کے نادر خان کو افغانستان کے دارالخلافہ کابل پہنچا دیں انہیں وسیع اور زیادہ وسائل اور امکانات مہیا کی گئی اور نادر خان کو کابل پہنچا دیا ۔ اب بھی ان کا یہی ارادہ تھا کہ درانی قوم کے تعاون سے قندہار کے راستہ سے ظاہر شاہ کو کابل پہنچا دیں ، سازش اس طرح بنائی گئی تھی کہ قندہار کے ہوائی میدان کے اردگرد کابل کٹھ پتلی فوجی جا بجا ناکہ بندی کریں اور بعض وہ کمانڈر بھی جو اس سازش میں شریک تھے ہوائی میدان کے آس پاس علاقوں میں اکٹھے ہو جائیں اور ظاہر کریں کہ قندھار کا ہوائی میدان جنگ کے نتیجہ میں فتح کر لیا گیا پھر کوئٹہ سے موٹروں اور گاڑیوں کی قطاریں بنا کر قافلے کی صورت میں لوگ حرکت کریں جھنڈے اور بینر اٹھا کر دنیا کو یہ باور کرائیں کہ قندہار فتح ہو گیا پھر چند دن گزرنے کے بعد قندہار کے گورنر اور فوجی ڈویژن اعلان کریں گے کہ ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہوئے اور اس طریقے سے بتدریج دوسری فوجی چھاونیاں اور بریگیڈ بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اس طرح یہ سلسلہ کابل تک پہنچ جائے پھر ظاہر شاہ کو جہاز کے ذریعہ کابل لایا جائے اس سازش میں انگریز حکومت بھی پوری طرح ملوث ہے انگلستان اس کام میں ہندوستان افغانستان اور روس کے درمیان رابطہ کا وظیفہ انجام دے رہا ہے اور اس سازش کو وہی منظم کر رہا ہے اگرچہ اس کی کہانی بڑی ہے لیکن میں مزید وضاحت کرنا ضروری نہیں جانتا ہوں ۔

افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ بعض خبیث عناصر اور بعض چہرے اس سازش میں ملوث ہیں ۔ گزشتہ مہینے کوئٹہ سے بیس افراد پر مشتمل ایک وفد نے کابل کا دورہ کیا تاکہ اسی مسئلہ پر مزید بحث ہو ۔ گزشتہ مہینے پندرہ تاریخ کو یہ پلان بنایا گیا تھا کہ قندھار کے ہوائی میدان انہیں تسلیم کیا جائے لیکن مجاہدین نے یہ منصوبہ ناکام بنایا ۔

کابل انتظامیہ بھی اب یہی چاہتا ہے ۔ کیونکہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ افغانستان میں مزید نہیں ٹھہر سکے گا ۔ حتیٰ کہ کابل انتظامیہ نے مجھے پیغام بھیجا کہ اگر آپ نے ائتلافی حکومت بنانے کی مخالفت جاری رکھی اور ہم نے درمیان میں ظاہر شاہ کو لایا تو پھر اس کی ذمہ داری آپ پر ہو گی ۔ میں نے ان کے جواب میں کہا کہ تمہارے لئے صرف ایک ہی راستہ رہ گیا ہے وہ یہ مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال کر سر تسلیم خم کرنا ہم اس بات کے لئے آمادہ ہیں کہ ہمارے سامنے ہتھیار ڈال کر تسلیم ہونے کے بعد تمہیں پناہ دیں اور ہمارے ساتھ امن سے رہیں لیکن اس کا جواب یہی تھا کہ اگر ظاہر شاہ آگیا تو پھر ذمہ داری آپ پر ہو گی ۔

آپ نے جہاد کی ابتداء سے احساس کر لیا ہو گا کہ بی بی سی ریڈیو نے ہمیشہ یہی تبلیغات اور پروپیگنڈہ کیا ہے کہ یہ جنگ ایک قبائلی جنگ ہے ۔ اس میں قبائل کے عمائدین کا بڑا رول ہے اور قبائل میں سب سے مقبول شخصیت سابق بادشاہ ظاہر شاہ ہے صرف وہی کر سکتا

ہے کہ ملت کو ایک واحد صف میں کھڑا کر دے اور مجاہدین اس کی اہلیت نہیں رکھتے کہ اپنے اختلاف کو ختم کر دیں اگر روسی افواج افغانستان سے نکل جائیں اور کابل حکومت ختم ہو جائے تو مجاہدین اپنے درمیان ایک واحد قیادت نہیں لا سکتے اور یوں ملت آپس میں لڑ پڑے گی خون خرابہ ہو جائے گا۔ اور ایک دوسرے کو قتل کر ڈالیں گے۔ بی بی سی ریڈیو اس وقت بھی یہی پروپیگنڈہ کر رہا ہے کہ مجاہدین کی قیادت کے درمیان اختلاف ہے اور وہ نہیں کر سکتے کہ اس خلا کو پر کریں وہ نہیں کر سکتے کہ اپنے اختلافات ختم کر دیں۔ صرف ایک ہی فرد یعنی ظاہر شاہ ہی وحدت کا سمبول بن سکتا ہے اور اس پر ملت اعتماد کر سکتی ہے حالانکہ آپ کو بہتر معلوم ہے کہ سب سے زیادہ متنازع شخص ظاہر شاہ ہے ملت کمیونسٹوں اور ظاہر شاہ کے علاوہ ہر دوسرے مسلمان شخص پر متفق ہو سکتی ہے لیکن ان دونوں پر متفق نہیں ہو سکتی در اصل ظاہر شاہ کے لئے ملک میں پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں رہی ہے ملت نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ اگر آپ اس راز سے باخبر ہو گئے تو حیران ہو جائیں گے کہ انگلستان حکومت ہر سال ظاہر شاہ کو ۱۲ ملین پونڈ اسٹرلنگ سے نوازتی رہی ہے۔ یہ اس لئے کہ افغانستان میں قبائلی نظام اپنی حالت میں باقی رہے اور قبائل کے مشوروں و تعاون سے یہ روپے تقسیم ہو جائیں اور مخصوص قبائل کو کسی نہ کسی طرح ختم کر کے اس کی جگہ پر نئے چہرے متعارف کرائے جائیں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ ریڈیو بی بی سی مجاہدین کی موقف عبوری حکومت کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کر رہا ہے اور کہتا ہے۔ کہ مجاہدین کے کمانڈر اس حکومت کو قبول نہیں کرتے لیکن ثبوت کے لئے ایک کمانڈر کا بھی نام نہیں لیتی آپ یہ بات سن کر حیران ہوں گے کہ جب ہم نے عبوری حکومت بنائی تو انگریزوں نے ایک بڑا وفد افغانستان کے اندر بھیجا تاکہ وہ کسی ایک قوماندان (کمانڈر) سے اس کے خلاف کچھ کہنے پر آمادہ کریں اور کہہ دیں کہ میں اس عبوری حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن اللہ کے فضل سے وہ اس بات پر قادر نہ ہو سکا کہ کسی کمانڈر سے اسی طرح کا کوئی بیان دلوا سکیں اور انگریزوں کا یہ مذموم مراد پورا ہو جائے

بھائیو! ہندوستان ایک بڑا ملک ہونے کے ناطے ایک بڑا رول رکھتا ہے اس نے صراحت سے کہا ہے کہ وہ افغانستان میں مجاہدین کی اسلامی حکومت کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا اس لئے کہ وہ ہندوستان کے لئے خطرہ بن سکتا ہے حتی کہ پاکستان کے لئے بھی خطرہ ہے اور بنیاد پرستوں کی حکومت اس خطہ کی صلح اور امن کے لئے بھی خطرہ ہے

حکومت ہندوستان نے کئی جنگی پائلٹ بھی افغانستان بھیج دئے ہیں زیادہ تعداد میں لوگوں نے ان کی تصدیق کی ہے مزار شریف کے ہوائی اڈے پر زیادہ تعداد میں بھارتی پائلٹ دیکھے گئے ہیں اور اکثر جگہوں پر وہی بمباری کرتے ہیں ہم ہندوستان اور دوسرے ان غیر اسلامی ملکوں کو صرف یہی کہنا چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری کوششیں بھی اسی طرح ناکام ہو جائیں گی جس طرح کہ روس کی کوششیں ناکام و نامراد ہوئیں

بھائیو! کابل انتظامیہ اس وقت صلح اور امن و آشتی کی باتیں کر رہا ہے حالانکہ اس سے پہلے پندرہ لاکھ افغان عوام کو شہید کر چکے ہیں ملک کو تباہ و برباد کیا گیا ہے۔ ساٹھ لاکھ عوام کو اپنے ملک چھوڑنے اور ہجرت کرنے پر مجبور کیا ہے وہ مجاہدین کو جنگجو اور صلح ناپذیر سے یاد کرتا ہے ہر وقت یہ واویلا کرتا ہے کہ یہ بھائی کے ہاتھوں بھائیوں کا قتل ہے یہ ایک بے جا اور نامعقول جنگ ہے لہٰذا چاہیئے کہ اس جنگ کو ختم کیا جائے میں نجیب سے پوچھتا ہوں کہ اگر تم صلح اور امن کے واقعی خواہاں ہو تو آپ کا راستہ کس نے روکا ہے؟ صلح تو جنگ بند کرنے سے آتا ہے تم مہربانی کر کے اپنا ہتھیار رکھ کر مجاہدین کے ساتھ شامل ہو جاؤ تاکہ جنگ ختم ہو جائے جنگ کی ابتداء بھی تم نے کی ہے اور اس کا بند کرنا بھی آپ کا کام ہے۔ مجاہدین نے عام معافی کا اعلان کیا ہے تم اپنا اقتدار چھوڑ کر مجاہدین کی صف میں آ جاؤ اور مزید جنگ و خونریزی کا سلسلہ بند کر دو۔

نجیب کہتا ہے کہ ہم اقتدار کس کے حوالہ کر دیں؟ جواب میں کہتا ہوں کہ مجاہدین کی عبوری حکومت بنائی گئی ہے اس کے حوالہ کر دیں مجاہدین کی عبوری حکومت یہ صلاحیت رکھتی ہے کہ افغانستان میں امن و امان قائم کرے تم ملت کو اپنی مرضی اور پسند کی حکومت بنانے کا اختیار دو۔ وہ بزور و زبردستی مسلط شدہ حکومت کو قبول کرنے کے لئے کبھی بھی آمادہ نہیں ہو گی مجاہدین تو ایک اجنبی قوت کے ہاتھوں تمام حکومت کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں اور یہ

(باقی صفحہ ۶۲ پر)

افغان جہاد کی صورتحال اور بیرونی دورے کے مقاصد

انجینئر گلبدین حکمت یار افغانستان کے صوبہ کندوز میں ۱۹۴۶ء میں پیدا ہوئے ان کی مادری زبان پشتو ہے مگر وہ فارسی اور انگریزی روانی سے بولتے ہیں اور عربی زبان بھی جانتے ہیں۔ انہوں نے کابل یونیورسٹی سے انجینئرنگ کا لج میں زمانہ طالب علمی کے دوران تنظیم نوجوانان مسلمان تشکیل دی اور کابل یونیورسٹی میں سوشلسٹ طلبہ کی غالب حیثیت کا قلع قمع کیا۔ ۱۹۷۲ء میں ظاہر شاہ نے حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی بنا پر انہیں جیل بھیج دیا اور وہ ۱۹۷۴ء میں رہا ہوئے۔ گلبدین ایک مخلص قائد ہیں اور اسلامی نظریہ پر بھرپور اعتقاد رکھتے ہیں۔ اپنی غیر متزلزل لگن اور خلوص کے باعث انہیں اپنی جماعت کے ارکان میں زبردست احترام حاصل ہے۔ ان کی جماعت نے افغانستان کے جہاد میں بھرپور طریقہ سے حصہ لیا۔ اپنے حالیہ غیر ملکی دورہ کے مقاصد اور افغانستان کی داخلی صورت حال کے بارے میں انجینئر گلبدین حکمت یار کے تاثرات قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

مجاہدین کی عبوری حکومت کے قیام کے بعد ضروری ہو گیا ہے کہ منتخب افغان نمائندوں کی سطح پر بیرونی دنیا سے رابطے قائم کئے جائیں اور حکومتی سطح پر بیرونی ممالک کو افغانستان کی موجودہ صورتحال افغان مجاہدین کی سرگرمیوں اور عبوری حکومت کی پالیسیوں سے آگاہ کیا جائے۔ نیز زیادہ سے زیادہ ملکوں سے روابط بڑھا کر انہیں عبوری افغان حکومت کو تسلیم کرنے کی ترغیب دی جائے اس کے ساتھ ساتھ جلال آباد کی جنگ سے افغان مجاہدین سے ہمدردی رکھنے والے بعض حلقوں اور بعض بیرونی ممالک میں بھی غلط فہمیاں اور کچھ اندیشے پیدا ہوئے ہیں ان کا ازالہ کرنا اور اس جنگ کی صحیح صورت حال اور مجاہدین کو درپیش مسائل سے انہیں آگاہ رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے چنانچہ میرا حالیہ بیرونی دورہ بھی ان ہی مقاصد کے لئے تھا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ یہ دورہ توقع سے بڑھ کر کامیاب رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ افغان مجاہدین نے روسی اور نجیب انتظامیہ کی فوجوں کے مقابلے میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ کامیابی انہیں گوریلا جنگ کے ذریعے حاصل ہوئی ہے۔ اب روس کی واپسی کے بعد افغان مجاہدین کے سامنے بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کرنا اور نجیب انتظامیہ کے اقتدار کو ختم کرنا اولین مقصد ہے۔ بعض حلقوں کی رائے یہ ہے کہ افغان مجاہدین کو گوریلا جنگ ترک نہیں کرنی چاہیئے تھی اور کھلی جنگ سے اجتناب کرنا چاہیئے تھا۔ ان کی نگاہ میں جلال آباد پر حملہ اور اس کی فتح میں تاخیر کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ مجاہدین نے اپنا طریق جنگ بدل دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ مجاہدین سے ہمدردی رکھنے والے حلقوں کا اظہار تشویش اپنی جگہ درست ہے۔ لیکن یہ گوریلا جنگ تحریک جہاد کی ابتدائی منزل تھی جسے مجاہدین نے کامیابی سے حاصل کر لیا اب کھلی اور باقاعدہ جنگ دشمن کے اندرونی رابطوں کو ختم کرنے اور بڑے بڑے شہروں کو محصور کرنے کے لئے ناگزیر ہے۔ اس میں تعجب یا حیرانی کی کوئی بات نہیں۔ اصل غلط فہمی اس لئے پیدا ہوئی کہ بعض حلقوں کے نزدیک شاید مجاہدین نے جلال آباد میں کوئی غیر معمولی آپریشن شروع کیا حالانکہ ایسا نہیں۔ یہ ایک معمول کی جنگ ہے۔ مجاہدین کے مختلف کمانڈر

اور گروپ اپنے اپنے حلقے میں برسرِ پیکار ہیں جلال آباد پر حملہ کے لئے نہ تو کوئی مخصوص اہتمام کیا گیا تھا اور نہ ہی دوسرے علاقوں کے مجاہدین اور کمانڈروں کو اس علاقے میں بلایا گیا تھا۔ وہی مجاہدین جنہیں جلال آباد کا محاذ سونپا گیا ہے معمول کے مطابق جنگ میں مصروف ہیں۔ البتہ دشمن کی کوشش یہ ہے کہ اس محاذ کو زیادہ سے زیادہ اہمیت دی جائے چنانچہ اس نے وسیع پیمانے پر اپنی فوجی قوت اس محاذ پر جھونک دی ہے۔ اسی جنگ کا ایک نفسیاتی پہلو بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ افغانستان میں جنگ کی بنیادی وجہ روس کی فوجی مداخلت اور جارحیت تھی اور افغانستان میں جتنی بھی کٹھ پتلی حکومتیں قائم ہوئیں ان کی بقا صرف روس کی فوجی قوت اور حمایت کی وجہ سے تھی اب روس افغانستان سے نکل گیا ہے لیکن وہ یہ تاثر دینا نہیں چاہتا کہ نجیب انتظامیہ کی بقا اس کی فوجی قوت کی مرہونِ منت تھی۔ وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ روسی فوجی حمایت کے بغیر بھی نجیب حکومت قائم رہ سکتی ہے لہٰذا اس نے اپنے مشیروں اور نجیب انتظامیہ کی ساری فوجی قوت جلال آباد میں جمع کر دی ہے تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ جنگ کی وجہ نہ تو روسی فوجی مداخلت تھی اور نہ ہی نجیب حکومت کی بقا روس کی حمایت پر منحصر ہے بلکہ وہ خود اتنی مضبوط ہے کہ مجاہدین کا بخوبی مقابلہ کر سکتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جب خود روسی فوج مجاہدین کا مقابلہ نہ کر سکی تو اب نجیب کی فوجیں مجاہدین کے سامنے کیا حیثیت رکھتی ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ جلال آباد کے سقوط کو جس قدر ممکن ہو سکے موخر کیا جائے۔ تاکہ روس شرمندگی سے بچ سکے۔ اگر جلال آباد کی جنگ طول کھینچ گئی ہے تو اس میں تشویش کی کوئی بات نہیں مجاہدین اپنی رفتار اور طریق جنگ سے مطمئن ہیں اور انہیں اس بات پر کوئی تشویش نہیں البتہ یہ بات واضح ہے کہ جلال آباد کے سقوط کے بعد نجیب حکومت ریت کی دیوار کی طرح بیٹھ جائے گی۔ وہ اپنے بچاؤ کے لئے ساری قوت کو اس محاذ پر جھونک رہی ہے لیکن مجاہدین اپنے طریق جنگ کے مطابق اس سے نمٹیں گے اب تک ان کے راستے راستے میں جو رکاوٹیں تھیں ان میں برف باری اور بارودی سرنگوں کی موجودگی سرفہرست تھی۔ اب برف پگھلنے کا موسم شروع ہو چکا ہے لہٰذا مجاہدین کی پیش قدمی کی راہ میں حائل ایک اہم رکاوٹ بھی دور ہو جائے گی۔

مجاہدین کے لئے اس حوالے سے ایک اہم مسئلہ افغانستان کی شہری آبادی کا تحفظ بھی ہے افغانستان میں رہنے والے ہمارے اپنے بھائی بند ہیں۔ ہم بلا وجہ ان کا خون بہانا نہیں چاہتے اس لئے مجاہدین کی کوشش یہ بھی ہے کہ شہری آبادی کو نقصان نہ پہنچے۔ نجیب انتظامیہ کی پالیسی یہ ہے کہ وہ محصور شہروں کی سول آبادی کو باہر نکلنے نہیں دیتی تاکہ افغان مجاہدین شہروں پر براہ راست حملے بڑھا نہ سکیں۔ چونکہ اسے مجاہدین کی اس کمزوری کا علم ہے کہ وہ شہری آبادی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے اس لئے نجیب انتظامیہ شہری آبادی کو ایک ڈھال کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ افغانستان کی جنگ کی موجودہ صورت حال پر بات کرتے ہوئے ان تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ میں نے بات کا آغاز اپنے بیرونی دورے کے مقاصد کے سلسلے میں کیا تھا لیکن ان مقاصد میں میدان جنگ کی صحیح صورت حال کو پیش کرنا بھی شامل تھا۔

میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ اپنے حالیہ بیرونی دورے میں جو افغان عبوری حکومت کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے میرا پہلا دورہ تھا۔ ہمارے وفد کا ہر جگہ شاندار خیر مقدم کیا گیا اور ہمیں سرکاری طور پر حکومتی پروٹوکول دیا گیا۔ ہمارا یہ دورہ بنگلہ دیش۔ آسٹریلیا۔ جاپان۔ ملائیشیا۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور وغیرہ پر مبنی تھا میرے دورے کے دو مرحلے تھے۔ پہلا مرحلہ او آئی سی کانفرنس سے متعلق تھا اور دوسرا مرحلہ بعض ممالک کے دورے پر مشتمل تھا۔ بنگلہ دیش میں ہمارے وفد کا سرکاری طور پر استقبال کیا گیا بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ نے جنہوں نے ہمارے وفد کا استقبال کیا اور بعض سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے ملاقاتیں ہوئیں بنگلہ دیش کی حکومت کا ردعمل بڑا حوصلہ افزا تھا۔ اس ملک کو ہمارے مقاصد سے پوری ہمدردی ہے البتہ ان کی جانب سے افغان عبوری حکومت کو تسلیم کرنے میں تاخیر کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ بہرحال حکومتوں کی کچھ مجبوریاں بھی ہوتی ہیں سنگاپور اور آسٹریلیا کا موقف یہ تھا کہ وہ اسٹیٹ کو تسلیم کریں گے۔ جاپان کے وزیر خارجہ سے ہمارے وفد کی دو ملاقاتیں ہوئیں۔ جاپان وہ دوست ملک ہے جس نے ابتدا ہی سے افغان مجاہدین کے موقف کی بھرپور حمایت کی ہے۔ انہوں نے افغان عبوری حکومت کو تسلیم کرنے کے مسئلہ پر ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا ہمارے اس دورے سے دونوں حکومتوں کے درمیان دوطرفہ تعلقات کی بنیادیں پڑیں۔ ہمارے وفد نے اپنے دورے کے دوران بیرونی ممالک پر جنگ کی صحیح صورت حال واضح کی اور ہم نے محسوس کیا کہ وہ لوگ ہمارے موقف اور مقصد کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔ اور جنگ کی موجودہ صورت حال نے جو شکوک و شبہات پیدا کئے تھے وہ ختم ہو گئے ہیں۔ ہم نے یہ واضح کیا کہ مجاہدین کے لئے پورے ملک میں آپریشن شروع کرنا ممکن نہیں کیونکہ ہم گوریلا جنگ کی اسٹیج سے گذر چکے ہیں اس لئے اب ہمیں ان علاقوں کا انتظام و انصرام اور صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لئے ہر طرح کا

بندوبست بھی کرنا ہوگا۔ جنہیں ہم فتح کریں گے۔ اس وقت مجاہدین کے بڑے آپریشن دو محاذوں پر جاری ہیں۔ اوّل ننگرہار اور دوم قندھار۔ جلال آباد کے محاذ پر روٹین کی جنگ جاری ہے اس محاذ جنگ کی تشہیر روسی ذرائع ابلاغ بھی کر رہے ہیں اور دوسرے غیر ملکی اخبار نویس بھی جو پاکستان کے راستے آسانی سے جلال آباد کے محاذ پر پہنچ سکتے ہیں اس لئے اس محاذ کی خبریں سب سے زیادہ میڈیا میں آ رہی ہیں کابل اور ماسکو ریڈیو بھی نفسیاتی حربے کے طور پر جلال آباد کی جنگ کو سب سے زیادہ اچھال رہے ہیں اور اسے کابل حکومت کی قوت اور طاقت کی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔ افغان فوج کے تمام قابل ذکر یونٹ جلال آباد کے محاذ پر مصروف جنگ ہیں مجاہدین اس ساری صورت حال سے پوری طرح باخبر ہیں چنانچہ افغان عبوری حکومت کی ملٹری کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم اجتماعی طور پر جلال آباد پر حملہ کریں گے اور حملے سے پہلے ہی ہم نے جنگ کے اہداف مقرر کر لئے تھے چنانچہ ابتدائی مرحلہ میں ہم نے اپنے سارے اہداف اور مقاصد حاصل کر لئے ہیں۔ ہمارا پہلا آپریشن پوری طرح کامیاب رہا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابتدا جس علاقے میں نجیب حکومت کا کنٹرول تھا اس کا طول ۶۰ کلومیٹر اور عرض ۲۰ کلومیٹر تھا۔ لیکن مجاہدین کے پہلے آپریشن کے بعد یہ علاقہ محض ۱۶ کلومیٹر عرض اور ۱۰ کلومیٹر طویل باقی رہ گیا پھر اس میں بھی مزید کمی ہوئی اور اب نجیب انتظامیہ کے زیر قبضہ علاقہ لگ بھگ ۷ کلومیٹر طول اور ساڑھے تین کلومیٹر عرض پر مشتمل ہے اور اس کے گرد بھی مجاہدین روز بروز اپنا گھیرا تنگ کر رہے ہیں۔ جلال آباد کے نواح میں تمام فوجی پوسٹیں اور چوکیاں نیز تمام اہم فوجی تنصیبات مجاہدین کے قبضے میں آ چکی ہیں یہاں کابل کی سات ڈویژن فوج تھی جو پسپا ہو گئی جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ نجیب کی فوج نے شہری آبادی کو ڈھال کے طور پر استعمال کیا جس سے مجاہدین کی پیش قدمی متاثر ہوئی اور انہیں احتیاط سے کام لینا پڑا تا کہ بے گناہ افغانوں کا خون نہ بہے۔

پھر بعض حلقوں میں یہ تاثر بھی پایا جاتا ہے کہ سٹنگر میزائلوں نے افغانستان کی جنگ میں فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مجاہدین کے جذبہ جہاد پر حرف آتا ہے کہ گویا ان کی فتح اور کامیابی صرف اسٹنگر میزائلوں کی مرہون منت ہے۔ یہ بات درست نہیں ہم نے نہایت بے سروسامانی کے عالم میں جہاد کا آغاز کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور امداد ہمارے شامل حال رہی اور ہم دشمن سے چھینے ہوئے اسلحہ کو اسی کے خلاف ہی استعمال کرتے رہے ہیں۔ اسٹنگر میزائلوں کی افادیت پر شک نہیں لیکن ان کی تعداد بڑی محدود تھی۔ جب روسی طیاروں نے محسوس کیا کہ وہ اسٹنگر میزائل کی زد میں آجاتے ہیں تو انہوں نے نہایت بلند پرواز سے جہاں تک ان میزائلوں کی مار نہ تھی کلسٹر بم گرانا شروع کئے اس مرحلہ پر اسٹنگر میزائل بے اثر ہو گئے۔ ہمارے پاس زیادہ رینج والے میزائل نہ پہلے تھے اور نہ اب ہیں ہمارے پاس صرف جہاد کا مقدس جذبہ ہے اور لڑائی میں اصل چیز تو ہتھیار کے پیچھے کام کرنے والا ہاتھ اور جذبہ ہی فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے اگر جذبہ صادق ہو تو جدید ترین اور مہلک ہتھیار بھی بے اثر رہتے ہیں۔

یہ حقیقت اب کسی وضاحت کی محتاج نہیں رہی کہ افغان قوم اسلام کی جنگ لڑ رہی ہے اگر ان کی جنگ اقتدار کے لئے ہوتی تو روس کے جانے کے بعد نجیب حکومت سے مل کر شریک اقتدار ہو جاتے لیکن وہ روس کی باقیات کے ساتھ بھی کسی مفاہمت پر آمادہ نہیں کیونکہ اقتدار کا حصول ان کا مقصد نہیں۔ افغان قوم کا یہ جذبہ ہی اسے جنگ کے مکمل خاتمے کے بعد بھی متحد رکھے گا اور اقتدار کے مسئلہ پر مجاہدین کے نمائندوں کے درمیان کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوگا۔ دنیا کو یہ بات جان لینی چاہئے کہ افغان قوم ایک انقلابی عمل سے گزری ہے دس پندرہ سال پہلے حالات مختلف تھے اور قوم قبائلی رشتوں میں تقسیم تھی لیکن جہاد نے انہیں ایک عظیم ترین مقصد پر جمع کر دیا۔ اب یہ قوم قبائل میں تقسیم نہیں رہی اب قبائلی رشتوں کی جگہ نظریات نے لی ہے اب افغان معاشرہ قبائلی سوسائٹی کی تصویر پیش نہیں کرے گا۔ جہاد نے اس کو ختم کر دیا ہے اب افغان قوم ایک منظم سیاسی قوت ہے۔ افغان معاشرے میں نئی سیاسی قوتیں اُبھری ہیں وہ قوتیں جنہوں نے سب سے پہلے بیرونی جارحیت اور تسلط کے خلاف آواز اٹھائی یہ آواز نئی سیاسی قیادت کی آواز تھی افغان عوام قبائلی رشتوں اور قیادت کے نظریہ کو مسترد کر کے اب ان نئی سیاسی قوتوں کے پرچم تلے جمع ہیں جو انہیں دور جدید میں لانے کے لئے سرگرم عمل ہیں یہی وہ قوتیں ہیں جنہوں نے افغان جہاد میں فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے یہ قوتیں سفر میں، حضر میں، میدان جنگ میں اور آبادیوں میں افغان عوام کے ساتھ ہیں اور ان کے دلوں کی دھڑکن بن چکی ہیں اب خان اور ارباب کا دور گزر چکا ہے۔ اب عوام اس کردار کے گرد جمع ہیں جس نے اس جہاد میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا اور افغان عوام کی قیادت کا حق ادا کیا۔

یہی وہ قیادت ہے جس نے ۹۵ فیصد مفتوحہ علاقوں کا نظم و نسق کامیابی سے چلایا ہے ان علاقوں میں باقاعدہ لوکل گورنمنٹ قائم کیا ہے اور اب تک وہاں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا صرف ۵ فیصد علاقہ دشمن کے قبضے میں ہے جب وہ بھی انشاء اللہ ہمارے پاس آجائے گا تو افغان عوام کا

نیا اور اصل تشخص ابھر کر سامنے آئے گا۔ خدا کا شکر ہے کہ افغان رہنماؤں کے درمیان افہام و تفہیم کا جذبہ موجود ہے یہ درست ہے کہ افغان مجاہدین اور مہاجرین پر مشتمل مختلف گروپس اور جماعتیں موجود ہیں لیکن یہ جماعتیں تو جمہوریت کی علامت ہیں جمہوریت کو قائم رکھنے اور فروغ دینے میں کئی سیاسی جماعتوں کا وجود ناگزیر سمجھا جاتا ہے تعجب کی بات یہ ہے کہ مغربی ممالک خود تو سیاسی جماعتوں کے وجود کو جمہوریت کے لئے لازمی قرار دیتے ہیں لیکن افغان مجاہدین اور مہاجرین کے مختلف گروپوں کو وہ جمہوریت کے لئے خطرناک قرار دیتے ہیں۔ جو اصول خود ان پر منطبق ہوتا ہے اس کا اطلاق آخر افغان عوام پر کیوں نہیں، ہو سکتا یہ کیسی مضحکہ خیز بات ہے کہ جسے مغربی ممالک اپنے لئے مفید خیال کرتے ہیں اسے افغان عوام کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں اس دورنگی کی وجہ میری سمجھ سے تو بالا ہے۔

جہاں تک ایران میں مقیم افغان مہاجرین کا تعلق ہے تو ان کے نام گروپس اور احزاب ہمارے ساتھ ہیں معاملہ صرف وزارتوں پر اختلاف کا ہے اور یہ ایسا مسئلہ نہیں جسے آسانی سے اور مل بیٹھ کر حل نہ کیا جا سکے۔ ابھی تک ایران نے بھی افغان عبوری حکومت کو تسلیم نہیں کیا اس کے غالباً دو حسب ذیل اسباب ہیں۔

(۱) ایرانی مجاہدین حکومت میں شریک نہیں

(۲) ایران ماسکو کے ساتھ اپنے تعلقات مزید مضبوط بنانے میں مصروف ہے اور اس میں اسے کچھ کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔

ایران نہیں چاہتا کہ روس کے ساتھ اس کی افہام و تفہیم متاثر ہو۔ اگرچہ روس نے بہت کوشش کی کہ وہ ایران میں مقیم افغان مجاہدین کو شیعہ ریاست کے قیام کے وعدے سے بہلا پھسلا کے لیکن ابھی تک اسے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔

موجود حالات کے حوالے سے بھی یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے افغان جہاد کے حوالے سے اپنے مقاصد ہیں امریکہ کی طرف سے اگر اس کی حمایت کی گئی تو وہ امریکہ کے اپنے مفادات اور مقاصد کے لئے تھی امریکہ صرف یہ چاہتا تھا کہ روس افغانستان سے نکل جائے تاکہ اس خطے میں امریکی مفادات کو لاحق خطرات کا خاتمہ ہو جائے اب روس کے نکل جانے کے بعد وہ مطمئن ہو گیا ہے لیکن افغانستان مجاہدین کے مقاصد امریکی مفادات کے تابع نہیں وہ افغانستان میں ایک صحیح اسلامی ریاست کے قیام کے خواہاں ہیں۔ اور یہ بات روس اور امریکہ دونوں کے لئے ناقابل برداشت ہے کیونکہ یہ دونوں قوتیں اسلام کی مخالف ہیں لہٰذا ان کی کوشش ہے کہ افغان مجاہدین نجیب کے ساتھ مل کر وسیع البنیاد حکومت قائم کریں تاکہ ایک خالصتاً اسلامی ریاست کے قیام کا خواب ادھورا رہ جائے یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں بھی اب افغان مجاہدین کے خلاف اور خاص طور پر افغانستان میں ایک اسلامی ریاست کے نظریے کے خلاف وسیع پیمانے پر پروپیگنڈہ شروع ہو چکا ہے اور یہی وجہ امریکہ اور اس کے حواریوں نے ابھی تک افغان عبوری حکومت کو تسلیم نہیں کیا لیکن ہمارا ایمان ہے کہ اسلام کے لئے ہم نے جو قربانیاں دی ہیں وہ رائیگاں نہیں جائیں گی۔ اسلامی حکومت افغانستان کی سرزمین پر قائم ہو کر رہے گی

گذشتہ کچھ عرصے سے بھارت بھی اس میدان میں اس دعوے کے بعد سرگرم عمل ہو چکا ہے۔ کہ افغانستان کے تنازع میں بھارت کا بھی ایک کردار ہے ہمیں آج تک بھارت کا کوئی کردار اس کے سوا نظر نہیں آیا کہ وہ روسی جارحیت کی حمایت اور افغان مجاہدین کی مخالفت کرتا چلا آیا ہے کیا بھارت ہمیں اجازت دے گا کہ ہم بھی اس کے داخلی معاملات میں اپنا کردار ادا کر سکیں بھارت بھارت اگر ہمیں اپنا ہمسایہ سمجھ کر اس معاملے میں اپنا کردار تلاش کرے۔ روس نے یہی غلطی کی تھی کہ افغانستان کے ہمسایہ ہونے کے ناطے یہاں اپنے لئے ایک کردار کا تعین کر بیٹھا جس کا خمیازہ وہ بھگت چکا ہے اور ابھی مزید بھگتے گا۔ ہمیں توقع ہے کہ بھارت ایسی غلطی نہیں کرے گا ورنہ کوئی دوسری قوت مثلاً چین بھی بھارت اور روس کے معاملے میں اپنے کردار کا تعین کر سکتا ہے بھارت اس نظریے کے تحت بنگلہ دیش سری لنکا اور مالدیپ میں اپنا کردار متعین کرنا چاہتا ہے لیکن یہ اس کی بڑی غلطی ہے اس کے لئے بہتر راستہ یہ ہے کہ وہ یہ موقف اپنائے کہ کوئی بیرونی طاقت افغانستان کے معاملے میں مداخلت نہ کرے اور افغان قوم کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دے دیا جائے اسے اپنے لئے نظام حکومت کی تشکیل میں آزاد چھوڑ دیا جائے بھارت کے لئے یہی بہترین موقف ہو سکتا ہے۔

افغان فوجیوں کی ایک تصویر جو مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالنے سے پہلی لی گئی ہے

سمیع اللہ منہ مغل خیل

حزب اسلامی کے جیالے مجاہد کمانڈر اشرف سے انٹرویو

نوجوان ۳۰ سالہ خوش اخلاق اور مشہور بہادر کمانڈر شرافت جو حزب اسلامی کے نظامی کمیٹی کے شعبہ آمیر اور مجاہدین کے مشترکہ ملٹری کمیٹی کے کمانڈر جنرل بھی ہے ۲۱ مئی ۱۹۸۹ کو ثمر خیل محاذ سے محض چند گھنٹوں کے لئے پاکستان آنے کے لئے وقت نکالا تو ہماری ان سے ملاقات طے ہو گئی کمانڈر شرافت شہر کابل کے میخانک کالج میں شعبہ الیکٹریکل ایف ایس سی میں پڑھ رہے تھے کہ الحادیت کے راہ روکنے کے لئے طلبہ تنظیم "نوجوانان اسلام" میں انجینئر حکمت یار کی سرکردگی میں مصروف جہاد ہو گئے اور جب ترہ کئی کے دور الحاد میں اسلام پرچاروں طرف سے تند و تیز حملے شروع ہو گئے تو شرافت نے بھی کتابوں کو پھینک کر اخوانی مجاہدین کے شانہ بشانہ گل بدین حکمت یار کی قیادت میں مسلح جہاد کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔ ابتدا سے لے کر تا حال صوبہ ننگرہار کے تمام چھوٹی بڑی جنگوں میں بھرپور حصہ لیا ہے اور اس وقت ثمر خیل کے محاذ پر مجاہدین کی قیادت کر رہے ہیں ان سے ہمارا رابطہ بڑی مشکل سے بحال ہوا اور محدود وقت میں قارئین ہجرت کے لئے مختصر سا انٹرویو پیش کر دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

س:۔ جلال آباد کے موجودہ جنگ میں مجاہدین کو کامیابی کتنی ہوئی ہے ...؟

ج:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ویسے تو دنیا کے اس خونی عقربیت سرخ یادرکو الحمد اللہ ہم نے نہتے ہو کر بھی ذلت آمیز پسپائی پر قدم قدم پر مجبور کر کے بھگا دیا ہے ابتدا ہی سے ہماری فتوحات اور کامیابیاں جاری ہیں جلال آباد ایکشن پر شمال مغرب میں سیف وٹیرن ٹیبوہ کی شاندار فتح پھر عبدل خیل اور گمبیری ڈراگ وغیرہ کی فتح نے مجاہدین کے حوصلے بڑھا دیئے دوسری طرف ثمر خیل کے انڈر گراؤنڈ مضبوط چھاؤنی کے فتح نے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے اس سے پہلے گوشتہ کے خونریز معرکہ میں شاندار فتح اور اب چپرہار میں اللہ کے شیروں سے سرخ گیدڑوں کی رسواکن شکست اہم واقعات ہیں ثمر خیل چھاؤنی میں مجاہدین کے ہاتھوں ۱۱ ویں افغان ڈویژن کے مکمل تباہی میں صرف ۵۰ ٹینک ۷ ایئر کرافٹ توپیں ۵ اعدد ۱۲۲ ڈی ۳۰ توپیں ۴ عدد ایم ۱۶ گن اور اس کے علاوہ لاتعداد بکتر بند اور دوسری فوجی گاڑیاں تو غنیمت میں ہاتھ لگے ہیں توپ خانہ کے ۶۶ ویں بریگیڈ کے مکمل سقوط اور سرا پیچے ہیں" خاو"، کے مضبوط کنڈک کی فتح مجاہدین کی بڑی کامیابیوں میں شمار ہوتی ہیں اب مجاہدین شہر سے بس چند فرلانگ کے فاصلے پر ہیں۔

س:۔ جلال آباد کی فتح میں اتنی تاخیر کی بڑی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟

ج:۔ جس طرح جلال آباد مجاہدین کے لئے اہم ہے اسی طرح حکومت کے لئے بھی اہم، مرکزی کردار ادا کرنے والا اور اپنی مورال بچانے کا تاہم دینے والے شہر کی اہمیت رکھتے ہیں حکومت کی تمام قوت جلال آباد میں

منتقل ہو چکی ہے، ڈویژن آرہی ہیں خاد کی مستقل چھاؤنیاں ہیں مہلک ترین جدید جنگی ٹیکنالوجی ہے مضبوط ملیشیا ہیں روس میں تربیت شدہ کمانڈوز کی وافر مقدار موجود ہے روسیوں نے بھی اسی علاقے میں اپنی سب سے مضبوط اور قوت والے دستے رکھے تھے سارے افغانستان کے بہ نسبت یہاں کے لوگوں پر زیادہ محنت کر کے کٹر ملحدین بنا دیئے تھے اب بھی افغانستان کے تمام قوی ترین جنگجو اور انعام یافتہ ملیشیا اور میڈل یافتہ کمانڈوز کو جلال آباد کے دفاع پر مامور کر دیئے ہیں ظاہر ہے اتنی بڑی قوت اور اسلحے کے ساتھ ہمارا نہتے ہو کر ٹکرانا آسان کام تو نہیں کابل کی تمام تر قوت جلال آباد منتقل ہو چکی ہے اگر جلال آباد فتح ہو جائے تو کابل انتظامیہ بس انشاء اللہ چند دنوں کی مہمان رہ جائے گی نجیب نے تو خود اعلان کیا ہے کہ اگر مجاہدین نے جلال آباد کو مار لیا تو کابل میں انہیں تحفہ میں دوں گا اگرچہ کمیونسٹ کہتے ہیں کہ مجاہدین کامیاب نہیں ہو سکتے پھر بھی فتح انشاء اللہ ہماری ہی ہوگی۔

تاخیرِ فتح کی دوسری بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ فوجی بہ امرِ مجبوری جنگ کرتے ہیں ورنہ اس کے حوصلے پست ہو چکے ہیں کمیونسٹوں سے پکڑے گئے ایک وائرلیس سیٹ پر میں نے خود سنا ہے وزارت دفاع کے معاون اور جوائنٹ چیف آف آرمی سٹاف میجر جنرل آصف دلاور سے ایک جرنیل کی باتیں معرکہ کے دوران ہو رہی تھیں جرنیل نے کہا کہ ہمارے تقریباً تمام توپیں اور مارٹر گنیں خالی پڑی ہیں سب لوگ بھاگ رہے ہیں آصف دلاور نے چیخ کر کہا کہ بھگوڑوں کو قتل کر دیا جائے جو شکست کھا کر بھاگ جاتا ہے انہیں آپ لوگ قتل کرتے رہیں تاکہ وہ مجبور ہو کر دوبارہ پلٹ کر مجاہدین سے لڑتے رہیں لہٰذا دونوں طرف موت دیکھ کر آخری دم تک لڑنے پر فوجی اور ملیشیا تلے ہوئے ہیں اس کے علاوہ تمام راستوں پر مائنز بارودی سرنگیں اور شدید ترین بمباری ہماری راہ میں رکاوٹ ہیں۔

س :۔ کیا مجاہدین میں باہمی اختلافات اور گروہ بندیاں کچھ حقیقت رکھتی ہیں۔

ج :۔ نہیں جناب! مجاہدین میں بالکل اختلافات نہیں وہ باہمی اتحاد و اتفاق سے ہیں یہ سب مخالفین کے پروپیگنڈے ہیں جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ سات تنظیموں کے مسلسل کئی بار شوریٰ کے اجلاس ہو رہے ہیں جو پُرسکون اور خوشگوار ماحول میں انجام پاتے ہیں سات جماعتیں اتحاد نے ہر تنظیم سے دو، دو نمائندوں کے تشکیل سے مشترکہ ۱۴ رکنی شوریٰ بنائی ہیں ان کے مشوروں پر مشترکہ جہاد پروگرام پاتا ہے پچھلے ہفتہ ایک بڑی مشترکہ شوریٰ میں سرحدوں۔ خوگیانو، ننگرہار لغمان، بے سود وغیرہ کے تمام بڑے کمانڈروں نے شرکت کی اور مشترکہ پلان تیار کر لیا وہاں مجاہدین ایک دوسرے سے ہمدردی اور تعاون کر رہے ہیں وہاں اختلافات کے بجائے ایثار کی فضا قائم ہے ماشاء اللہ۔

س :۔ کیا فوجیوں اور ملیشیا کے رابطے اب بھی مجاہدین کے ساتھ ہیں۔۔۔؟

ج :۔ جی بالکل :۔ اب بھی موقعہ ملنے پر رابطہ کر کے ہم کو تسلیم ہو جاتے ہیں لیکن شہر میں سخت کرفیو کے نفاذ اور خاد کی کڑی نگرانی اور حکام کی پابندیوں نے رابطوں میں مشکل ڈال رکھی ہے اس کے علاوہ قدم بہ قدم بارودی سرنگوں کے جال بچھا دیئے گئے ہیں ہر فوجی پوسٹ کے ارد گرد بارودی سرنگیں ہیں۔ بس پیچھے کی طرف ایک راہ خالی کھلا پڑتا ہے جس پر آمد و رفت ہو سکتی ہے لیکن اسی راستہ پر خاد کے سخت اور کڑی نگرانی رابطوں کے درمیان حائل ہے اس کے باوجود تسلیم ہونا جاری ہے ابھی ابھی رمضان ہی میں ۲۴ اپریل کو ۱۴ اعلیٰ فوجی آفیسرز مجاہدین کو مع بڑے اسلحہ تسلیم ہو گئے ۲۶ر اپریل پر ۱۰۰ فوجی تسلیم ہو گئے جبکہ ۲۷ر اپریل پر بھاری اسلحہ سمیت ۶۰ر افراد تسلیم ہوئے۔ شہر کے اندر بھی ہمارے رابطے سخت پابندیوں اور نگرانی کے باوجود بڑھ رہے ہیں۔

س :۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ مجاہدین کے ساتھ پاکستانی فوج بھی ہوتی ہے۔؟

ج :۔ یہ بالکل سفید جھوٹ اور پروپیگنڈہ ہے کہ پاکستانی فوج ہمارے ساتھ ہوتی ہے ہم پاکستان کے بصد شکر گزار ہیں اس نے ہمارے ساتھ بڑا تعاون کیا ہے لیکن جہاں تک میدان جنگ کا سوال ہے اس میں پاکستانی فوج کا کوئی وجود نہیں اگر ہے تو افغان حکومت یا دوسرے ادارے انہیں ظاہر کیوں نہیں کرتے ؟ ابھی تک یہ لوگ ثبوت سامنے کیوں نہ لا سکے!

س :۔ شہر کے داخلی صورت میں جنگ سے کیا کچھ تبدیلیاں آ چکی ہیں۔؟

ج :۔ شہر کے اندر حالات دگرگوں ہو چکے ہیں عوام کی مشکلات اور بے چینی و بیقراری اور ان کے مطالبے کہ شہر کو مجاہدین کے حوالے پُرامن طریقہ پر کر دیا جائے۔ یہ حکومت کان نہیں دھرتی لیکن اس کی فوج بھی بے پناہ مصائب و تکالیف

کی شکار ہے حکومت کمزور ہو چکی ہے اور بری طرح متاثر ہو چکی ہے سارے فوجی اڈے زمین دوز ہو چکے ہیں تمام افسران زیر زمین زندگی گزار رہے ہیں وہ سخت بوکھلاہٹ اور اضطراب کا شکار ہیں چند دن پہلے میں کمیونسٹوں سے پکڑے گئے ایک ریڈیو سیٹ پر گفتگو سن رہا تھا ایر پورٹ کابل سے پائیلٹ کو کہا گیا کہ خوش گنبد میں فلاں گاؤں پر بمباری کر دو پھر ایک اور گاؤں بتایا اور پھر ایک اور گاؤں میں نشان دہی کی اسی طرح پانچویں گاؤں کا نام بھی بتایا کہ ان پانچوں گاؤں میں دشمن ہے ان سب پر سخت بمبار کر دو۔ تو پائیلٹ نے جھنجلا کر کہا کہ ہر جگہ دشمن ہی دشمن ہے تو پھر آپ لوگ کہاں ہیں ہمارے لوگ کہاں متعین ہیں جو سارے علاقے پر دشمن کا کنٹرول ہے ؟

س :۔ محاصرہ جلال آباد سے تنگ آ کر حکومت نے کیا اقدامات کرلئے ہیں؟

ج :۔ ہماری معلومات کے مطابق ارد گرد سے بارودی سرنگوں کا جال۔ ٹینکوں۔ فوجی پوسٹوں، فوجی گاڑیوں اور طیاروں کی دفاعی پوزیشن کے علاوہ شہر کے اندر گوریلا مجاہدین سے بچنے کی خاطر شہر میں سخت کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے ایک پڑوسی اپنے پڑوسی کے گھر نہیں جا سکتا حتیٰ کہ میت کے لئے بھی نہیں جا سکتا صرف خاد والوں اور بڑے بڑے کمیونسٹوں کے لئے گھومنے پھرنے یا کسی اہم سرکاری کام کے لئے جانا پڑتا ہے تو اپنے مخصوص کوڈ ورڈ کے تبادلے کرتے رہتے ہیں شہر میں اکا دکا فرد نظر آتا ہے باقی سارے فوجی گشت کر رہے ہیں جس کے پاس کوڈ ز نہ ہو خاد کی طرف سے مخصوص کارڈ نہ ہو انہیں باہر دیکھ کر کرفیو کی خلاف ورزی سمجھ کر فوراً گولی مار دی جاتی ہے جلال آباد یونیورسٹی میں انجینئرنگ کالج اور میڈیکل کالج کا محاصرہ کر کے حکومت نے تمام موجود طالب علموں کو گرفتار کر کے جبری طور پر بھرتی کر لئے گئے ہیں اور انہیں جبری طور پر محاذ جنگ بھیج دیئے گئے ہیں ان میں اکثر بھاگ کر ہمارے پاس پہنچ جاتے ہیں۔

س :۔ کیا افغانستان میں مجاہدین کے مدمقابل انڈین آرمی سے کھلم کھلا آپ کا سامنا ہو چکا ہے، ہو رہا ہے ؟

ج :۔ جی نہیں! کم از کم آج تک تو ہمیں کسی انڈین کمانڈوز کی موجودگی مدمقابل محسوس نہیں ہوئی البتہ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پائیلٹ اور مشیر وغیرہ موجود ضرور ہیں لیکن ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ انڈین آرمی تو ہمیں چیونٹی بھی نظر نہیں آتی جب ان کے آقا و مولیٰ روس دم دبا کر بھاگ گیا تو سومنات کے پجاری اور پانی پت کے بھگوڑے کیا غزنوی اور ابدالی کے سپوتوں کے تکبیروں کے آگے ٹھہر سکیں گے

س :۔ مجاہدین کے جنگی پروگرام تبدیل ہوتے رہتے ہیں یا ایک ہی پروگرام کے تحت

ج :۔ نہیں۔ مجاہدین ہر ہفتہ ایک نیا پروگرام آمدہ اطلاعات و تجربات کے پیش نظر بناتے ہیں اور مشترکہ کمیٹی کے تحت یہ پروگرام فائنل ہو جاتے ہیں اگر وقت ملا تو تفصیل سے سب کچھ بتا دوں گا۔

س :۔ شہر میں مجاہدین کے فاتحانہ مداخلت کے ساتھ ممکنہ لوٹ مار کے خطرہ کے پیش نظر بچاؤ کے لئے آپ کے کیا اقدامات ہیں

ج :۔ یہ محض پروپیگنڈہ ہیں یار ۔ ۔ ۔ !

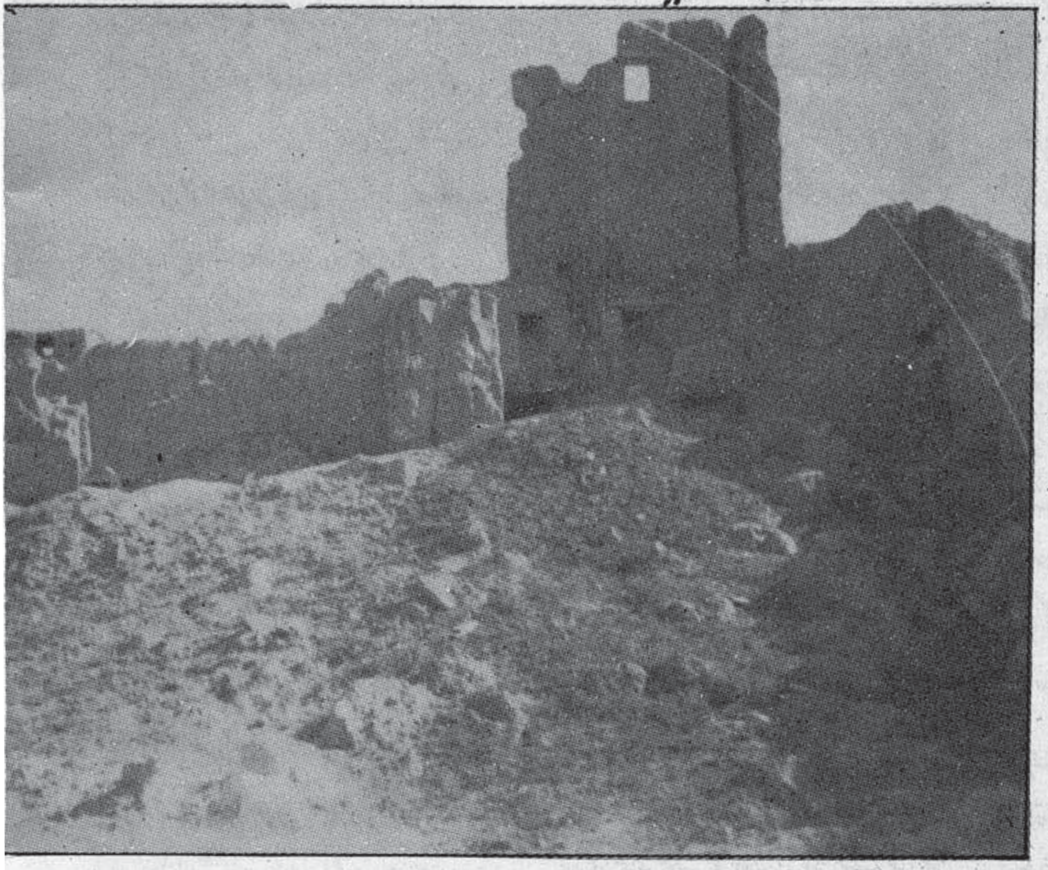

کھڈ تیلی افغان حکومت کے ہاتھوں تباہ شدہ مکانوں کی تصویر

آپ نے تو دیکھ لیا ہے کہ ہم لوٹ مار نہیں کرتے ہر جگہ تلاشی کے پہرے ہیں ہر بڑی شاہراہ پر مشترکہ کمیٹی نے چیک پوسٹ قائم کر دیئے ہیں جو سختی سے تلاشی کا کام کرتے ہیں جو علاقے ہم نے حال ہی میں فتح کر لئے ہیں وہ آپ دیکھ سکتے ہیں اور شاید دیکھ بھی لئے ہیں کہ وہاں سب کچھ امانت ہیں سارے گھر بھرے پڑے ہیں سرخرود شاہراہ پر مشترکہ چیک پوسٹ قائم ہیں اس کے علاوہ شمال مغرب میں بے سود پل پر بھی مجاہدین کے چیک پوسٹ ہیں۔ جو جلال آباد میں داخلہ کے بعد تلاشی لیں گے اور کسی کو کسی چیز پر ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں دیں گے ایسے گروپ بھی تشکیل دیئے ہیں۔ جو شہر کی صورت حال کو یکدم کنٹرول کریں گے۔

س :۔ کیا روسی طیارے بھی آتے رہتے ہیں جو مجاہدین پر شدید ترین بمباری کرتے رہتے ہیں

ج :۔ جی بالکل اس کے کئی شواہد موجود ہیں تمام تر شواہد کو چھوڑ کر میں اپنا ثبوت پیش کر رہا ہوں۔ گزشتہ دنوں ایک فضائی اپریشن میں ایک پائیلٹ نے روسی زبان میں دوسرے پائیلٹ کو کہا جو میں ریڈیو سیٹ پر سن رہا تھا کہ موسم خراب ہے بادل ہے کچھ نظر نہیں بس کافی کامہ کے چند پہاڑ نظر آتے ہیں کیا ان پر بمباری کر دوں۔ تو دوسرے نے جواب دیا نہیں۔ ہم مزار شریف چلے گئے وہاں سے اُس پار سے ہدایات موصول کریں گے۔

س :۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ وہاں پر مجاہدین غیر منظم اور بدنظمی کا شکار ہوتے ہیں۔ ؟

ج :۔ غیر نظمی وہاں کوئی نہیں۔ سب کچھ مشترکہ شوریٰ میں مشترکہ پروگرام کے مطابق مکمل اتحاد و اتفاق سے طے پایا جاتا ہے اور اور انہی کے تحت عمل بھی ہو جاتا ہے اختلافات نہیں ہے۔ یہ محض قیاس آرائیاں ہیں لوگوں کی۔

س :۔ موجودہ جنگ کی کوئی اہم واقعہ ....؟

ج :۔ جلال آباد کے سب ڈویژن غیوہ کی فتح عبدل خلیل کے سقوط اور اب ثمرخیل میں مضبوط انڈر گراؤنڈ اور ۱۱ ویں افغان ڈویژن (آرمی) کے مکمل سقوط جس میں لاتعداد ٹینک۔ گاڑیاں اور بھاری اسلحول سمیت کئی صد قیدی بنا لئے۔ فتح ثمرخیل کے بعد کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا اور مجاہدین تمام کیمونیشی دفاعی حصاروں کو توڑ کر ایئرپورٹ کے اندر داخل ہو گئے تھے اور اس کے ٹرمینلز کو آگ لگا دی تھی لیکن جانی اختلافات کے خطرے سے بچنے کے لئے مجاہدین کو وہاں سے ہٹا لیا گیا۔ اسی جنگ کے دوران تقریباً ہر وقت قدرت کی معجزانہ امداد ہمارے ساتھ دیں ویسے تو جہاد افغانستان سارے کے سارے واقعات حیران کن اور معجزانہ ہیں۔ اور یہ اس صدی کا بڑا معجزہ ہے کہ مجاہدین کامیاب ہو رہے ہیں۔ اس جنگ میں حکومت کے بہ نسبت ہم بلکل نہتے ہیں پھر بھی ہمارے جیالے پھولوں نے ایسے یلغار کر دی کہ اسلحے کے قوت ایمان کے قوت سے پاش پاش ہو گیا ہے

س :۔ پاکستانی بھائیو! کے نام کوئی پیغام ......؟

ج :۔ ہم حیران ہیں کہ کن الفاظ سے اپنے پیارے پاکستان اور عزیز پاکستانی بھائیوں کا شکریہ ادا کریں انہوں نے ابتدا سے بلکہ آج تک جو ممکنہ امداد ہمیں اس جہاد میں دی ہیں وہ اپنی الگ تاریخ ہیں اب ہماری یہ تمنا ہے کہ چونکہ فتح جلال آباد اور کابل کے دروازوں پہ دستک دے رہی ہیں۔ تو اب بھی پاکستانی بھائی ہم سے تعاون کریں۔ اور کوئی فکر نہ کریں۔ انشاءاللہ تمام مہاجرین جلد ہی فاتحانہ انداز میں واپس جائیں گے۔ ہماری وجہ سے پاکستان کو جن مشکلات کا سامنا ہے اس کا ہمیں شدت سے احساس ہے لیکن کیا کریں۔ ؟ یہ بھی مجبوری ہے۔ اور یہ جہاد نہ صرف ہمارا جہاد ہے بلکہ یہ تمام عالم اسلام کا جہاد ہے اور اہل پاکستان پر بھی فرض ہوتا ہے۔ خدانخواستہ ہمارا جہاد ناکام ہوتا تو اصل خطرہ پاکستان کو ہوتا کیونکہ روس تو آیا ہی تھا دراصل گرم پانیوں میں پکنیک منانے ـــ یہ تو الگ بات ہے کہ قدرت نے انہیں ہماری کہساروں میں ذلیل کر کے اس سیلاب کا رُخ واپس موڑ دیا۔ پاکستانی ہمارے بھائی ہیں جس طرح انہوں نے ہماری مدد کی ہیں۔ انشاءاللہ اسی طرح ہم مسئلہ کشمیر پر ان کے بھرپور امداد کریں گے۔ کیونکہ ہمارا جہاد ہر ظالم کے خلاف اعلان ہو چکا ہے ہمارا جہاد کیمونزم کے مکمل خاتمے تک انشاءاللہ جاری رہے گا۔

آخر میں اپنے پاکستانی بھائیوں کو یہ REQUEST کرتا ہو کہ وہ اپنے معاشرے میں اپنے دیس میں اور اپنے ماحول میں کیمونزم کے ناسور کو نہ پھیلنے پائے بلکہ ان کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکنے کی بھرپور کوشش کریں اور روسی جعل پیچہ تنظیموں کے غدار ضمیر فروشوں کے دام فریب نہ آئے۔ ورنہ اس کا انجام بہت خطرناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خطرات نمٹنے کی صلاحیت سعادت کی زندگی اور شہادت کی موت عطا فرمائیں۔ (ثم آمین)

تحریر: محمد خلیل

افغان مجاہدین کی جنگ صُلح کے لیے لڑی جارہی ہے'

پاکستان میں روس نواز کمیونسٹ عناصر یہ پروپگینڈہ کر رہے ہیں کہ مجاہدین صلح نہیں چاہتے اور روسی افواج کے انخلا کے بعد ان کے ساتھ جنگ کا کوئی جواز نہیں۔ یہ عناصر مجاہدین کو افراطی اور جنگ جو ٹولہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ان عناصر کا یہ پروپگینڈہ اصل حقیقت کو پنہاں کرنے اور راہ عامہ کو گمراہ کرنے کی خاطر کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ افغان مجاہدین اگر جہاد کر رہے ہیں تو صرف اور صرف صلح کی خاطر، صلح کے لیے جتنی ضرورت مجاہدین کو ہے کسی اور کو نہیں لیکن جب تک کابل حکومت صلح کے لیے آمادہ نہیں ہوجاتی۔ اور جنگ کے اصل عوامل کو ختم کرنے کے لیے قدم نہیں اٹھاتی تو امن کیسے قائم ہوگا۔ ظاہر بات ہے کہ جب تک جنگ کا عامل موجود ہو تو صلح کا نام ونشان ہی نہیں پایا جائے گا۔ افغان مجاہدین اس سے بڑھ کر کیسے صلح کی پیشکش کریں جو دن رات کابل کٹھ پتلی حکومت کو دعوت دے رہے ہیں کہ مزید ظلم وزیادتی سے باز آجائیں۔ اپنی حکومت بموں، راکٹوں، زہریلی گیسوں اور سکڈ میزائلوں جیسے مہلک ہتھیاروں کے ذریعے افغان عوام پر زبردستی منواتے کی کوشش نہ کرے۔ افغان عوام کی مرضی اور فیصلہ کا احترام کرکے حکومت چھوڑ دے اور افغان عوام کو اختیار دے کہ وہ اپنی مرضی اور پسند کے مطابق ایک آزاد خود مختار غیر جانب دار منتخب حکومت تشکیل دیں۔

افغان مجاہد عوام اس بات کے لیے بھی آمادہ ہیں اور ہر وقت یہی پیشکش کررہے ہیں کہ اگر عجیب حکومت نے جس کے ہاتھ چودہ پندرہ لاکھ بے گناہ عوام سے رنگین ہیں جنگ سے باز آجائے اور افغان مجاہدین کی صف میں شامل ہوکر اپنے سابقہ گناہ کی معافی مانگے تو افغان عوام نہ صرف یہ کہ انہیں بخش دیں گے بلکہ ان کے جان ومال کی حفاظت بھی کریں گے۔ لیکن کٹھ پتلی افغان حکومت اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتی۔ اور عوام پر فرعون بن کر زبردستی حکمرانی کرنے کا شوق لے کر بیٹھا ہوا ہے۔ وہ اپنے جرم اور ناکردوں سے باز نہیں آرہی۔ اور افغان عوام کو دعوت دیتی ہے کہ ہمارے خلاف جنگ بند کرکے ہماری فرعونی حکومت کی وزارتوں میں حصہ لیں اور ہمارے زیر اثر زندگی گزاریں' قارئین کرام خود فکر کرلیں کہ جنگ اور صلح سے کون دور بھاگتا ہے ظلم وجبر پر کون عمل پیرا ہے۔ افغان مجاہدین یا کٹھ پتلی کابل حکومت ایک آزاد خود مختار ملک کے عوام خاص کر مسلمان قوم یہ بات کیسے گوارا کرسکتی ہے کہ پندرہ لاکھ عوام کی قاتل حکومت کے سامنے سر جھکائیں اور اس سے اپنے چودہ لاکھ عوام کا قصاص چھوڑ کر ایک آمر مطلق اور اجنبی افواج کے ہاتھوں قائم غیر نمائندہ حکومت کی حکمرانی قبول کرکے اس کی جور وظلم کے تحت زندگی

گزاریں۔ قاعدے اور قانون کی رو سے کٹھ پتلی افغان حکومت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے ظلم و زور اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر عوام کے فیصلوں کا احترام کرے۔ لیکن کابل حکومت ایسا کرنے سے گریز کر رہی ہے۔ اور گیارہ برسوں سے مسلسل ظلم و جبر پر اتر آئی ہے۔ صلح اس کو نہیں کہا جاتا کہ ظالم اور ناجائز حکومت کے سامنے سر جھکایا جائے۔ اور اپنے حق سے دستبرداری کا اعلان کیا جائے۔ بلکہ صلح کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ظالم اپنے ظلم سے باز آ جائے اور حقدار کو اس کا حق دے، اگر صلح کے یہی معانی لیے جائیں۔ جیسا کہ افغان کٹھ پتلی حکومت اور پاکستان میں ان کی لابی لیتی ہے تو پھر حق کا نام لینے سے کیا فائدہ پھر چاہیے کہ دن رات صرف اور صرف باطل اور ظلم کے لیے خدمت کی جائے کیوں کہ اگر حق حق نہ ہو جائے اور باطل مٹا یا نہ جائے۔ ظالم کو ظلم سے روکا نہ جائے اور مظلوم کو ظالم کے ظلم سے نجات نہ دلائی جائے تو پھر روئے زمین پر لفظ ظلم کو سرے سے کالعدم قرار دے دیا جائے۔ تاکہ کوئی بھی حق سے واقف نہ ہو اور یوں ظالم کے ظلم اور ظلم کی چکی میں مظلوم پس جائے۔ یہ پروپیگنڈہ کہ روسی افواج کے انخلا کے بعد کابل حکومت کے ساتھ جنگ کا کوئی جواز نہیں۔ سراسر غلط استدلال ہے۔ ان عناصر سے پوچھا جاتا ہے کہ روسی افواج کے انخلا کے بعد کابل حکومت کے ساتھ جنگ کا کوئی جواز کیوں نہیں۔ روسی افواج کے انخلاء کے بعد آخر کون سے ایسے عوامل پیدا ہو گئے ہیں کہ جنگ کرنے کی نفی کرتے ہو۔ روسی افواج تو آئی ہی اسی لیے تھیں کہ وہ کٹھ پتلی افغان حکومت کو جو غیر منتخب اور غیر نمائندہ حکومت ہے مستحکم کریں۔ چنانچہ اس بات کا اعتراف خود روس نے کیا ہے کہ افغانستان میں روسی افواج کی مداخلت کا اصل مقصد افغان عوام کو استحکام بخشنا تھا۔

اور یہ مقصد حاصل کر لیا گیا ہے۔ افغانستان میں جنگ اس لیے نہیں تھی کہ روسی افواج نے مداخلت کی ہے اور جب بھی روسی افواج چلی جائیں تو جنگ بھی ختم ہو جائے گی۔ جنگ کی بنیاد تو افغانستان میں غیر نمائندہ اور کمیونسٹ حکومت کے خلاف رکھی گئی تھی۔ جس وقت روسی افواج داخل ہی نہیں ہوئی تھیں مگر کابل کٹھ پتلی اور غیر نمائندہ حکومت کے خلاف افغان عوام کی جنگ جاری تھی اب جب کہ روسی افواج افغانستان سے چلی گئی ہیں مگر نجیب حکومت تو موجود ہے۔ وہی حکومت جو افغان عوام نے مسترد کر دی تھی۔ اور اس کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تھا۔ حسب سابق موجود ہے اور افغان عوام پر فرعون بن کر بیٹھی ہے، ظلم و زیادتی بدستور جاری ہے۔ ظاہر بات ہے کہ جب تک یہ موذی اور روسی افواج کے ہاتھوں قائم غیر نمائندہ حکومت قائم ہو تو اس کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔ کیوں کہ اس کے ۹۹ فیصد عوام اس حکومت کو مسترد کر چکے ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ یہ ظالم اور جابر حکمران ٹولہ ظلم و زیادتی چھوڑ کر افغان عوام کی مرضی کا احترام کریں اور افغان عوام کو اختیار دیں کہ وہ کسی دباؤ کے بغیر اپنی مرضی اور پسند کی آزاد خود مختار غیر جانبدار اسلامی حکومت بنائیں جب بھی افغانستان میں عوام کو اپنی پسند اور مرضی کی حکومت بنانے کا اختیار حاصل ہوا تو پھر جنگ کا سلسلہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اور افغانستان میں امن و سکون کی فضا ایک بار پھر لوٹ آئے گی۔ اب یہ کٹھ پتلی افغان حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ افغانستان میں امن و صلح چاہتے ہیں یا جنگ اور جدل کے اس سلسلے کو مزید جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ افغان مجاہد عوام دونوں کے لیے تیار ہیں۔

تحریر : محمد خلیل

نجیب انتظامیہ کا دائر کردہ

لویہ جرگہ یا ڈرامہ

گزشتہ دنوں ڈاکٹر نجیب نے "لویہ جرگہ" کا ایک اور ڈرامہ رچایا اس برائے نام ڈرامہ میں افغان مجاہدین کے کمانڈروں دانشوروں علماء اور ادیبوں سے درخواست کی گئی کہ وہ آئیں اور لویہ جرگہ میں شامل ہو جائیں۔ جنگ بندی کا اعلان کر کے افغانستان کی تعمیر نو میں ایک ہو جائیں۔

ڈاکٹر نجیب نے یہ برائے نام لویہ جرگہ بلا کر ایک بار پھر دنیا کو دھوکہ دینے اور عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے ورنہ کون نہیں جانتا کہ نجیب انتظامیہ کا دائر کردہ برائے نام لویہ جرگہ کیسے لویہ جرگہ بن سکتا ہے آخر نجیب کی حیثیت کیا ہے کہ وہ لویہ جرگہ بلائے کٹھ پتلی نجیب اور اس کے حکمران ٹولہ تو خود روسی افواج کے ہاتھوں قائم شدہ ہیں اور روسی افواج کی مداخلت اور تعاون کے ذریعہ برسر اقتدار آئے ہیں۔ آخر ان کو افغان عوام نے کب اور کہاں اپنی مرضی سے منتخب کیا ہے، افغان عوام کے پچانوے فیصد عوام تو براہِ راست نجیب انتظامیہ کے مخالف ہیں۔ بیس ملین آبادی رکھنے والے ملک کے عوام میں سے اگر پندرہ بیس لاکھ افراد شہید ہو چکے ہوں۔ ساٹھ لاکھ عوام ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے ہوں۔ دس بارہ لاکھ افراد زخمی اور آنکھ ہاتھ اور پاؤں کی نعمت سے محروم زندگی گزار رہے ہیں۔ لاکھوں افراد خود افغانستان کے اندر آزاد علاقوں میں رہتے ہوں۔ چھبیس تیس لاکھ افراد براہِ راست جنگ میں مصروف ہوں تو اس صورت میں لویہ جرگہ چہ معنی دارد لویہ جرگہ جس کو اردو میں قومی اسمبلی یا نیشنل اسمبلی کہا جاتا ہے اس وقت لویہ جرگہ بن سکتا ہے۔ جو ہر طبقہ کے لوگ اور پوری قوم اپنا اپنا نمائندہ چن کر اسمبلی کے لیے منتخب کر دیں۔ لیکن نجیب انتظامیہ سے پوچھا جاتا ہے کہ اس کے بلائے ہوئے لویہ جرگہ میں شریک لوگ کن لوگوں نے منتخب کئے ہیں؟ لویہ جرگہ اس کا نام تو نہیں کہ چند حکومتی افراد چند بعض دوسرے حضرات کو بزور اور دھمکی کے ذریعے اپنے اپنے گھروں سے اٹھا کر لویہ جرگہ کے نام سے کرسیوں پر بٹھائیں اور پھر کہیں کہ یہ قوم کے نمائندہ ہیں۔ لویہ جرگہ میں شامل افراد میں سے اٹھانوے فیصد خود کمیونسٹ اور حکومتی ارکان شریک ہو کر اس کو لویہ جرگہ کا نام دینا اگر دنیا کو دھوکہ دینا نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ کہاں کا انصاف اور قانون ہے کہ ملک کے دو فیصد مسترد عوام لویہ جرگہ بلانے کا اہتمام کریں۔ ایک غیر نمائندہ اور اجنبی افواج کے تعاون سے برسر اقتدار آئی ہوئی حکومت کو یہ حق کیسے پہنچ سکتا۔ ہے کہ وہ عوام کی تقدیر سے کھیلیں اور برائے نام لویہ جرگہ بلائیں۔ اگر نجیب انتظامیہ واقعی لویہ جرگہ کی اہمیت سے واقف ہے اور افغان عوام کے لویہ جرگہ کے فیصلے نجیب کو منظور ہیں تو پھر یہ بصورت عمومی افغان عوام نے نجیب انتظامیہ کو مسترد کر دیا ہے مجاہدین اور افغانستان میں آزاد علاقوں میں رہنے والے عوام نے گیارہ

برس پہلے سے نجیب انتظامیہ اور اس کے پیشروؤں کو مسترد کیا ہے۔ افغان مجاہدین کی تحریک جہاد میں پوری افغان قوم شریک ہے۔ افغانستان میں کوئی ایسی قوم یا ایسا طبقہ نہیں رہا ہے جو من حیث القوم جہاد میں شریک نہ ہو۔ ہزارہ ازبک تاجک پختون فارسی پشائی نورستانی غرض یہ کہ افغانستان کی چپہ چپہ زمین کا ہر باشندہ مجاہدین کی صف میں شامل ہیں اور نجیب انتظامیہ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

نجیب انتظامیہ اگر دنیا کو دھوکہ دینے اور اپنے اقتدار کو ناجائز طول دینے کی بے جا کوشش نہیں کرتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ملک کے اٹھانوے فیصد عوام کا احترام کرتے ہوئے اپنے اقتدار سے الگ ہو جائے۔ اور افغان مجاہد عوام کو اختیار دیں کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق ایک آزاد خود مختار اور منتخب حکومت تشکیل دیں۔ نجیب کا دماغ اتنا چھوٹا ہے کہ وہ ابھی تک حالات اور حقیقت کا ادراک کرنے سے بری طرح ناکام رہا ہے اور دیوانوں کی طرح حواس باختہ ہو کر اپنے آپ کو مقتدر خیالی بادشاہ تصور کر رہا ہے۔ لیکن اتنا نہیں سوچتا کہ وہ آخر کس کا بغل بچہ ہے اور کس نے ہاتھوں سے پکڑ کر مسندِ اقتدار پر بٹھایا ہے۔ نجیب کو تو شرم آنی چاہیئے کہ کہ آخر دو لاکھ اور تیس ہزار اجنبی افواج کی مدد سے برسر اقتدار آئے ہوئے ظالم حکمران کو ایک کٹھ پتلی سے زیادہ اہمیت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر نجیب اور اس کی انتظامیہ تو عملاً روسیوں کے غلام ہیں اور ان کی تقدیر اپنے ہاتھوں میں نہیں افغان مجاہد عوام آباؤ اجداد سے آزاد چلے آرہے ہیں۔ اور تاریخ کے کسی دور میں بھی کسی کے غلام نہیں رہے ہیں جس نے بھی افغان عوام کو غلام بنانے کی کوشش کی ہے ان کا حشر پوری دنیا نے دیکھا ہے اور افغان عوام کی تاریخی مار ابھی تک ان کے دلوں میں نقش ہے۔

ڈاکٹر نجیب کو یاد ہونا چاہیئے کہ مسائل صرف بہانوں اور حیلوں سے حل نہیں کئے جا سکتے اور نہ ہی ابھی تک کوئی مسئلہ ظلم و زیادتی اور دھمکیوں سے حل ہوا ہے۔ اگر ظلم و زیادتی اور زبردستی سے مسائل حل ہوتے تو نجیب کے آقا روس افغان مسئلے کو کب سے حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن تباہی اور ہلاکت کے سوا کچھ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا اور بالآخر مایوس ہو کر شکست کھا کر پسپا ہونے پر مجبور ہوا۔

ڈاکٹر نجیب کو اپنے آقا سے عبرت حاصل کر لینا چاہیئے اور زور و زیادتی اور ضد و ہٹ دھرمی چھوڑ کر اصل حقیقت کی طرف توجہ دینا چاہیئے۔ اور اپنے ناجائز اقتدار سے کنارہ کش ہو کر افغانستان میں حقیقی امن برپا ہونے کے لیے فضا ہموار کرنا چاہیئے۔

افغان جنگ کا خاتمہ صرف اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب افغان عوام کی مرضی اور پسند کا خیال کیا جائے۔ اور افغان عوام کسی دباؤ کے بغیر اپنی پسند کی ایک خالص اسلامی غیر وابستہ حکومت بنائیں ورنہ دوسری صورت میں افغان مجاہد عوام کا جہاد حسبِ سابق پوری شدت سے اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک کہ کٹھ پتلی افغان انتظامیہ کا خاتمہ نہ ہو جاتے اور اس کی جگہ قرآن و حدیث پر مبنی ایک اسلامی حکومت قائم نہ کریں۔

روسی افواج سے چھینا ہوا ایک ٹینک جو مجاہدین کے زیر استعمال ہے

احمد حبیب قیصر

بھارت بھنور میں پھنس چکا ہے

بھارت نے جس دیدہ دلیری سے جنگِ افغانستان میں ملوث ہونے کی ناپاک کوشش کی ہے وہ اس کی جارحانہ پالیسیوں کا حصہ ہے۔ جس کو وہ تقسیم ہند کے بعد آج تک جاری رکھے ہوئے ہے۔ بھارت کو پاکستان کے علاوہ افغان قوم سے بھی زبردست خطرہ لاحق ہے۔ پاکستان نے نہ صرف خارجہ میدان میں بھارت کو آگے نہیں بڑھنے دیا بلکہ کئی بار اپنی عسکری طاقت کا لوہا بھی منوایا ہے اور جنیوا اندکرات کی کامیابی ہندو سامراج کے لئے مسلسل دردسری ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ افغانستان میں روس کی ذلت آمیز شکست بھارتی حواریوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ دس سال سے پاکستان اور افغان قوم کے روابط بھارت کے لئے الگ پریشانی کا باعث ہیں بھارت خائف ہے کہ ایک فاتح قوم سے پاکستان کے تعلقات کہیں بھارت کو روس کی طرح ایک بحران سے دوچار نہ کردیں۔ افغانوں کی فتح سے جہاں پاکستان کو استحکام نصیب ہوا۔ اور روس کے جارحانہ قدم کاٹ ڈالے گئے ہیں۔ وہاں بھارت بھی مایوسیوں کی انتہاہ گہرائی میں جاگرا ہے۔

بھارت افغانستان میں مجاہدین کی فتح کی تاب نہیں لا سکتا۔ اس لئے اس نے ماضی کے تجربات کو نظر انداز کرتے ہوئے افغانستان میں اپنی قسمت داؤ پر لگا دی ہے۔

بھارت نے ۱۹۶۵ء میں جس بزدلی سے رات کی تاریکی میں پاکستان پر حملہ کیا۔ وہ ہندو قوم کی فطری بزدلی کی واضح مثال ہے۔ اور اسے جذبۂ ایمانی سے سرشار پاکستانی فوج سے ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا جس کا ازالہ اس نے اپنی شاطرانہ چالوں اور اندرونی رخنہ اندازی کے ذریعے عرصہ چھ سال ہی میں کر دیا اور ۱۹۷۱ کو پاکستان کو ایک سانحے سے دوچار کیا۔ ۹۵ ہزار مسلمان فوج کو سیاسی شکست کے ذریعے بے بس کیا اور اس فتح کو ہزار سالہ غلامی کا انتقام قرار دیا۔ اس فتح سے اس کے حوصلے مزید بلند ہو گئے اور وہ اپنے جارحانہ عزائم کی تکمیل کی خاطر بھی نیپال میں پنجہ آزمائی کرتا ہے اور کبھی سیاچین گلیشیر میں پاکستان کو للکارتا ہے۔

افغانستان میں داخل اندازی اور کٹھ پتلی حکومت کی حمایت سے بھارت دراصل محمود غزنوی کے سترہ حملوں کا انتقام لینا چاہتا ہے جن حملوں کی شدت سے آج بھی سومنات کے بت لرزاں ہیں۔ اور جو بھارت کے دماغ میں ایک بوجھ کی طرح مسلط ہے

اس کے ساتھ وہ تیسری دنیا کی حکمرانی اور اجارہ داری کا خواب دیکھ رہا ہے روس کی شکست سے اس کا خواب چکنا چور ہو چکا ہے اس لئے بھی اس نے رسک لے کر اپنا تمام تر کیریئر داؤ پہ لگا دیا اور اپنے ملکی حالات اور بے چینی کو یکسر نظر انداز کر کے تربیت یافتہ کمانڈوز اور جنرل افغانستان روانہ کئے ہیں۔ بھارت اپنی فطری بزدلی کی تسکین کے لئے بھی تھکا ہوا معرکہ آسانی سے جیتنے کا خواب دیکھ رہا ہے تاکہ اسے وہ قومی دنوں میں TV پہ دکھا کر سستی بہادری کا اعتراف حاصل کر سکے۔ جیسے جنرل نیازی کے پھول اور تعاون انا سے والا منظر بجا طور پہ فاتح اور جارح کو نئی فتوحات اور نئی جارحیت پر اکساتا ہے لیکن افغان قوم کا تشخص جدا ہے یہ آزادی پسند قوم ناقابلِ شکست اور ناقابل تسخیر ہے اگر آج جنرل اروڑا افغانستان چلے جاتے تو جدید ترین اسلحے کے مقابل نہتے افغانوں کا جذبۂ حریت

شاید اسے مرعوب کر سکے اور ۱۹۷۱ء میں ہندو شاطرانہ سازش کے بل بوتے پر فتح کا سوانگ ایک ڈھونگ معلوم ہو۔ ورنہ پاکستانی افواج آج بھی بھارت کو پانی پت کا میدان یاد کرواسکتی ہے۔

بھارت افغانستان میں جارحیت اس کے انجام کا پروانہ لئے کھڑی ہے وہ پہاڑوں کی خصوصیات اور افغان فطرت کو سمجھنے میں غلطی کر چکا ہے جس کا خمیازہ جلد ہی روس کی طرح اسے بھی بھگتنا ہوگا افغان قوم کی دشمنی صدیوں پر محیط ہوتی ہے وہ وقت دور نہیں جب یہ جارحیت بھارت کے لئے ناسور بن جائے گی۔ جب بھارتی شکست خوردہ مضمحل ونا کام بمشکل وطن لوٹ سکے گا۔ تو نہ صرف پاکستانی قوم کے بھارت کے خلاف ۴۰ سالہ جذبات کی تسکین ہوگی اور جانی کے خلاف ان کے عزائم سر بلند ہوں گے اور لال قلعہ پر جھنڈا لہرانے کا خیال حقیقت نظر آنے لگے گا۔ بلکہ ہندوستان کے کروڑوں مظلوم مسلمان شعلہ جوالہ بن کر ہندو بزدلی کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دیں گے۔

جس طرح روس اپنے ہاں مسلم ریاستوں سے خائف ہے۔ روس کے زیر تسلط چھ مسلمان ریاستوں کے مجبور مسلمان تاریخ کا دھارا بدلنے کے منتظر ہیں۔ اسی طرح بھارت کے مسلمان چالیس سال سے پاکستان کی طرف آس لگائے بیٹھے ہیں۔ انشاء اللہ وقت آن پہنچا ہے جب افغانستان میں مجاہدین کی فتح بھارت میں ایک نئے پاکستان کو جنم دے گی۔ سمرقند کی جامع مسجد کا وہ مینار جسے کمیونسٹوں نے مسمار کر دیا ہے جسکے نیچے تحریر ہے دکھ اب اس مینار سے آذان کی آواز نہیں آئے گی۔ بلکہ (دین کے فرمودات سنائی دیں گے) اس مسجد کی آہ وزاری کی قبولیت کا وقت بھی آن پہنچا ہے۔ حمیت دینی سے سرشار افغان مجاہد نہ صرف اپنے وطن کی بازیابی کے لئے کوشاں ہیں بلکہ سمرقند و بخارا کا اسلامی تشخص افغان فتح کے ساتھ بحال ہونے کا منتظر ہے۔ بابری مسجد کا تنازعہ افغانستان کی مکمل فتح کے ساتھ ہی حل ہوا چاہتا ہے یہ تاریخ کا عمل ہے جسے کوئی دنیاوی طاقت نہیں روک سکے گی۔

لینن کا فلسفہ اپنی تمام تر قہر سامانیوں اور بربادیوں کے ساتھ اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والا ہے۔ انسانیت کو پامال مذہب کی تذلیل کا فلسفہ رو بہ زوال ہو چکا ہے اور صنعتی ترقی کا فسانہ افغانستان کے نہتے غیور عوام کے سامنے اپنا مذاق اڑا رہا۔ جارجیا کے ہنگامے اور روس میں انتشار لینن کے فلسفے سے بغاوت کا پرتو ہے اور اسلام دشمنی کا خمیازہ ہندوانہ اپنے نازک اندام بازوؤں سے اسے فلسفے کی گرتی ہوئی دیوار کو سہارا دینے کی ناکام کوشش کر رہا ہے لیکن یہ تاریخی عمل برپا ہو چکا۔ روس اگر اپنی مسلمان ریاستوں سے پریشان ہے جن پر روس نے اپنی خونی پنجے گاڑے ہوتے ہیں۔ افغانستان میں اس کی شکست سے ان پنجوں کی گرفت کمزور پڑتی نظر آرہی ہے تو بھارت بھی ۱۵ کروڑ مسلمانوں سے لرزاں ہے جن پر روس بھارت دوستی کی تلوار لٹک رہی تھی جو آج کند ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ بھارت کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کے سینے پر مظلومیت کے ہتھیار سجے ہوتے ہیں اور ہندوستان میں مسلمانوں کی شاندار تاریخ اور افغانستان سے کامیاب فتوحات وقت کا دھارا نہ بدل دیں۔ سکھوں کی متواتر پانچ سالہ جدوجہد یا ہندو قوم کی راتوں کی نیند کو حرام کر دیا ہے وہ وقت دور نہیں کہ مسلمان دشمنی کی روس بھارت کے مشترک مسلمان کو بیدار کرنے کا سبب بن جائے۔

ہندو قوم کا حافظہ بہت کمزور ہے وہ اپنی فطری بزدلی اور ہندوستان میں اپنی ہزار سالہ غلامی اور دورِ مغلیہ میں بے بسی کو اسلحے کے انبار روس سے ملنے والی امدادی کھیپ کی آڑ میں چھپا رہا ہے لیکن بھارت جس غلطی کو کامیابی سے حل کرنے کے لئے کوشاں ہے مسلمانات عمل کو شاید اس گھڑی کا انتظار ہے۔

پاکستان کے حالات بھارت کی جارحیت کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ کیونکہ اسے افغان مجاہدوں کے کونگین عزائم کی فکر دامن گیر ہے جس نے روس جیسی سپر طاقت کے خونیں عزائم کو ملیا میٹ کر دیا ہے۔ گورباچوف کے دورہ بھارت کے دوران جس انداز سے شکست خوردہ لہجے میں ایک پرلیڈر نے افغان مداخلت کو رستا ہوا ناسور کہہ کر اپنی جارحیت پر شکست تسلیم کرنے کی کوشش کی وہاں بھارت کو متنبہ کرنا بھی روس کا مقصود تھا کہ وہ اپنے تجربات سے اپنے دوست کو مطلع کر سکے۔ لیکن ہندو شاطر رہنماؤں کو اپنی عیاریوں اور ریشہ دوانیوں پہ ہمیشہ فخر رہا ہے وہ روس کی اشک کو ایک غلط فہمی پر محمول کرنے لگے۔ اس مقصد کی خاطر انہوں نے نجانے پاکستان میں نیا محاذ کھولنے کے۔ افغانستان پر مکمل کامیابی کے لئے بذات خود مداخلت ہونے کا فیصلہ

کیا۔ تاکہ مجاہدین پر فتح کی صورت میں پاکستان پر گرفت بڑھانا مشکل نہ ہوگا۔ بھارت کبھی کا پاکستان پر حملہ آور ہو جاتا۔ لیکن افغان مجاہدوں کے بلند حوصلے اور پاکستان کو ان کی طرف سے ملنے والی متوقع امداد اس کی جارحیت کے درمیان حائل ہے۔

جنرل ضیاء الحق کی حیات تک کو خارجی میدان میں جو کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ ۴ ۱۵ ملکوں کی بڑی اکثریت نے ضیاء الحق کے مشن کی حمایت کی۔ اس سے بھارت اپنے ارادوں میں کسی حد تک کشمکش کا شکار تھا لیکن ان کی کامیاب تخریب کاری اور ضیاء الحق کی شہادت کے بعد بھارت کے ارادوں میں استحکام پیدا ہوا۔ لیکن وہ پھر بھی پاکستان کی طرف نہیں آیا۔ کہیں ضیاء الحق کا چمکتا ہوا آفتابِ حریت جو وہ افغانوں کو ودیعت کر گیا۔ پاکستانی قومی بیداری اور جذبہ حریت کا شعلہ بن کر نہ بھڑک اٹھے۔

بھارت نہایت پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا ہے۔ اس کی تمام تر پاکستان دشمنی افغانستان پر کٹھ پتلی انتظامیہ کی کامیابی کے ساتھ مربوط ہو چکی ہے اور وہ منتظر تھا کہ شاید پاکستان کی افغان پالیسی ایک نئی کروٹ لے گی۔ لیکن اس کے ارادوں پر اوس پڑتی نظر آ رہی ہے۔ بھارت نے ہر چند اپنے کمانڈرز افغانستان روانہ کئے ہیں لیکن وہ مجاہدین کے ٹارگٹ بن رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا سوال روس کی شکست سے پہلے ہی گر چکا ہے ان کو ایڈیو انڈیا نے غلط فہمی کا شکار کر کے اور بھارتی حکومت نے غلط معلومات کے سہارے جنگ میں جھونکا ہے۔ آل انڈیا ریڈیو روز و شب کابل انتظامیہ کی اَن ہونی فتوحات کا تذکرہ اور مجاہدین کے نامعلوم نقصانات کے واقعات سے ہندوؤں کی گرتی ہوئی امیدوں کو سہارا دے رہا ہے اور روس کا حق نمک ادا کر رہا ہے لیکن دن کا اجالا رات کی تاریکیوں پر اپنی برتری ثابت کر رہا ہے۔ بھارت کا اپنے فوجیوں کو یہ تاثر دے رہا ہے کہ میدان جنگ روس کے حق میں ہے اور وہ بھارت کو مال و اسباب لوٹنے اور فتح میں شریک ہونے کا اعزاز بخشنا چاہتا ہے۔ بھارت کو چاہیئے کہ وہ پہلے سکھوں سے اپنے گریباں کو بچائے۔ اپنے باسیوں کی بھوک کو مٹائے اور اپنے عوام کا پیٹ کاٹ کر اسلحہ کے انبار جمع نہ کرے کیونکہ یہ اسلحہ کے ذخیرے ایک غیرت مند قوم کی بھینٹ چڑھ جائیں گے اور میزائل و طیارے روسی اسلحہ کی طرح ہندو بزدلی کو بھی دغا دے جائیں گے

اگر ہندو پالیسی ساز افغانستان میں مداخلت سے قبل اپنی فطری بزدلی کا ادراک کر لیتے اور افغان علاقے کی خاصیت اور صوبوں پر محیط اس کے اثرات کفر نگاہِ دور رس سے پرکھ لینے کو شاید وہ یہ غلطی نہ کرے۔ افغان قوم مسلسل دس سال سے تن تنہا روسی سپر پاور پر اپنی واضح برتری برقرار رکھے ہوئے ہیں اور ان کی فتوحات کا دائرہ وسیع تر ہوتا جا رہا ہے یہ فتوحات ایک طرف سمرقند و بخارا کو اپنے اثرات میں لئے ہوتے ہے۔ تو ہندو بزدلی کی مداخلت اس جہاد کو دہلی تک بڑھانے کا موجب بن سکتی ہے اور وہاں کے کروڑوں مسلمان حریت افغان کے پہلے ہی احسان مند اور قابلِ رشک نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ افغان قوم جہاد سے اکتا جانے کا شائبہ تک نہیں ہے۔

افغان قوم نے آج اگر روسی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا ہے تو تاریخ اس بات پر شاہد ہے یہ کوئی نیا معرکہ نہیں ہے اور ہندو سامراج کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہندو بزدل افواج کی افغان مجاہدین کے سامنے پرِ کاہ کے برابر حیثیت نہیں ہے۔

جب برطانوی غاصبوں کا سورج نصف النہار پر تھا۔ تو اس کی کرنیں افغانستان پر بھی پڑنی شروع ہوئیں اور وہ اِس خطے کے قدرتی حسن معدنیات کو للچاتی ہوتی نگاہوں سے دیکھنے لگے انگریزوں کے رنجیت سنگھ کی مدد کر کے ترین سامانِ حرب کے ساتھ افغانستان پر چڑھائی کے لئے روانہ کیا۔ لیکن امیر محمد دوست نے سکھوں کو عبرتناک شکست دی۔ انگریز بوکھلا اٹھا۔ اور اس نئی ابھرتی طاقت کو چیلنج سمجھ کر بذات خود ۱۸۳۸ء میں افغانستان پر حملہ آور ہوا اس کی افواج میں ہندوستانی سپاہیوں کی تعداد بھی موجود تھی۔ انگریزوں نے افغانستان کے اہم شہروں پر قبضہ کر لیا اور کابل میں انگریزی چھاؤنی بنائی اور سترہ ہزار فوجی تعینات کئے گئے سر میک لیسٹن اور سر برنیز کو بطور گورنر نامزد کیا گیا

لیکن ہندو قوم کی طرح انگریزوں نے بھی اس خطے کی ہیئتِ ترکیبی اور ان کی آزاد فطرت کو سمجھنے میں غلطی کی۔

پہلے پہل تو افغان اس ناگہانی آفت سے دب گئے لیکن ہمیشہ نہر زلت اور غلامی میں بھٹکنا ان کی سرشت کے منافی تھی۔ آزادی کی چنگاری جو ان کی روح میں موجود تھی ایک سال بعد شعلۂ جوالہ بن گئی۔ ہزاروں مسلح

افغانوں نے چھاونی کو گھیرے میں لے لیا۔ مشتعل ہجوم نے مر بینز اور اس کے بھائی کو چاقوؤں سے کاٹ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ سبھی انگریز افسر مارے گئے سترہ ہزار فوجیوں میں سے صرف ایک شخص ڈاکٹر برانیڈن جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہوا یاد رکھیے کہ افغان قبائلی ہر دور میں باہم دست و گریباں رہے ہیں لیکن آنے والے جارح کے خلاف ان کی کاروائیاں مشترکہ ہو جاتی ہیں اور وہ آج کے سات جماعتی اتحاد کے نام پر مشترکہ عسکری حکمت عملی کے بل بوتے پر مفتوح نہیں ہو پاتے اور فتح ان کا طرۂ امتیاز اسی لیے بنی رہی ہے۔

انگریزی اپنی پسپائی اور شکست اور اس غیر معمولی واقعہ کو انہونی سمجھا۔ جس طرح روس کی واپسی کو ہندو شاطر شکست پر محمول نہیں کرتے۔ ۱۸۷۸ء میں انگریزوں نے ایک بار پھر افغانستان پر چڑھائی کی تمام مورچے فتح کر لیے اور کابل میں ایک ریذیڈنٹ مقرر کیا۔ اس کی حفاظت کے لیے انگریزوں اور ہندوستان پر مشتمل ایک ہتھیار بند فوج تھی۔ تمام تر ضروری اقدامات کے باوجود یہ قبضہ تادیر برقرار رکھنا مشکل تھا۔ اپس کے اختلافات کو پس پشت ڈال کر جنگی حکمت عملی اور جنگجویانہ فطرت سے مجبور افغان غول کے غول پر ریذیڈنسی پر حملہ آور ہوئے۔ دینی جمیعت کے نام پر ایک بار پھر شہادت یا آزادی کا نعرہ لگایا اور تمام سپاہیوں سمیت فوجی افسروں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔

اس دو تین بار کے تجربات کے بعد انگریز نے اپنی جارحیت کی پالیسی کا رخ پہاڑوں کی طرف سے موڑ لیا اور تسلیم کیا کہ اس قوم کو کوئی دنیاوی طاقت مسخر نہیں کر سکتی جس کو بندوق کی نالی سے جنت نظر آتی ہے۔

اس دور میں برزنیف۔ آندروپوف۔ اندرا گاندھی۔ ترہ کئی۔ امین داؤد کرمل اسی مشن میں اپنے بھیانک انجام کو پہنچ چکے ہیں اور حسرت ناتمام لیے اپنی شکست کے آنسو اپنے حواریوں کے لیے چھوڑ گئے ہیں۔

اس تاریخی روداد اور ماضی قریب کے واقعات اور افغان قوم کے جذبۂ حریت کی تابناکی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ گوربا چوف ڈاکٹر نجیب اور افغانوں کے نئے دشمن راجیو گاندھی کا انجام اپنے پیش رو سے کسی طرح مختلف نہ ہو گا۔

افغانستان میں اسلام کا سورج طلوع ہونے والا ہے جس کی کرنیں ایک طرف سمرقند و بخارا کے اسلامی تشخص کو منور کریں گی تو دوسری طرف ایک بار پھر مسلمانوں کی ہندوستان میں ہزار سالہ اسلامی حکومت کا معجزہ رونما ہو کر رہے گا۔

پاکستان بھی افغانستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے ساتھ اپنے پیدائشی مقصد کو حاصل کرے گا اور اسلام کے انوار سے روشن ہو کر رہے گا۔

بزدل ہندو کی شاطرانہ چالیں ہندوستان میں ایک نئے پاکستان کو معرض وجود میں آنے سے نہ روک سکیں گی اور جہاد افغانستان مسلم امہ کے اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہو گا اور دنیا بھر کے مسلمان اشتراکیت سے بیزار اور ہندو مظالم سے زخم خوردہ انسان ایک ایسا انقلاب برپا کریں گے جو امن و آتشی حقوق و فرائض کی ادائیگی اور مذہبی آزادی کا آئینہ دار ہو گا۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

گن شپ ہیلی کاپٹر مجاہدین نے تباہ کر دیئے ہائیں ہا

عبدالمالک مسلم یار

اگر بھارت نے افغانستان میں فوجی مداخلت کی تو مُسلم ممالک کو کیا کرنا چاہیئے؟

بعض ذرائع کے مطابق بھارت کی فوج افغانستان جانے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ پہلے ہی سے کچھ بھارتی فوجی مشیر اور پائلٹ افغانستان میں مجاہدین کے خلاف کارروائی کرنے میں مصروف ہیں۔ جن کی موجودگی کے بارے میں مجاہدین کے کمانڈروں نے نے بھی تصدیق کی ہے کہ افغانستان میں بھارت کے پائلٹ و فوجی مشیر موجود ہیں۔ جلال آباد محاذ کے حزب اسلامی کے کمانڈر عبدالرحیم نے بھی اپنے ایک حالیہ انٹرویو میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے خود وائرلیس کے ذریعے ان کی گفتگو سنی ہے اور ابھی تو مجاہدین نے قندھار ایئرپورٹ سے اڑنے والا ایک بمبار طیارہ مار گرایا تو طیارے کے پائلٹ کو دیکھنے سے اس امر کی مکمل تصدیق ہوگئی کیونکہ وہ پائلٹ ہندو تھا اور اس کا نام "بمک" پریتیم لال" معلوم ہوسکا۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پریتم لال افغانستان میں ہلاک ہونے والا پہلا ہندو پائلٹ ہے۔ گذشتہ سال دوران مختلف ذرائع سے اس قسم کی خبریں آتی رہتی ہیں کہ روسی افواج کے جانے کے بعد اس کمی کو بھارت پورا کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ تبصرے بھی ہوتے رہتے ہیں کہ جب روس جیسا بڑا اور طاقتور ملک مسلسل دس سال سے ہر قسم کے بھاری اور جدید ہتھیار انتہائی وافر مقدار اور بے دردی سے استعمال کرنے کے باوجود واپس ناکام لوٹ گیا تو بھارت کی کیا حیثیت ہے کہ وہ کمیونسٹ کٹھ پتلی انتظامیہ کو مستحکم کرسکے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ بھارت افغانستان میں جو فوجی اخراجات کرے گا۔ وہ اپنے عوام کی فلاح بہبود پر کیوں خرچ نہیں کرتا ہے؟ یہ درست ہے کہ آبادی کے لحاظ سے بھارت ایک بہت بڑا ملک ہے لیکن یہ بھی ایک بڑی حقیقت ہے کہ اب بھی بھارت کے لاکھوں اور کروڑوں عوام کو سر چھپانے کے لئے کسی لکڑی کی چھت بھی میسر نہیں ہیں اور لوگ فٹ پاتھ۔ سڑکوں اور دیگر مختلف جگہوں پر کھلے آسمان تلے راتیں بسر کرنے پر مجبور ہیں اسی طرح بے شمار لوگوں کو پیٹ بھرنے کے لئے کھانا نہیں ملتا ہے اور مختلف مقامات پر ہر وقت لاتعداد لوگ ہوٹلوں کے باہر اس امید پر کھڑے ہوتے رہتے ہیں کہ ہوٹل میں بچے کھچے روٹی اور چاول وغیرہ سے اپنی بھوک مٹا دیں اگر ایک ملک کے اپنے عوام کا یہ حال ہو تو کیا اس ملک کے حکمرانوں کو اپنے اندرونی حالات یہ اجازت دے سکتے ہیں؟ کہ وہ ایک ایسے کٹھ پتلی انتظامیہ کو سہارا دینے کے لئے اپنی افواج پر بھاری بھرکم اخراجات کرکے دوام دینے کی کوشش کرے۔

جس کی کچھ حیثیت نہ ہو اور کسی بھی وقت ختم ہوسکتا ہے جس کٹھ پتلی انتظامیہ کو اپنے عوام کی کوئی حمایت حاصل ہونا تو کیا اُس کی فوج کو بھی جب کبھی کوئی موقع ملتا ہے تو مجاہدین کی طرف سے عام معافی سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے ہر قسم کے بھاری اور جدید ہتھیاروں سمیت مجاہدین کے صفوں میں ہوتے رہتے ہیں اور فوجی راز مجاہدین کو مہیا کرکے اس کٹھ پتلی انتظامیہ کے خلاف سرگرم عمل ہو جاتے ہیں ایک انتظامیہ کا جب یہ حال ہو تو بھارت کو اس کی مدد کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ بھارت کے ان اقدامات سے سوائے اس کے اور کچھ حاصل ہوسکتا ہے؟ کہ اپنے ملک کے عوام کا خون نچوڑ کر دوسرے ملک کے نہتے عوام کا خون بہائے اس کے علاوہ اس کا نتیجہ خود حکومت بھارت کے لئے رسوائی اور ناکامی سے کچھ اور نہ ہوگا۔ دنیا جانتی ہے کہ جب روس افغانستان سے واپس ہوگیا اور افغانستان میں ایک کمیونسٹ حکومت بنانے میں ناکام رہا تو یہ کسی اور کے بس میں نہیں

ہے کہ افغانستان میں کمیونسٹ انتظامیہ کو کوئی دوام یا استحکام دے سکے اس سلسلے میں سب سے پہلے بھارت کے عوام اور عوامی نمائندوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی حکومت اور اپنے حکمرانوں کو اس بے مقصد جنگ اور تباہی میں حصہ لینے سے باز رکھنے کی پوری کوشش کریں کیونکہ اس مقصد میں بھارت کی کامیابی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے جو اخراجات حکومت بھارت اپنے عوام کا خون نچوڑ کر اس جنگ میں حصہ لینے کی وجہ برداشت کرے گی اور جس کے اثرات براہ راست بھارت کے عوام ہی پر پڑیں گے۔ ان اخراجات کا درست مصرف یہ ہے کہ وہ ان پر اپنے ان لوگوں کو سر چھپانے کے لئے چھت کی بندوبست کرے جو کھلے آسمان زندگی کی رات بسر کر رہے ہیں ان لوگوں کو روٹی یا چاول وغیرہ مہیا کرے جو بیچارے ہوٹلوں کے اردگرد گھومتے پھرتے ہیں۔ بھارت اپنے ان بیچاروں کو لباس فراہم کرے جن کے لباس نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ مختصر یہ کہ بھارت افغانستان میں جس بے مقصد اور بے فائدہ جنگ میں حصہ لینے کے لئے سوچ رہا ہے اور اس پر بے پناہ اخراجات اُٹھائے گا اس کا نتیجہ کسی بھی صورت میں اور کبھی بھی بھارت کے لئے سودمند نہ ہوگا اس جنگ میں اٹھائے جانے والے اخراجات کا بہترین مصرف یہ ہے کہ وہ بھارت اپنے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرے اور خطے میں قیام امن کی خاطر بھارت کو اپنے فوجی مشیر اور پائلٹ افغانستان سے واپس بلا کر اس سلسلے میں درست اور مثبت اقدامات کرے۔

حقیقت پسندی سے کام لے کر کمیونسٹ کٹھ پتلی انتظامیہ کی حمایت۔ تائید سے دستبردار ہو جائے اور اس کی جگہ افغانستان کے جیالے عوام کی حکومت یعنی مجاہدین کی عبوری حکومت کو تسلیم کرے تاکہ آئندہ کے لئے افغانستان اور بھارت کے درمیان تعلقات بہتر اور دوستانہ ہو جو نہ صرف اس خطے بلکہ عالمی امن اور خوشحالی کے لئے بھی مددگار ہوں گے۔

دوسری اہم بات یہ ہے جو تمام مسلمانوں اور خصوصاً اس خطے کے مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ بھارت افغانستان میں کس سوچ کی بنیاد پر فوجی مداخلت کا ارادہ رکھتا ہے۔ جیسں کا راجیو گاندھی نے کئی بار کھلم کھلا اظہار بھی کیا ہے جو ہم مسلمانوں کو گہری سوچ و فکر کی دعوت دیتی ہے راجیو گاندھی کے خیال میں افغانستان میں مجاہدین کی حکومت سے بھارت کے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو جائے گی۔ لیکن آخر بھارتی مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو جانے سے بھارت کو کیا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے ؟ کوئی خطرہ نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ بھارتی مسلمانوں پر شروع ہی سے مختلف حیلے بہانوں سے وقتاً فوقتاً جو مظالم اور زیادتی ہو رہی ہے اور جن طریقوں سے مسلمانوں کو تنگ۔ پریشان کئے جا رہے ہیں اگر بھارتی مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو جائے اور ان زیادتی اور مظالم کے خلاف آواز اُٹھائیں گے اور اپنے حقوق کو تحفظ کے لئے ذرا مؤثر انداز میں کوششیں شروع کریں تو کسی بھی صورت میں بھارت کے خلاف نہیں ہے بلکہ اس کے استحکام اور امن کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اب جو وقتاً فوقتاً بھارت میں مسلم کش فسادات ہوتے رہتے ہیں ان ان طریقوں سے نہ مسلمان ختم ہو سکتے ہیں نہ خاموش ہو سکتے ہیں اور نہ بھارت میں حقیقی معنوں میں امن قائم ہو سکتا ہے جب بھارت کے تمام مذاہب کے لوگوں کو اپنے اپنے حقوق حاصل ہو اور وہ مطمئن ہو پُرامن ہو تو اس سے خود بھارت کی ملکی ترقی اور خوشحالی پر بہت اچھے اثرات پڑیں گے۔ کسی بھی ملک کے آئین کے رو سے اس ملک کے تمام باشندوں کو بشری لحاظ سے یکساں حقوق حاصل ہوتے ہیں چاہے وہ مسلمان ہو یا ہندو۔ عیسائی ہو یا یہودی۔ خود بھارت کے آئین مسلمان اور ہندو

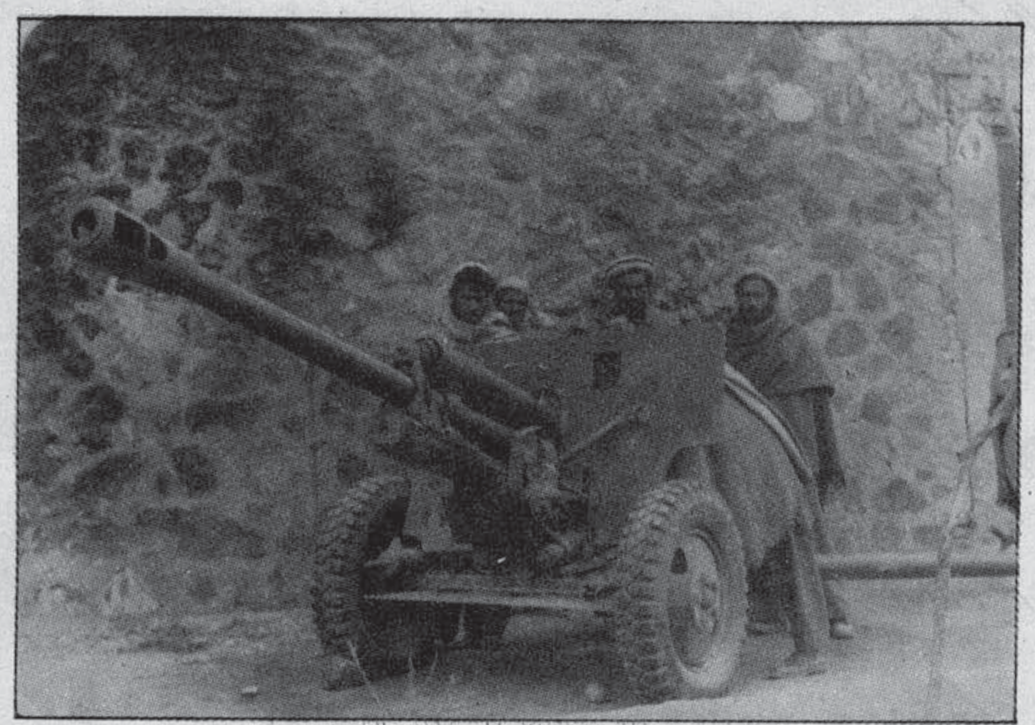

مجاہدین افغان فوجیوں سے چھینی ہوئی توپ کے ساتھ کھڑے ہیں

فتح افغان عہ

جھپٹ کے جوشِ ایمانی سے افغاں سرخرو نکلے
یہ عقدہ کھل گیا تم تو سراپا جنگجو نکلے

تمہارے دم سے قائم ہے وقارِ ملتِ بیضا
شہیدانِ وفا یا رو! چراغِ آبرو نکلے

تری نصرت کے چرچے ہیں زمین و آسمانوں میں
جدھر دیکھو تمہارا نام ہر سو کو بہ کو نکلے

نہ جانے کیا سمجھ کر ایک لشکر ساتھ لایا تھا
تمہارے عزم کے آگے شکستہ آرزو نکلے

تری ضربِ کہن نے توڑ ڈالا مان طاقت کا
زمانے بھر نے مانا تم تو رشیا کے گرو نکلے

وہ ظالم خون کے سیلِ رواں میں ڈوبتا جائے
جنیوا تک سنا ہم نے حلق سے ہلتے ہو نکلے

یہاں پر آزمانے کو نئے ہتھیار لایا تھا
مجاہد توپ گتی شب سے زیادہ تیز رو نکلے

ہوا گھائل تو اس نے بھاگنے میں عافیت سمجھی
ابھی لاعلم ہے کہ تم تو صد سالہ عدو نکلے

تمہارا جوشِ ایمانی وقارِ دینِ مرسل ہے
یہ مردانِ کہستانی حرم کی آبرو نکلے

...دار کارنامہ

کوئی آئے میرا ہم عمر حرم فریاد کرتا ہے
اُدھر اٹھے فلسطینی اِدھر آفغانی تُو نکلے

پھڑکتا دل ہے کیوں ایسے جو چیرا نوک خنجر سے
تو افغاں کی رگِ جاں سے دھڑکتا سا لہو نکلے

تمہارے عزمِ پیہم سے ہے اسرائیل بھی خائف
اُدھر سے ہو کے جب فارغ اِدھر نہ قبلہ رو نکلے

بڑا رتبہ ملا تم کو تری فطرت ہے افلاکی
تڑپ ایمان کی پاتی! آزادی کی خُو نکلے

ارواحِ شہیداں کو جو ڈھونڈا جا کے جنّت میں
خدائے لم یزل سے وہ شریکِ گفتگو نکلے

تلاش ایسے مجاہد کی مجھے لے جائے گی کابل
جو رہتا باوضو ہر دم زباں سے اللہ ہُو نکلے

ذرا جلدی کہ حسرت میں کہیں ایسا نہ ہو جائے
مجاہد ماسکو جائیں تو حرفِ آرزو نکلے

فتحِ افغان سے پیدا ہوتی ہے ذوقِ گویائی
میرے بکھرے ہوئے افکار کی تم جُستجو نکلے

—— احمد حسیب قیصر۔ لاہور

کو بالکل یکساں حقوق حاصل ہیں۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بھارت کے حکمرانوں کی نیت نہ صرف بھارتی مسلمانوں کے لئے اچھی نہیں ہے بلکہ اس خطے کے دیگر تمام مسلم ممالک کے لئے بھی ان کی نیت اچھی نہیں ہے آج سے کچھ عرصہ پہلے تک بھارت کے بارے یہ خیال عام تھا کہ بھارت کا سب سے بڑا دشمن صرف پاکستان ہے اور یہ پروپیگنڈہ بھی خود بھارت نے شروع کیا تھا لیکن بھارت کے بہت سے ایسے اقدامات سے اور کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ بھارت کی طرف سے جس طرح پاکستان اور خطے کے دوسرے ممالک کو خطرہ رہتا ہے بالکل اسی طرح اس خطے کے مسلم ممالک کو بھی بھارت سے خطرہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً بھارت نے سمندری قوت میں جو اضافہ کیا ہے اور کر رہا ہے اس سے دوسرے مسلم ممالک بھی متاثر ہو سکتے ہیں کیونکہ اس کا خیال ان سمندروں پر حکمرانی کرنا ہے بھارت نے جو ابھی نیا دور مار میزائل "اگنی" بنایا ہے اس کے بارے میں کہا ہے کہ یہ پاکستان یا بھارت کے دوسرے کسی ہمسایہ ملک کے لئے اتنا خطرناک ہے۔ اب اصل موضوع کی طرف آئیں گے۔ اگر بھارت نے افغانستان میں فوجی مداخلت کی تو اس سے یہ حقیقت اور زیادہ واضح ہو جائے گی کہ بھارت کی بڑھتی ہوئی فوجی قوت نہ صرف پاکستان۔ افغانستان بلکہ دوسرے مسلم ممالک کے لئے ایک جیسا خطرہ ہے اور جب بھی بھارت کو موقع مل جائے تو اپنی مرضی کے مطابق افغانستان جیسی کوشش کسی نہ کسی صورت میں دیگر مسلم ممالک کے خلاف بھی کرے گا۔ اگر بھارت افغانستان میں فوجی مداخلت کرے یا نہ کرے پہلے تو مسلم ممالک کو چاہیے کہ افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کو فوری طور پر تسلیم کریں یہ بھی مجاہدین کی ایک بڑی کامیابی ہے اور اگر بھارت کا خیال افغانستان میں فوجی مداخلت کا ہو بھی تو اس سے وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اور بھارت کے خلاف مزید اقدامات کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ اگر بھارت نے افغانستان میں فوجی مداخلت کی تو اس صورت میں اس خطے کے تمام مسلم ممالک کو چاہیئے کہ اس سلسلے میں ایک مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرے کیونکہ بھارت افغانستان میں جو کچھ کرنے کا خیال یا منصوبہ رکھتا ہے وہ صرف بھارت اس لئے کرے گا تاکہ افغانستان میں حقیقی معنوں میں ایک اسلامی حکومت قائم نہ ہو سکے اور اس سے مسلمانوں میں بیداری پیدا نہ ہو جائے اور جب حقیقت یہ ہو تو پھر مسلم ممالک کو سب سے پہلے یہ کرنا چاہیئے کہ افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کو فوری طور پر خود بھی تسلیم کرے اور دنیا کے دوسرے ممالک پر تسلیم کروانے کے لئے اپنا اثر ورسوخ بروئے کار لائیں۔ مسلم ممالک بھارت کی مکمل اقتصادی بائیکاٹ کرے اور بھارت کی بنائی ہوئی تمام اشیأ کی خریداری بند کرے۔ تیل پیدا کرنے والے مسلم ممالک یعنی خلیج کی ریاستوں اور عرب ممالک میں کام کرنے والے بھارت کے تمام باشندوں کو بھارت واپس بھیج دیں۔ کیونکہ ان ممالک میں بھارت کے لاتعداد افراد مختلف حیثیت سے کام کرتے ہیں اور اس طرح ان ممالک سے کافی زیادہ زرمبادلہ بھارت کو منتقل ہوتا رہتا ہے اور جس سے بھارت کو معاشی اور اقتصادی لحاظ سے کافی زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔ اس طرح مسلم ممالک میں بہت سی بھارتی کمپنیاں بڑے بڑے ٹھیکوں پر کام کرتی ہیں ان تمام کمپنیوں کے تمام ٹھیکے منسوخ کریں۔ اس طرح افغانستان میں بھارت کی فوجی مداخلت پر بھارت کو ایک انتہائی مؤثر جواب ملے گا اور اس کے علاوہ بھارت کے موجودہ خیالات جو وہ اس علاقے اور سمندر پر بالادستی اور حکمرانی کرنے کے بارے میں رکھتا ہے ختم کرنے میں کافی مدد ملے گا۔ جب افغانستان میں بھارت صرف اس خیال پر مداخلت کرے کہ افغانستان کی ایک اسلامی حکومت سے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو جائے گی جو بھارت خواہ مخواہ اپنے لئے ایک بڑا خطرہ تصور کرتا ہے حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ افغانستان کی اسلامی حکومت سے بھارت کو ذرا بھی خطرہ نہ ہو گا۔ لیکن پھر بھی بھارت مجاہدین کے خلاف اپنی کوششیں کرتا ہے تو مسلم ممالک کیوں افغان مجاہدین کی بھرپور مدد نہیں کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں مسلم ممالک کو چاہیئے کہ مجاہدین کی بھرپور اور ہر طرح کی مدد کھلم کھلا کریں تاکہ جلد از جلد افغانستان میں مجاہدین کی ایک مضبوط۔ مستحکم اسلامی حکومت قائم ہو جائے جو نہ صرف خود افغانستان کے اپنے عوام کے لئے بلکہ خطے کے استحکام اور امن کے لئے اور دوسرے کروڑوں مسلمانوں کے سکون اور خوشحالی کے لئے از حد ضروری ہے۔

افغان مجاہدین ٹینک پر قبضہ کرنے کے بعد

عالمِ اسلام کے مسائل اور ان کا حل

تحریر: قاضی حسین احمد

افغانستان کی سرزمین پر مجاہدین کی آخری اور مکمل فتح کا آغاز ہو چکا ہے روسی فوج کی افغانستان سے واپسی ایک نئے دور کی ابتدا ہے جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ پر منتج ہو سکتا ہے۔ روس افغانستان میں شکست سے دوچار ہوئے ہیں۔ ایک چھوٹی اور عملاً نہتی قوم کے ہاتھوں ایک عالمی سپر پاور کی ہزیمت نے مغلوب اقوام کو آزادی کا راستہ دکھایا ہے۔

اس کامیابی کے جو اثرات افغانستان سے متصل روسی مقبوضہ ترکستان اور وسط ایشیا کے علاوہ بھارتی مقبوضہ کشمیر میں رونما ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے ان کا بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے افغانوں کی کامیابی نے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی مظلوم مسلم اقوام میں آزادی کے لئے برقی قوت دوڑا دی ہے

لیکن اہم ترین چیز یہ ہے کہ افغان جہاد محض جنگ آزادی نہیں۔ یہ اسلام کو عملاً اللہ کی زمین پر نافذ کرنے کی جدوجہد ہے اور یہی اس جدوجہد کا طرہ امتیاز ہے۔ افغان جہاد کی کامیابی محض مسلمانوں کی قوت و شوکت نہیں دور جدید میں ایک خالص اسلامی حکومت کی بنیاد رکھنے کا تاریخ ساز واقعہ ہے

یہی وہ چیز ہے جس سے ایک طرف اشتراکی روس اور دوسری طرف سرمایہ دار امریکہ پریشان ہے۔ اور تیسری جانب بحیرہ عرب کے ساحلوں پر علاقائی سپر پاور کا خواب دیکھنے والا مسلم دشمن فاشسٹ ہندوستان بوکھلاہٹ کا شکار ہے جو نہر سویز کے مشرق میں سنگاپور تک اور کشمیر سے موزمبیق تک افریشیائی سمندروں اور مملکتوں پر غلبے اور حکمرانی کے منصوبے باندھ رہا ہے اور جس نے ہمسایہ سری لنکا میں اپنی فوج حیلے بہانے سے داخل کر رکھی ہے اب بحر ہند میں مسلمان ملک مالدیپ میں ایک سازش کے ذریعے اپنی فوج بھیج دی ہے روس۔ ہندوستان اور امریکہ افغان عوام کو اپنی جدوجہد کے قدرتی نتیجے یعنی افغانستان میں خالص اسلامی حکومت کے قیام سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ گیارہ برسوں کی ان بے لوث اور بے پایاں قربانیوں کو بے ثمر کر دینا چاہتے ہیں ہر عالمی طاقت کے لئے اس کی الگ الگ اور عیاں وجوہات ہیں۔ لیکن ان تینوں کا مقصد ایک ہے۔ اب عالمی اسلامی تحریکوں کے سامنے یہ مرحلہ ہے کہ وہ مجاہدین کو اپنی منزل سے ہمکنار کرنے کے لئے ان کی مدد کریں اور اس کے لئے مستحکم تدابیر اختیار کریں۔

مجاہدین کے درمیان معمولی اختلاف رائے کو شدید اختلاف بنا کر پیش کرنا سپر پاورز کی اسی سوچی سمجھی پالیسی کا شاخسانہ ہے جس میں روس اور ہندوستان کے دوش بدوش مغربی ذرائع ابلاغ بھی شریک ہیں۔ مغربی ممالک نے کمیونزم کی روشنی میں افغان مجاہدین کی مدد کی اور مجاہدین نے دشمن کے دوست ہونے کا بھرپور فراست سے فائدہ اٹھایا اب مغرب کے یہ بظاہر مجاہدین کے دوست ممالک جہاد کی کامیابی کے بعد امداد کے نام پر افغانستان میں اپنی تہذیب برآمد کرنا چاہتے ہیں۔ افغانستان کے مسلمان عوام کمیونسٹ روس کے بعد اب امریکہ اور مغرب کی مادی تہذیب کو بھی اسی طرح ناپسند کرتے ہیں۔ جہاد کی فتح مندی سے اختیار پذیر ہونے کے آثار دیکھتے ہوئے مغرب افغانستان کی تعمیر نو اور ترقیاتی کام کی آڑ میں اپنے نظریاتی و تہذیبی اور بالآخر سیاسی اثرات۔ ہاں جمانا چاہتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ افغانستان کی مجاہد اور جفاکش قوم کو امداد کا خوگر بنانے کی بجائے معاشی لحاظ سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد دی جائے محنت کش افغانوں کی معاشی بحالی کے لئے بنایا جانے والا منصوبہ کام کاج فراہم کرنے والا جاب اورینٹڈ ہو۔ غیرت مند افغان عوام کو امداد نہیں کام فراہم کیا جائے۔

جنگ زدہ افغانستان کو تعمیر نو کے لئے مہیا کئے جانے والے بین الاقوامی فنڈ۔ رہائش گاہوں کی تعمیر جیسے غیر پیداواری منصوبوں میں صرف کرنے کی بجائے زراعت و آبپاشی اور دیہی معیشت پر مبنی انڈسٹریز، صنعت و حرفت۔ معدنیات و

قدرتی وسائل اور تجارت۔ مواصلات کی ترقی کے کے استعمال کئے جائیں۔ اس وقت مغرب امداد کی تقسیم کے کام کے بہانے مغربی تہذیب کے کارکنوں کو افغانستان بھر میں پھیلانا چاہتا ہے۔ ان امدادی کارکنوں میں کمیونسٹ جاسوس بھی در آتے ہیں ان سب کا ایک ہی مقصد ہے کہ گیارہ برس تک جہاد اور قتال کی بھٹی سے گذر کر کندن بننے والی اسلامی انقلابی افغان قوم کو کیسے اسلام سے برگشتہ کیا جائے۔ عالمی اسلامی تحریک کو اب افغانستان میں مغرب کی اس یلغار کا مقابلہ کرنا ہے۔ ابھی افغانستان کا جہاد ختم نہیں ہو رہا ہے۔ ابھی اُمت مسلمہ کو کمر بستہ رہنا ہے ادھر افغانستان کے مجاہد رہنماؤں کے لئے بھی یہ حکمت اور تدبیر کی آزمائش کا مرحلہ ہے۔

صیہونی مقبوضہ فلسطین کی جنگ آزادی انتفادہ کے نئے اور کارگر روپ میں نبرد آزما ہے۔ مغرب کا اسرائیل نواز پریس بھی اب اس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ فلسطین کی آزادی کی یہ نئی تحریک اسرائیل کے وجود کے لئے چیلنج بن چکی ہے۔ اسرائیل کی ناجائز ریاست اس اسلامی تحریک کے باعث بحران کا شکار ہو چکی ہے۔ اسرائیلی رہنماؤں میں اس تحریک سے نمٹنے کے لائحہ عمل کے سلسلے میں میں ایسے سنگین اختلافات نمودار ہو گئے ہیں جنہیں حل کرنا اسرائیلی قیادت کے لئے ممکن نہیں رہا۔ صیہونی انتشار کے بھنور میں گھر گئے ہیں۔ فلسطین کے مجاہدین کے لئے یہ وقت آگے بڑھنے کا ہے۔ اب کوئی بین الاقوامی کانفرنس یا فلسطین کی سیکولر ریاست مسئلہ کا حل نہیں۔ فلسطین میں اسلامی تحریک کی کامیابی ہی میں اس کا حل پوشیدہ ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب عربوں کو مشرق یا مغرب کے دباؤ میں نہیں آنا چاہیئے۔ جناب یاسر عرفات اور پی ایل او کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ فلسطین کی سیکولر ریاست ایک خطرناک جال ہے۔ جس میں پھنسنے کی بجائے فلسطین کی جنگ آزادی کو اسلامی تحریک کے خطوط پر آگے بڑھانا وقت کا تقاضا ہے۔ جنوبی سوڈان کی مستقبل میں متوقع معاشی صلاحیت اور سوڈان کی قومی سلامتی کے لئے ناگزیر ہونا ایک ایسا امر ہے۔ جس پر دوسری رائے ممکن نہیں۔ لیکن مسلم اُمت کے لئے جنوبی سوڈان کی سٹریٹجک اہمیت اس سے بھی بالاتر ہے۔ جنوبی سوڈان اندرون افریقہ میں عرب اسلامی اثرات کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور رہا ہے افریقہ کے باقی علاقے میں مغرب میں بحر اوقیانوس سے مشرق میں سوڈان تک صحرائے اعظم پھیلا ہوا ہے جو شمال سے عرب کے اسلامی اثرات جنوب میں پہنچنے کے درمیان حائل ہے۔ سوڈان وہ خطہ ہے جو ان اسلامی اثرات کو افریقہ کے قلب تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ کینیا اور مشرقی افریقہ کے جنگلوں میں اسلامی نام اور سواحلی زبان ان اثرات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ لیکن انگریز نے اپنے دور استعمار میں ان اثرات کا ذریعہ بننے والے خطے جنوبی سوڈان کو سوڈان سے کاٹنے کی پوری کوشش کی۔ برطانوی استعماری حکومت نے جنوبی سوڈان میں سڑکوں اور جدید مواصلات کو ترقی نہ دی۔ بالخصوص وادی نیل کے اس بالائی علاقے کا رابطہ منقطع کرنے کے لئے جنوبی سوڈان کا ویزا نافذ کر دیا تھا۔ جنوبی سوڈان اگرچہ دلدلوں اور جنگلات پر مشتمل ہے۔ لیکن یہاں سے افریقہ کے پانچ ملکوں جمہوریہ وسطی افریقہ زائرے (کانگو) یوگنڈا کینیا اور حبشہ کے لئے راستے نکلتے ہیں۔ برطانوی سامراج کے دور میں ایک منصوبے کے تحت جنوبی سوڈان پر عیسائی مشنریوں کا ہلہ بولا گیا اور برطانوی استعمار اپنے آخری روز تک جنوبی سوڈان کو باقی سوڈان سے الگ کرنے کی کوشش میں مصروف رہا۔ آزادی کے بعد یہ بھی سلسلہ جاری رہا اور وہاں علیحدگی کے بیج بوئے جاتے رہے۔ اب مغرب کی یہ سازش کھل کر سامنے آ گئی ہے اور وہ اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ جنوبی سوڈان کو سوڈان سے کاٹ ڈالیں یا پورے سوڈان پر ایسی حکومت مسلط کر دیں۔ جو مغربی مشنریوں اور ان کے مذموم منصوبوں کی آلہ کار ہو۔ اس وقت سوڈان پوری اُمت مسلمہ اور تمام مسلم ممالک کی جنوبی سوڈان کے مسئلہ پر اخلاقی پشت پناہی اور عملی مدد کا محتاج ہے۔ لیکن بدقسمتی سے سوڈان کے لئے دباؤ کا ذریعہ بن رہے ہیں اور ایسی غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں جن کے منفی اثرات سے وہ خود بھی محفوظ نہیں رہ سکیں گے

ملعون رشدی کی شیطانی کتاب کے خلاف دنیا بھر کے مسلمانوں کا احتجاج اور اضطراب ایمانی بیداری کی پر عزم علامت ہے۔ سیکولر مغرب ایک مدت سے اسلام اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بغض اور عناد کے گھٹیا مظاہرے کرتا رہا ہے لیکن یہ پہلی بار ہوا کہ مغرب بظاہر مسلمانوں جیسے نام رکھنے والے طبقے میں ایک ایسا گروہ پیدا کر دے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت پر حملہ کرے مغرب کے دل سیکولرازم کی بنا پر اپنے ماننے والے پیغمبروں کی عزت سے خالی ہو چکے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ پیغمبروں پر ایمان اور ان کے عزت و احترام کے اس خزانے سے ہمیں بھی محروم کر دیں یہ سیکولر مغرب کی عام انسانی اخلاق اور معاشرتی آداب سے گری ہوئی گھٹیا کوشش تھی جس کو مسلمانوں نے غیرت ایمانی اور اور حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لازوال اظہار سے ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔ مسلم عوام نے اپنے نے اپنے حصے کا کام کر دکھایا ہے اب یہ مسلم حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ متحدہ طور پر ایسے اقدامات کریں کہ سیکولر مغرب ایسے گھٹیا پن کا آئندہ کبھی مظاہرہ نہ کر سکے اور اسے ہمیشہ کے لئے سبق حاصل ہو جائے۔

محمد خلیل

ثورِ انقلاب کی کمر توڑ دی گئی

گیارہ برس پہلے جب روس نواز کمیونسٹ ٹولہ فوجی کودتا کے ذریعہ برسرِاقتدار آیا تو ان کے خواب و خیال میں یہ نہیں آتا کہ وہ ایک دن عبرتناک ناکامی سے دوچار ہوکر خاسر و نامراد ہو جائے گا۔ جب وہ سردار داؤد خان کو قتل کر کے مسندِ اقتدار پر قابض ہوئے تو ان کی حرکات و سکنات افعال چال ڈھال کا عجیب و غریب طریقہ تھا وہ اپنے آپ کو ناقابلِ تسخیر چٹان تصور کرتے ہر طرف اور ہر سو خوف و ہراس اور وحشت پھیلانا ان کا مشغلہ تھا ان کا نعرہ یہی تھا کہ اب کمیونزم کا طوفان پوری دنیا کو زیر کر کے لینن کبیر کا خواب پورا ہو جائے گا۔ کمیونسٹ حکمران ٹولہ جو اپنے آپ کو نہ پگھلنے والا فولاد سمجھ رہتے تھے اور دنیا کی کوئی بھی طاقت ان کے سامنے ہیچ اور حقیر معلوم ہوتی تھی طاقت کے نشہ میں مست ہوکر افغان مسلمان عوام کی عزتِ ایمانی پر ڈاکہ ڈالنا شروع کر دیا اور ان کی افغانی اور دینی حمیت کو للکارا ان کا خیال تھا کہ یہ نہتے اور بے بس مسلمان قوم ہمارے روسی آقا کے دیوہیکل ٹینک گن شپ ہیلی کاپٹر توپ اور مشین گنوں کو دیکھ کر حوصلے ہار کر بیٹھ جائیں گے اور ہمارے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو کر کمیونزم کا قلادہ ضرور اپنے گلے میں ڈالیں گے لیکن ان کا یہ اندازہ الٹا نکلا اور افغان مسلمان عوام جو دینِ مبین اسلام کے سچے شیدائی تھے اور صرف و صرف اللہ تعالیٰ کو سپر طاقت سمجھتے تھے ایمانی طاقت سے مزین ہوکر اللہ جلّ جلالہ پر بھروسہ کر کے مادی قوت اور ہتھیار کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور یوں ایمانی طاقت اور مادی طاقت کے درمیان زبردست معرکہ شروع ہوا۔ جو بیسویں قرن کا ایک معجزہ تھا دنیا یہ معرکہ دیکھتے ہی حیران ہوگئی کہ ایک نہتے اور کمزور قوم دنیا کی ترقی یافتہ ہتھیار کا مقابلہ کیسے کر سکتی ہیں مگر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ انہیں یہ حقیقت معلوم ہوئی کہ ایمانی طاقت سے لبریز مسلمان قوم نہ تنہا یہ کہ بھرپور مزاحمت کی صلاحیت رکھتی ہیں بلکہ کسی بھی طاقت کو سرنگوں اور ناکام بھی بنا سکتی ہے افغان مسلمان مجاہد عوام نے اسلامی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے مختصر وقت میں کمیونزم کے علمبرداروں کو زبردست تاریخی شکست سے دوچار کر کے قریب تھا کہ کمیونسٹ حکومت کو نیست و نابود کر کے اقتدار چھین لیں مگر زبردست

مگر روسی سرخ ریچھوں نے دو لاکھ اور تیس ہزار مسلح افواج افغانستان بھیج کر اپنے غلام ٹولے کی پشت پناہی کی اور یوں افغانستان کے گوشہ گوشہ میں مغرور سپر طاقت روس اور اسلام کے متوالوں کے درمیان براہِ راست جنگ چھڑ گئی روس کا خیال تھا کہ شاید افغانستان بھی بخارا اور چیکوسلواکیا کی طرح تر نوالہ ثابت ہو جائے گا اور چند ہی دنوں میں افغان مجاہدین کو کچل ڈالیں گے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی طفیل افغان مجاہد عوام نے روسی افواج پر وہی حشر برپا کر دیا۔ جو انگریزی فواج پر برپا کیا تھا اور افغانستان کی لالہ زار سرزمین روسی افواج کے لیے قدم قدم پر موت کا پیغام ثابت ہوا اور افغانستان کے دلدل میں بری طرح پھنس گئے نہ ان کی توپ ٹینک جنگی جہاز اور گن شپ ہیلیکوپٹر کارآمد ثابت ہوئے اور نہ ہی دوسرے مادی مسائل جنگی میدان میں بھی بری طرح شکست سے دوچار ہوئیں اور سیاسی میدان میں بھی خفت اور ذلت اٹھانی پڑی جنرل اسمبلی میں ہر سال بھاری اکثریت سے روس کے خلاف قراردیں پاس کی گئیں افغان مجاہدین کی عزت و وقار میں زیادتی آنے لگی اور روس و کٹھ پتلی افغان انتظامیہ کے خلاف روسی عوام سمیت پوری دنیا کی قہر و غضب بڑھ گیا روسی ریاستوں اور لینن گراڈ میں کئی بار روسی عوام نے مظاہرے کئے اور اپنے بچوں اور رشتہ داروں کی ہلاکت پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا اور روسی حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ افغانستان کی تباہی و ہلاکت کی بھٹی سے اپنی فوج واپس بلائیں۔

افغانستان میں دس سال کی طویل جنگ میں روس ہلاکت تباہی بربادی اور ذلت و خفت کے علاوہ کچھ بھی حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا، جس مقصد کے لیے وہ افغانستان میں داخل ہوا تھا وہ اپنے مقصد میں نہ صرف یہ کہ ذرہ برابر بھی کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ بلکہ تباہی اور بربادی ان کا مقدر بن گیا خود روس کے اعتراف کے مطابق ۳۵ ہزار کے لگ بھگ افواج ہلاک اور سترہ ہزار کی تعداد میں بری طرح زخمی ہو چکے ہیں ان ٹینک، بکتر بند گاڑیوں اور دوسرے فوجی ٹرکوں کی تعداد تو لاکھوں تک پہنچتی ہے جو جو مجاہدین نے تباہ کر ڈالے ہیں اسی طرح تباہ شدہ جنگی جہاز و ہیلیکوپٹروں اور فوجی ٹرانسپورٹ جہازوں کی تعداد بھی سینکڑوں میں بلکہ ہزاروں تک ہے جو دس سال کی طویل جنگ میں مجاہدین نے نشانہ بنا کر نیچے گرا دیا ہے

افغانستان میں روسی وحشی افواج اور مسلمان جیالے مجاہدین کے درمیان حق اور باطل کی جنگ میں مجاہدین نے باطل قوت کی کمر توڑ کر کمیونزم کا جنازہ نکالا اور وہی روس جو دس سال پہلے پوری دنیا پر کمیونزم کا پلید نظام کا خواب دیکھ رہا تھا افغانستان کی سرزمین میں بکھر کر پاش پاش ہو گیا اور اب خود روس میں کمیونزم معدوم ہو گیا کمیونزم کے علمبردار جو افغانستان پر پورے آب و تاب سے داخل ہوئے تھے اور اسے پوری دنیا کو فتح کرنے کے لیے ایک گیٹ سمجھتا تھا افغان بہادر جیالے عوام نے بہادری اور جرأت کا ثبوت دیتے ہوئے پندرہ لاکھ جانوں کی قربانی دے کر نہ یہ کہ روسی جارحیت سے اپنا ملک محفوظ کر لیا بلکہ جنوبی ایشیاء اور خلیج کے دیگر ممالک کو بھی روسی جارحیت سے محفوظ بنا لیا اور یوں روس کے عزائم نقش بر آب ثابت ہوئے یہ سہرہ افغان مجاہد عوام کے سر ہے کہ انہوں نے اس وقت کے سپر اور خطرناک طاقت روس کا بے جگری سے مقابلہ کر کے ثور انقلاب کو جو افغانستان کے علاوہ اس خطہ کے تمام ممالک کے لیے سرطان کی حیثیت رکھتا تھا بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا اگر خدانخواستہ روس کو افغانستان میں شکست نہ ہوتی اور افغان عوام پندرہ لاکھ جانوں کی قربانی دے کر ان کا راستہ نہ روکتے تو اللہ جانے اس وقت روس کہاں اور کس ملک میں دھندناتا پھرتا گیارہ برس پہلے ثور انقلاب برپا کرنے والے روس نواز کمیونسٹ جو اسلام کا نام سننا گوارا نہ کرتے اور کمیونزم کے نفاذ کے علاوہ کسی اور چیز پر راضی نہ تھے اب وہی عناصر افغانستان میں اسلام کی باتیں کرنے لگے ہیں، مجاہدین کو اشرار اور باغی کہنے والے اب ان کے سامنے صلح کی بھیک مانگ رہے ہیں اور انہیں اپنے روٹھے ہوئے مجاہد کہتے ہیں ریڈیو ٹی وی اور اخبار جرائد پر جو دن رات کمیونزم کے ترانے گاتے گاتے نہیں تھکتے تھے اب اسلام اور قرآن کریم کی آیتیں پڑھنے لگے ہیں امن صلح جو ان کی نظر میں مذاق معلوم ہوتا تھا اب دن رات صلح و امن کے برائے نام گیت گا رہے ہیں تاکہ کسی نہ کسی طرح افغان مجاہد عوام کا قہر و غضب جو ان کے خلاف موجزن ہے کم کیا جا سکے اور یوں وہ ہلاکت سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن افغان مجاہد عوام افغان کٹھ پتلی انتظامیہ کو جو پوری افغان ملت، دین مذہب اور ناموس کا دشمن ہے بے گناہ نہتے افغان عوام کا قاتل ہے پندرہ لاکھ بے گناہ عوام کے خون سے ان کے ہاتھ کلائی تک رنگے ہوئے ہیں ان کی شیطانی اور پُرفریب چالوں میں آنے والے نہیں اس لیے کہ افغانی عوام کی خباثت باطنی اور شیطانی و مکروہ پھندوں سے باخبر ہیں اور ان کا موجودہ رویہ بھی صراحت سے اس بات پر گواہ ہے کہ وہ اگر افغانستان میں صلح اور جنگ بندی یا اسلام کے حق میں نعرے لگا رہے ہیں وہ صرف اور صرف عوام اور دنیا کو دھوکہ دینے کے لیے کیونکہ وہ عملی میدان میں صلح اور امن کے قاتل ہیں اور دن رات افغان بے گناہ عوام پر پہلے سے زیادہ ظلم و زیادتیاں کر رہے ہیں اسکڈ میزائل اور زہریلی گیس جیسی موذی اور خطرناک ہتھیار دھڑا دھڑ استعمال کر رہے ہیں تاکہ مجاہد مجاہد عوام کے حوصلوں کو پست کر کے انہیں افغانستان میں ایک مخلوط حکومت بنانے کے لیے آمادہ کریں لیکن اللہ تعالے کے احسان سے افغان مجاہد عوام نے کابل حکومت کی تمام تر کوششوں کو ناکام بنا کر سیاسی اور فوجی میدان میں تاریخی اور ناقابل فراموش شکست سے مواجہ کیا ہے اقوام متحدہ میں بھی ہزیمت اٹھا رہی ہے اور جنگی میدان میں بھی آئے دن مجاہدین کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست سے دوچار ہیں ٹینک توپ اور دیگر ہتھیار ان کی فوجوں سے چھین کر دوبارہ ان کے خلاف استعمال کر رہے ہیں روزانہ درجنوں اور سینکڑوں فوجی راہِ فرار اختیار کر کے مجاہدین سے آن ملتی ہیں جلال آباد کا ہوائی اڈہ عملاً برباد ہو گیا ہے اور اس پر مجاہدین کا مکمل قبضہ ہے بگرام اور قندھار کے ہوائی اڈوں پر مجاہدین کے تابڑ توڑ حملے جاری رہیں اور تباہ کن مواد کی شدید قلت ہے

شہروں کے آس پاس شاہراہیں مجاہدین کے قبضہ میں ہیں عوام تو عوام کٹھ پتلی افغان افواج بھی ایک لقمہ روٹی کے لیے ترس رہی ہیں فرار شدہ افواج کے اعتراف کے مطابق تین وقت میں ہر فوجی کو بمشکل آدھی روٹی مل جاتی ہے فوج نقل و حرکت سے یکسر محروم ہے اور مجاہدین کے حملوں کے خوف سے زیر زمین تعمیر شدہ مورچوں میں زندگی گذار رہی ہے شہریوں کو اپنے آپ کو بچانے کی خاطر یرغمال بنا رکھا ہے اور انہیں باہر آنے کی اجازت نہیں دیتے غرضیکہ کٹھ پتلی افغان حکومت مجاہدین کے زبردست گھیرے میں ہے اور دن رات ان پر کامیاب حملے جاری ہیں ایسا دن نہیں گزرتا جس میں درجنوں فوجی ہلاک اور درجنوں مجاہدین سے آن نہ ملتے ہوں چونکہ کٹھ پتلی افغان حکومت اپنی ناکامی سورج کی روشنی کی طرح واضح اور صاف دیکھ رہی ہے لہٰذا وہ بدحواسی اور جھنجھلاہٹ کے عالم میں دیوانوں کی طرح سراسیمہ ہو کر کبھی اس پر اتر آتی ہے کبھی کہتی ہے کہ افغانستان میں پاکستانی افواج مداخلت کر رہی ہے اور کبھی کہتی ہے کہ پاکستان مجاہدین کو ہتھیار فراہم کر رہا ہے حالانکہ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ہے کہ افغانستان میں مجاہدین کے علاوہ کسی اور ملک کا کوئی فوجی موجود نہیں اور دنیا یہ بھی جانتی ہے کہ روس جیسی سپر طاقت کو شکست دینے والے مجاہد عوام ایک کمزور اور عوام کی حمایت سے محروم حکومت کو گرانے کے لیے دوسرے ملکوں کی افواج کی حمایت کی کیا ضرورت رکھتی ہے جب ایک سپر طاقت کی افواج کو تن تنہا ناقابل فراموش شکست دے چکے ہیں تو ان کے ہاتھوں قائم کٹھ پتلی حکومت کو بطریقہ اولیٰ شکست دے سکتے ہیں اب یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں رہی ہے کہ افغان کٹھ پتلی حکومت نیم مردنی حالت میں موت و حیات کے آخری سانس لے رہی ہے افغان مجاہد عوام نے اس کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے اب وہ زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ ہو سکتا ہے چند دنوں کے لیے اس کی سانس باقی رہے مگر وہ وقت بھی دور نہیں کہ مستقبل قریب

(باقی صفحہ ۴۹ پر)

مفضل ربانی ایڈووکیٹ

جہادِ افغانستان اور عالمِ اسلام کی ذمہ داری

خداوندکریم کے فضل وکرم سے جہاد افغانستان فتح کی منزل کے قریب پہنچ چکا ہے۔ چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی کی کشمکش کا ایک سبز باب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور اس جہاد کے آغاز میں ایمان کا جو جذبہ کارفرما تھا ہر طلوع ہونے والا سورج اس کی شدت وحدّت میں اضافے کا باعث بنتا طلوع ہے۔

روسی سرخ ریچھ نے ہزاروں پینترے بدلے مگر مجاہدین نے جس راہ پر قدم رکھا اس پر بڑھتے ہی چلے گئے۔ کوئی مادہ پرست شاہد ان حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے ہچکچائے۔ مگر وہ اہلِ دل جو خدا کی کبریائی "علیٰ کُل شیئٍ قدیر" اور "ذوالقوۃ المتین" ہونے پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ اس جہاد میں مجاہدین نے ایمان، صبر اور استقامت جیسے ناقابل تسخیر ہتھیار استعمال کئے ہیں جن کی طاقت بلاشبہ ہر آنے والی آزمائش میں اور ہر حاصل ہونے والی فتح کے بعد بڑھتی رہی ہے۔

افغان عوام نے ایمانی اور غیر متزلزل یقین کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور عالم اسلام کی تائید وحمایت سے طویل صبر آزما۔ جان گسل اور کٹھن جدوجہد کی۔ "مگ ۲۷" اور ایس یو ۲۵" SURS جیسے برق رفتار جدید طیاروں سے گرائے جانے والے خطرناک اور زہریلی بم دیوقامت ٹینکوں، زمین سے زمین پر مار کرنے والی مختلف النوع میزائلوں، دستی اور کھلونا بموں، خودکار ہتھیاروں کے راؤنڈز اور بارودی سرنگوں کے مقابلے اسی "بنیان مرصوص" کی طرح کھڑے ہوگئے۔ پندرہ لاکھ شہداء نے قربانی دی۔ لاکھوں معذور ہوئے۔ یتیموں اور بیواؤں نے لاچاری کے باوجود حوصلہ نہ ہارا۔ کیمیائی ہتھیار اور مہلک گیس استعمال کئے گئے مگر اپنی طاقت کے بل بوتے پر مغرور روس کو نہ صرف یہ کہ ایک پل افغانستان میں چین سے بیٹھنے نہ دیا گیا۔ بلکہ اپنے ایمان کی طاقت اور عزم وحوصلہ سے ان کے جدید ترین اسلحے کو بھی ناکارہ کر کے راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔

مجاہدین افغانستان کے ان لاکھوں شہیدوں کو سلام جنہوں نے ایک سامراجی قوت سے ٹکر لے کر اس کی قومی تاریخ میں ایک سیاہ باب کا اضافہ کیا۔

اب روس نے مرگ درندے کی طرح اپنا آخری شدید ترین وار سکڈ میزائل کی صورت میں کیا ہے اور سکڈ میزائل کی تخریب اور شدید تباہ کاری سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس ہتھیار کا استعمال کابل انتظامیہ کی جانب سے پہلی بار جلال آباد کے محاذ پر ہوا اور پاکستان کی سرحدی بستیوں کو بھی اس کا نشانہ بنا دیا گیا۔ انسانی ذہن کی تخریبی صلاحیتوں نے یقیناً ایک خوفناک شاہکار تخلیق کیا ہے اور اگر بظاہر اسباب کو دیکھا جائے تو نظر یہی آتا ہے کہ مادی لحاظ سے کمزور اور نہتے لشکر کو شکست دینے کے لئے سکڈ میزائل ہی کافی ہے۔

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ حملہ آور فوج جسے اس معرکے میں ہر وقت مادی برتری حاصل رہی۔

بالآخر راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کیوں ہوگئی؟ کوئی اصل حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے روس کی شکست کی خواہ کیسی ہی توجیہات پیش کرے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ مجاہدین نے مادی کمتری کے باوجود صرف اللہ پر توکل کیا اور خدا کا وعدہ ہے کہ

"جس نے اللہ پر توکل کیا پس اسی کے لئے وہی کافی ہے۔"

اس سے پہلے روسی فوجوں نے مجاہدین کے خلاف جن ہتھیاروں کا استعمال کیا۔ وہ بھی کچھ کم ہلاکت خیز نہ تھے۔ گن شپ ہیلی کاپٹر، نیپام بم اور کلسٹر بم ان کی چند مثالیں ہیں۔ ان کے استعمال کے وقت بھی یہی کہا

جاتا تھا کہ ان کا کوئی سد باب نہیں ہو سکتا مگر آج یہ ہتھیار بے کار اور ماضی کا قصہ پارینہ بن چکے تھے مجاہدین کا وہ ہتھیار جس کے بل پر انہوں نے روز اول سے جہاد کا آغاز کیا تھا اور جس نے مہلک اور خطرناک جدید ہتھیاروں کو شکست دی تھی آج اسی آب و تاب کے ساتھ سکڈ میزائل کے خلاف بھی برسر پیکار ہے اور سکڈ میزائل بھی اپنی تمام تر ہلاکت خیزیوں کے ساتھ ناکامی سے ہمکنار ہو چکا ہے۔ انشاءاللہ۔

مغربی ذرائع ابلاغ جو کہ اس کوشش میں ہے کہ کسی طرح افغانستان میں ایک لادینی حکومت قائم ہو جائے کچھ اس طرح کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ مجاہدین کی راہ میں سکڈ میزائل حائل ہو گیا ہے۔ اور افغانستان خصوصاً جلال آباد کی فتح ناممکن نظر آتی ہے۔ میرے خیال میں جس طرح روس نے قریب المرگ درندے کی طرح آخری بھرپور حملہ کرنے کی کوشش کی ہے اسی طرح مغرب بھی قریب المرگ لومڑی کی طرح اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے پروپیگنڈے کی آخری بھرپور مہم چلا رہے ہیں۔

لہٰذا مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مغرب کا یہ تصور کہ کابل میں لادینی حکومت کا قیام اگر عمل میں آ جائے تو یہ ان کی خام خیالی ہے مغرب سے تو کیسی چیز کی توقع عبث ہے لیکن ان کے پروپیگنڈے نے ہمارے ذرائع ابلاغ اور خصوصاً اخبارات کو بھی متاثر کیا ہے۔ شعوری یا لاشعوری طور پر کچھ اس طرح کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ جدید ہتھیار اور خصوصاً سکڈ میزائل ناقابل تسخیر ہیں ہمارے مخصوص نقطہ نظر رکھنے والے صحافیوں اور دانشوروں نے اس جہاد کے حوالے سے ہمیشہ پاکستانی قوم کے اندر مایوسی پھیلانے کی کوشش کی ہے اور شائد وہ اپنی آخری مگر لاحاصل چال چلنے میں ناکام ہوں گے مخصوص عینک لگائے ہوئے یہ لوگ روسی فوجی طاقت کا اندازہ اس سے لگاتے ہیں کہ جب ۱۹۶۷، ۱۹۵۶ء میں روسی فوجیں چیکوسلواکیہ اور ہنگری میں داخل ہوئی تھی تو چند گھنٹے بعد یہ ممالک قبرستان کی طرح خاموش ہو گئے اور کسی کو بھی مزاحمت کی جرأت نہ ہوئی۔ اس مخصوص طبقے کو روسی قوت کا اندازہ تو ہے لیکن مجاہدین کی قوت ایمانی کا اندازہ نہیں جن کے دلوں میں کلمہ توحید موجزن ہے جن کے نزدیک غلامی اور ذلت کی زندگی سے شہادت کی موت بہتر ہے جو قوم بندوق کی نالی سے جنت کا دروازہ دیکھتی ہے ان پر قابو پانا کیسے ممکن ہے۔

ان کے مقابلے میں مادی دنیا کے مادی وسائل پر زندگی گزارنے اور اپنی خوشیاں صرف اسی دنیا سے وابستہ کرنے والے بھلا موت کو کیونکر گلے لگا سکتے ہیں۔

بعض حضرات جہاد افغانستان کو ویت نام کی جنگ سے مشابہ قرار دیتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ ویت نام کی جنگ میں مرنے والے افراد کل آبادی کا صرف ۲ بز تھے جب کہ افغانستان کے ۱۵ لاکھ شہداء اپنے ملک کی کل آبادی کا ۸ بز ہے ویت نام کے پناہ گزین اقوام متحدہ کے اندازے کے مطابق صرف ۷ لاکھ تھے لیکن افغانستان کے ۵۰ لاکھ افراد اپنے ملک سے بے گھر پڑے ہیں۔ تقریباً ۳ لاکھ ۸۷ ہزار مسلمان مستقل طور پر معذور ہو گئے ہیں۔ مرد آبادی کا ہر دسواں فرد شہید ہے جن میں زیادہ تر نوجوان ہیں۔

دوسری طرف روس کو بھی افغانستان میں جارحیت کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی۔ فوجی ماہرین کے اندازے کے مطابق روسی روزانہ اس جنگ میں ۵ کروڑ روپے خرچ کرتا تھا روس کے اب تک ۱۰۰ سے زیادہ جنگی جہاز تباہ ہوئے ہیں ۱۵ ہزار سے زائد روسی فوجی ہلاک ۳۰،۰۰۰ سے زیادہ زخمی اور ۲۶،۰۰۰ کابلی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں کس قدر عبرت کا مقام ہے۔

دنیا کے نقشے پر ایک خونخوار ریچھ کی مانند لیٹی ہوئی عالمی طاقت افغانستان جیسے چھوٹے ملک کے مجاہدین کے سامنے جنگ بندی کی درخواست کرے اور وہ بھی مسترد ہو جائے۔ یہ دراصل غرور و تکبر ٹوٹنے کا وہ عبرت ناک انجام ہے جس کے بعد کسی ملک کو یہ جرأت نہ ہوگی کہ وہ کسی چھوٹے یا کمزور لیکن مبنی برابادی نظریات ملک پر شب خون مارنے کی جسارت کرے۔

پچھلے دنوں ہمارے اخبارات نے یہ خبر شائع کی تھی کہ تورخم کے سرحد کے قریب سکڈ میزائل کے استعمال سے ۱۰۰ مجاہدین سرے سے غائب ۲۰۰ شہید اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ آخر نام نہاد "حقیقت پسندوں" اور "ترقی پسندوں" نے اس الف لیلوی خبر کو کسی طرح ہضم کر لیا۔ بلکہ اسے پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ حالانکہ چشم دید گواہوں جن میں راقم بھی شامل ہے کے مطابق اس میزائل سے صرف سات مجاہدین شہید اور ۱۳ زخمی ہو گئے تھے۔ د فد

کے دیگر ارکان بھی اللہ کے فضل سے زندہ اور پشاور میں موجود ہیں۔

۱۱ر اور ۱۲ر مئی کو نجیب انتظامیہ جلال آباد کے نواح میں مجاہدین کے مراکز پر کابل سے تقریباً۔ ۲ سکڈ میزائل فائر کر دیئے۔ ان میں سے ۴ میزائل ائرپورٹ کے قریب واقع حزب اسلامی کے مرکز کے قریب گرے جہاں راقم خود بھی موجود تھا لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجاہدین بحفاظت رہے۔

افغانستان کے غیور مسلمانوں نے بے سروسامانی کی حالت میں دنیا کے ایک توسیع پسند استعماری قوت روس سے ٹکر لی۔ تاریخ کی اوراق پر مجاہدین کی یہ قربانیاں خونیں الفاظ سے لکھی جائے گی۔

اب جبکہ گورباچوف نے خود کہا کہ "افغانستان ہمارے لئے ایک رستا ہوا ناسور بن چکا ہے اور برزنیف نے افغانستان میں فوج کشی کر کے عظیم غلطی کی تھی۔ لیکن افسوس کہ پاکستان میں ان کے حواری چمگادڑ کی طرح روشن سورج سے انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے افغانستان میں کہیں بھی گولی کی آواز نہیں سنی۔ یہ شتر مرغ کے رشتہ دار مدعی سست گواہ چست کا مصداق بن کر حقائق کے خلاف بولتے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ جہاں حقائق مقدس ہوتے ہیں وہاں بعض حالات میں لوگ ان کے نقوش سے انکار کرنے کے بعد اپنی خیالی دنیا" حقائق کو مقدس" بناتے ہیں۔

اے این پی کے موروثی سربراہ عبدالولی خاں نے پشاور ڈسٹرکٹ بار سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ہاتھی اور پدی (ایک چھوٹا پرندہ) کا جھگڑا اور روس کو طاقت کے ذریعے کوئی بھی شکست نہیں دے سکتا۔ حالانکہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو گرم پانی تک پہنچنے کی غرض سے افغانستان میں داخل ہونے والی روسی فوج ۹ سال بعد ۱۵ر فروری ۱۹۸۹ء کو شکست فاش کھا کر اس حالت میں دریا آمو کو واپس عبور کر گئے کہ جنرل گراموف کو پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ہمت بھی نہ ہوئی اور بکتر بند گاڑی سے اتر کر ایک منٹ سات سیکنڈ تک تنہا کھڑا خود کو اور اپنے ان رہنماؤں کو گالیاں دیتا رہا۔ جن نے افغانستان میں فوج بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ کیا جنرل گراموف کے دل میں اس وقت انسانیت سے بریز جذبات نہ اٹھے ہوں گے جب وہ ہنستے معصوم بچوں پر آگ کے گولے برسانے کے بعد اپنے بچوں کو دریا آمو کے کنارے بغلگیر کر رہا تھا اور یہی وقت تھا جب روسی انسان دشمنی کا گراف جنرل گراموف کے ہاتھوں تیزی سے نیچے گر گیا۔

اب جب کہ مجاہدین اللہ تعالےٰ کے فضل سے فتح کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان میں روسی گماشتے اس بے جا پروپیگنڈے میں مصروف ہیں کہ نجیب حکومت مسلمان ہے اور اس کے ساتھ جنگ جہاد نہیں بلکہ اپنے بھائی کو ناحق قتل کرنا ہے اور پختون کے ہاتھوں پختون مرنے کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ حالانکہ گذشتہ دس سال سے کمیونزم اور دہریت کے لئے سرگرم عمل موجودہ کٹھ پتلی افغان حکومت صریح کفر اور دہریت کی مرتکب ہو چکی ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

"اے مومنو! یہود و انصاری کو دوست نہ بناؤ اور جس کسی نے ان سے دوستی کی پس وہ ان ہی میں سے ہو گیا" اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ اور قرآن و حدیث کا برملا مذاق اڑانے والے ان عناصر نے پوری افغان قوم کو کمیونسٹ بنانے کے لئے روسی افواج کو افغانستان میں مداخلت کی دعوت دی تھی اور اب روس کے شرمناک شکست اور پسپائی کے بعد ان عناصر کے کفر و الحاد اور مظالم میں ذرا برابر فرق اور تخفیف محسوس نہیں ہوئی اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ ان سے جہاد کیا جائے اور تم جہاں کہیں بھی ان کو پاؤ قتل کریں تاکہ فتنہ باقی نہ رہے۔ دو لاکھ ۳۰ ہزار وحشی سرخ درندوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل عام کے وقت گولی کی آواز نہ سننے والے روسی گماشتے اس وقت جنگ سے انکار کرتے ہوئے حق نمک ادا کر رہے تھے اور اب خود اپنی سابقہ موقف کی نفی کرتے ہوئے اقرار کرتے ہیں کہ افغانستان میں پختون پختون کو قتل کر رہا ہے حالانکہ اسلام میں رنگ، نسل، زبان، قبیلہ اور ذات پات کی بنیاد پر کوئی تمیز نہیں۔ مسلمان ہمیشہ اپنے رب کے پیغام کو عام کرنے کے لئے دعوتی جدوجہد کرتے ہیں اور یہ جنگ نظریاتی ہوتی ہے۔ ہر دور میں اسلام کے شیدائی کفر کے علمبرداروں سے نبرد آزما رہے ہیں جس میں ایک قبیلہ اپنے قبیلے ہی کے لوگوں کے خلاف اور ایک زبان والے اسی زبان والوں کے خلاف حتیٰ کہ بھائی اپنے حقیقی بھائی کے خلاف بیوی شوہر کے خلاف اور باپ بیٹے کے خلاف بدست شمشیر ہوئے ہیں قرون اولیٰ میں امت مسلمہ کی تاریخ اسی طرح کی بے مثال واقعات سے بھری پڑی ہے کیا حضرت محمد ؐ کا چچا ابی لہب پیغام بلوی ؐ کے خلاف گلی گلی نہیں گھومتا تھا؟ کیا عشق رسول ؐ میں ابوبکر صدیق ؓ اپنے بیٹے اور ابو حذیفہ ؓ اپنے باپ کے خلاف میدان جہاد میں نہیں اترے تھے؟ کیا نبی اکرم اور خلفائے راشدین کے دور میں حرب تحریک کے

خلاف اور قریش قریش کے خلاف برسر پیکار نہیں تھے؟ افغانستان میں ۱۱ سال سے جاری جنگ دراصل دو نظریات کی جنگ ہے۔ ایک طرف اسلام کے متوالے اور داعی ہیں اور دوسری طرف کمیونزم کے پیروکار اور گماشتے پاکستان میں ایک ڈو تحصیل تک محدود قوم پرست پارٹی کے رہنما ولی خاں نے چھوٹا منہ اور بڑی بات کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر ملکی سربراہوں کے نام خطوط لکھ دیئے۔ حیرانی اور تعجب کی بات ہے کہ ولی خاں کو افغانستان میں خون ریزی کا پتہ صرف دس سال بعد کیونکر چلا۔ حالانکہ اس سے پہلے تو وہ دوسرے ہی جنگ سے انکاری تھے۔

جب افغانستان میں روسی افواج کے ہاتھوں پختون ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی بے عزتی ہو رہی تھی۔ جب پختون ماؤں کو بیوہ اور پختون بچوں کو یتیم بنایا جا رہا تھا جب ایک غیر پختون کے ہاتھوں لاکھوں پختون شہید ہو رہے تھے جب ایک عالمی غنڈہ غنڈی گردی کرتے ہوئے دندنا رہا تھا اس وقت یہ پختونوں کے حقوق کے نام نہاد چیمپئن اور اس کے حواری خوشیاں منانے اور شہنانیاں اڑانے میں مصروف تھے اور افغانوں کی مہمان نوازیاں، دینے اور خربوزے بھول کر احسان فراموش بن کر پختونوں نے نور محمد ترکئی، حفیظ اللہ امین اور ببرک کارمل سے کم نہیں ہوگا۔

اب جب کہ اسلامی ممالک کی تنظیم سعودی عرب، سوڈان، بحرین اور ملیشیا کی اسلامی حکومتوں نے افغانستان کی اسلامی عبوری کو تسلیم کیا ہے اور کئی ممالک نے تسلیم کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے پاکستان نے نوسالہ جدوجہد کے بعد فتح کے قریب آخری مراحل میں عبوری حکومت کو تسلیم کرنے کے متعلق اپنے آپ کو امریکہ کے رحم وکرم پر چھوڑا ہے حالانکہ افغانستان پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان ایک لمبی سرحد ہے پاکستان میں ۳۵ لاکھ مہاجرین آباد ہیں۔ پاکستان نے روسی جارحیت کے مقابلہ کرنے میں فضائی خلاف ورزیوں توپ اور ٹینک کے گولوں، میزائلوں اور بم دھماکوں کے نتیجے میں بے شمار قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے یہاں تک کہ سابق صدر پاکستان سمیت کئی اعلیٰ فوجی اسی مسئلے پر اپنی جانیں دیکر عالمی تاریخ میں ایک سنہری باب کا اضافہ کیا ہے اس کے برعکس سات سمندر پار امریکہ بغض معاویہ میں صرف افغانستان کا حمایتی رہا۔ اس طویل اور صبر آزما جنگ کے دوران پوری عالمی برادری نے انسانی اور اسلامی ہمدردی کی بنا پر مجاہدین کی مدد اور حمایت کی روسی فوجوں کے انخلا کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک جو کہ صرف روسی پیش قدمی اور کمیونزم کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکنا چاہتے تھے نے افغانستان کو ایک سیکولر حکومت بنانے کی کوششیں تیز کر دی اور اسلامی حکومت کو بنیاد پرست کہہ کر امریکی صدر نے افغانستان کی متفقہ اسلامی جمہوری عبوری حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ لہذا حکومت پاکستان کو امریکہ کا دامن چھوڑ کر وقت کی نزاکت کا اندازہ کرتے ہوئے اس عبوری حکومت کو بلا کسی جھجک کے فی الفور تسلیم کر لینا چاہئے اگر آزاد فلسطینی حکومت کو تسلیم کیا جا سکتا ہے تو افغان عبوری حکومت کو تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے؟ جن کے ساتھ آبادی زمین عوام اور وہ سب کچھ موجود ہیں جو کہ ایک ریاست کے لئے مطلوبہ ہو۔

سیاسی دنیا میں نابالغ اور بصیرت سے محروم راجیو بھی افغانستان میں مداخلت کے لئے پر تول رہے ہیں۔ ہندوستان کو اس معاملہ میں گورباچوف سے ضرور مشورہ کر لینا چاہئے اگر راجیو نے روس جیسے سپرپاور کی شکست سے عبرت حاصل نہ کی اور اندھا بن کر افغانستان میں مداخلت کی تو اپنے داخلی انتشار اور امن وامان کی ابتر صورتحال کی وجہ سے اپنی آزادی اور سلامتی سے یکسر محروم ہو جائے گا۔ ہندوستان کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ افغانی عوام کے جذبات سے نہ کھیلیں ورنہ پھر مگرمچھ کے آنسو روئے گا۔

افغانستان میں ایک اسلامی حکومت کے قیام سے بڑی طاقتیں خوف زدہ ہیں اور وہ ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے ایک وسیع البنیاد مخلوط حکومت کی تشکیل کا مشورہ دے رہے ہیں جن میں روس کو بلانے والے اور دس سال تک مجاہدین کے خلاف جنگ لڑنے والے روس نواز بخشی حکومت کے نمائندے، کچھ سیکولر لوگ اور روسی استعمار کے خلاف ۱۵ لاکھ جانوں کی قربانیاں دینے والے جاں فروش مجاہدین کے کچھ نمائندے بھی شامل ہوں گے لیکن ان کا یہ خواب کبھی بھی پورا نہیں ہو سکتا۔

کئی دنوں تک جلال آباد کے نواح میں گزارنے کے بعد ہمارے وفد کے مشاہدے کے مطابق جلال آباد ہر فیصلہ کن حملے میں تاخیر کی واحد وجہ یہ ہے کہ مجاہدین عام شہریوں کو دشمن کے نرغے سے نکلتے اور محفوظ مقامات تک منتقل ہونے کا زیادہ سے زیادہ موقع دینا چاہتے ہیں

لائق صد آفرین ہے مجاہدین افغانستان جو یقینی فتح کو سامنے دیکھ کر بھی آپے سے باہر نہیں ہوئے اور عام شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کا خیال کر کے سنت نبوی ﷺ کی پیروی کی۔ دوسری طرف جلال آباد کی انتظامیہ شہریوں کی نقل و حرکت پہ پابندی لگا کر انہیں یرغمال بنائے ہوئے ہیں تاکہ جلال آباد کی فتح میں زیادہ سے زیادہ تاخیر ہو۔ لیکن یہاں بھی خدا کا یہ وعدہ نجیب انتظامیہ کے آڑے آئے گا کہ

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ط

تمام حربے ناکام ہو کر اب روس کی کوشش یہ ہے کہ مجاہدین کو آپس میں دست و گریبان کر کے ان کے درمیان بے اتفاقی پیدا کرے اور اس طرح مخلوط حکومت قائم ہو جائے۔ لیکن عبوری حکومت کی کامیابی اور اس کے مقبولیت میں دن بدن اضافہ اس سازش کی ناکامی ہے۔

تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے ایک طرف اگر کچھ لوگ اس دنیا میں انبیاء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت حمزہؓ اور خالدبن ولید کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دوسری طرف آتش نمرود کو جلانے والے باطل کے علمبردار اس وقت کے عبداللہ بن اُبیؒ، میر جعفر اور میر صادق بھی ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہیں۔ مغربی ایشیا میں ۲۰۰ سال پہلے اور برصغیر پاک و ہند میں ۵۰ سال قبل لگائے گئے گمراہ کن نعرے مجاہدین کی فتح کو شکست میں بدلنے کے لئے اب افغانستان میں بھی لگائے جا رہے ہیں۔ جس کے دلیر اور جاں فروش فرزند کفر اور گمراہی کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ مذہبی منافرت اختلافات پیدا کرنے کے لئے اب افغانستان میں عوام کے جان بازوں کو وہابی کا لقب دیا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ یہ بالکل ایک نیا ہی مذہب ہے اور وہابی خوارج میں سے ہے یہ بات کہ یہ نہ کوئی نیا دین ہے نہ کوئی نیا مذہب اور نہ کوئی نئی عقیدہ اور نہ افغانستان میں کوئی وہابی موجود ہے جیسا کہ ایک مجاہد رہنما عبدالرب رسول شیاف نے کہا ہے۔ افغانستان کے مسلمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں ہم سب مسلمان ہیں اور مجاہدین میں سے

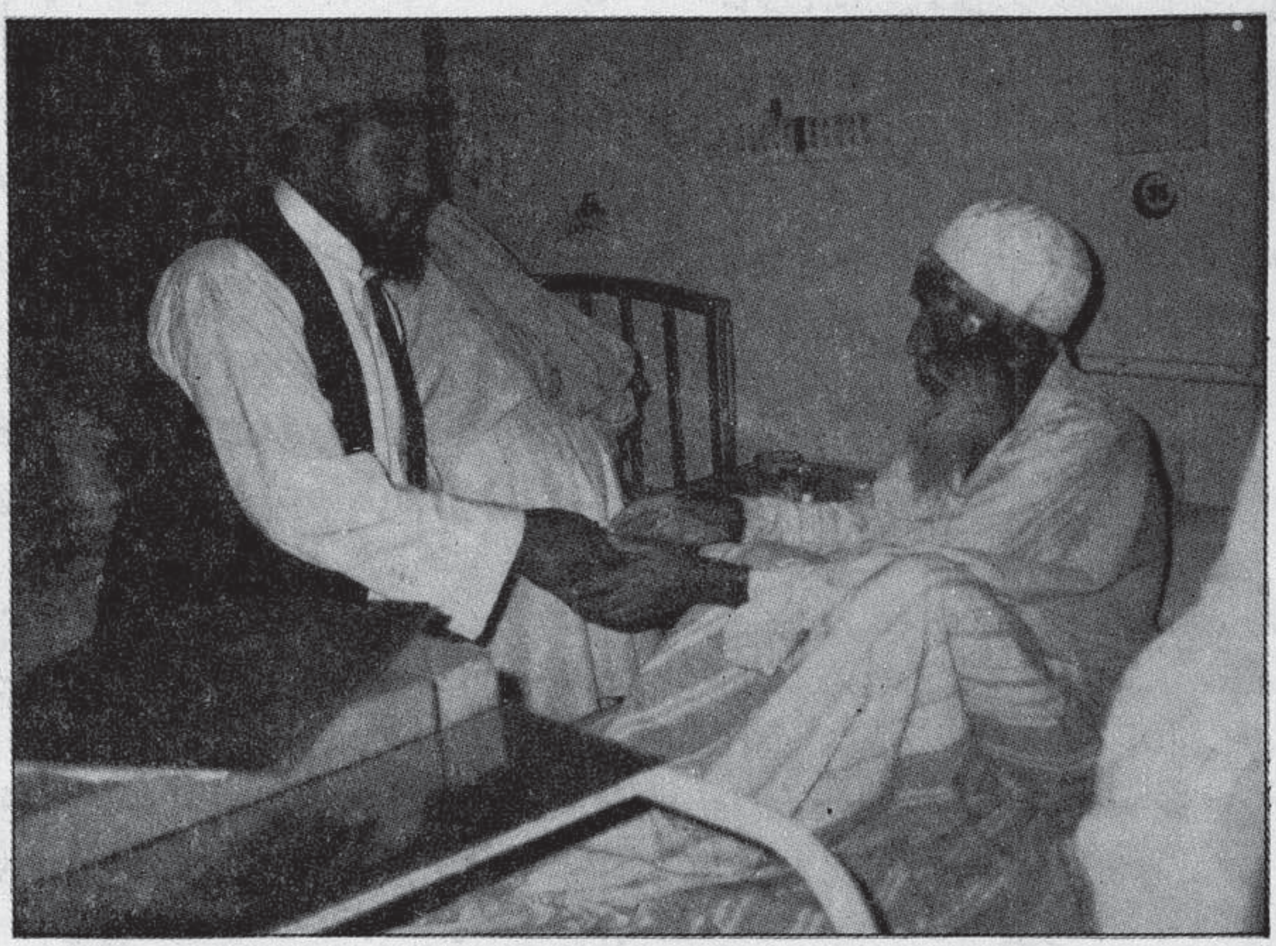

حزب اسلامی کے سیکرٹری جنرل انجنیئر عبیداللہ ایک بوڑھے زخمی کی عیادت کر رہے ہیں

کوئی بھی اپنے آپ کو وہابی نہیں کہتا ۔ ہمارا دستور کتاب اللہ اور سنتِ رسول ہے ہمارا عمل سے خواہ دشمن ہمیں کسی بھی نام سے پکارے اور کسی بھی لقب سے یاد کرے ۔ ہم پہلے بھی مسلمان تھے اور اب بھی مسلمان ہیں ۔

کٹھ پتلی افغان کمیونسٹ فوجی کی لاش

جہاد افغانستان دورِ جدید کے ان تمام مفکروں دانشوروں اور سیاسی رہنماؤں کیلئے اپنے اندر ایک سبق لیئے ہوئے ہے ۔ جو مادی مسائل اور ظاہری قوت کو سب کچھ سمجھتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ خداوند عالم کی طاقتور ہستی بھی موجود ہے ۔ آج میدان عمل میں فتح کا جھنڈا مجاہدین افغانستان کے ہاتھ میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے آج بھی اپنا وعدہ سچا کر دکھایا ۔" اور تم میدان بدر میں کمزور تھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد کی "

البتہ ہمارے ذرائع ابلاغ کے ناخداؤں کے لئے یہ ایک آزمائش ہے ۔ کہ وہ حالات کی صحیح تصویر پیش کر کے جہاد میں حصہ لیں یا بے یقینی کی کیفیت پیدا کر کے اپنے نامۂ صاحب کو داغدار کریں ان کے اس رویئے سے جہاد کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔

ہاں وہ مومنین جو جہاد کی فتح پر یقین رکھتے ہیں ۔ ان کے دلوں کی تقویت کے لئے تو انجینئر گلبدین حکمتیار کا وہ مژدۂ جانفزا کافی ہے کہ " کابل جلال آباد سے پہلے فتح ہو سکتا ہے "

آج مجاہدین کی قربانیوں کی وجہ سے افغانستان کے کئی صوبے تو مکمل آزاد ہے ۔ خوست ، قندھار ، جلال آباد اور غزنی کے علاوہ خود کابل شہر بھی مجاہدین کے محاصرے میں ہیں ۔ اور دشمن راہ فرار ڈھونڈنے میں بھی ناکام ہے رہی یہ بات کہ معرکۂ افغانستان میں کون جیت رہا ہے مجاہدین نے خالی ہاتھ اللہ پر توکل کر کے ایک سپر پاور کے خلاف چھاپہ مار جنگ شروع کی تھی اور آج افغانستان کا ۹۰٪ علاقہ ان کے کنٹرول میں ہے

چند بڑے شہروں میں محصور ہونے کا علاوہ دیگر علاقوں میں دور بین کا سہارا لیکر بھی کوئی کمیونسٹ فوجی یا روسی ایجنٹ نظر نہیں آتا البتہ آزاد علاقوں میں تباہ شدہ پوسٹوں کے اردگرد ، سڑک کے کنارے جلے ہوئے ٹینکوں کے قریب یا اِدھر اُدھر کھیتوں میں کھلے آسمان تلے ان کی لاشوں کی شرف دید بلا آسانی حاصل کیا جاسکتا ہے ۔ طورخم سے جلال آباد تک ۸۰ کلومیٹر کا فاصلہ ہے ۔ مجاہدین نے مارچ کے اوائل میں طورخم سے جلال آباد ایئرپورٹ تک روسی ایجنٹوں کا تعاقب کیا راستے میں ناکارہ ٹینکوں ، ہوائی جہازوں بکتر بند گاڑیوں اور فوجی ٹرکوں کا ملبہ پڑا ہے ۔ جو کہ کمیونزم کی شکست کی منہ بولتی ثبوت ہے ۔ کئی مقامات پر کمیونسٹ فوجوں کے لاشوں کی بُو اور تعفن کی وجہ آدمی کا دم گھٹتا ہے ۔ اور یہ تمام اشیاء اس بیسویں صدی میں ابابیل وقت کے ہاتھوں اصحاب الفیل کی رسوائی کا منظر پیش کرتا ہے

افغانستان میں مجاہدین کی فتح واضح ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی انقلاب کا سورج طلوع ہو رہا ہے یہ فتح نہ صرف افغانستان کے لئے بلکہ سارے عالم اسلام کے لئے امید کی کرن اور خوشی کی نوید ہوگی ۔ اسی کے ساتھ برما ، بھارت ، فلسطین ، کشمیر ، سری لنکا ، فلپائن اور روس کے زیر تسلط مظلوم مسلمانوں کو حرارت اور جذبہ ملے گی اور اسی طرح اسلام ایک نظریاتی تحریک بن کر تمام ادیانِ باطل پر غالب آئے گی

اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام آزاد دنیا اور بالخصوص عام اسلام افغان عوام کو ان کی مرضی کے مطابق ایک اسلامی فلاحی اور جمہوری حکومت بنانے میں بھرپور مدد کرے ۔

بقیہ :- ثور انقلاب

میں اس کی یہ آخری سانس بھی نکل کر مکمل طور پر ہلاکت کی وادی میں گر کر فناہ ہو جائے اور یوں ثور انقلاب گیارہویں سال سے آگے نہ بڑھ سکے اور آئندہ سال ثور منحوس کو دنیا کے ساز و سرور اور رباب و دے کے مکدر فضا کی جگہ اسلامی شعار اللہ اکبر اور اسلامی ترانوں سے فضا گونج اٹھے اور ہر طرف وہر سو امن و دوستی بھائی چارے اور عدل و انصاف کا دور دورہ ہو انشاء اللہ تعالیٰ

محمد مجیب الدّین ارکانی

امیر دعوت جہاد اسلامی، پشاور (انٹرویو) بمعہ سوال و جواب

س: آپ اپنا تعارف تو کرائیں؟

جواب: میں اراکان کے قصبہ "مولوی جگہ" کا ہوں۔ اور ایک سٹو سال قبل اس قریہ کو ایک مولوی صاحب بنام "انعام الدین" رحمۃ اللہ علیہ نے آباد کیا تھا۔ اس لیے اسی کی طرف منسوب ہو کر (مولوی جگہ) کا نام پڑ گیا۔) اور میرا قصبہ (گاؤں) دریائے ناف کے کنارہ پر واقع ہے۔

سوال:۔ اراکان کی مختصر تاریخ اور جغرافیائی حالات سے واقفیت کرائیں۔

جواب:۔ مستند تاریخی کتابوں اور آثار قدیمہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اسلامی جمہوریہ ارکان دنیا کے جغرافیہ میں سنہ ء سے موجود ہے اور اس کا نام پہلے سے اراکان ہی ہے۔ اور یہ انگریز کے قبضہ میں جانے کے بعد بھی اسی نام سے موسوم تھا۔ لیکن حوادثاتِ زمانہ کی وجہ سے اس خطہ زمین نے بنی آدم کے کئی خونریز کشت وخون کے معرکے دیکھے اور ایک انسان کو دوسرے انسان کا خون بہاتے ہوئے دیکھا۔

اور جنگ عظیم دوم کی مشہور عالمی جنگ اسی سرزمین میں ہی لڑی گئی۔ اور بہت سے آثار قدیمہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہاں نازیوں اور اتحادیوں کے درمیان معرکہ کشت وخون کا بازار گرم تھا۔

علاوہ ازیں اس سرزمین پر ۱۴۰۰ء سے ۱۷۸۵ء تک مسلم حکمرانوں کی اسلامی حکومت کے عدل و انصاف کا دور بھی گزرا ہے۔ اور جب ۱۹۴۷ء میں برما نے ناجائز اور طاقت کے بل بوتے پر اس پر قبضہ کیا اس وقت سے مسلمانوں پر قوم برر کی بربریت کی داستان دہرائی جا رہی ہے۔ اور ظلم کی تلوار صرف مسلمانوں کے لیے چل رہی ہے۔ کیوں کہ اگر مسلمانوں کو مہلت ملی تو ان کافروں کا ستیاناس کر دیا جائے گا۔ یہ تھے مختصر تاریخی حالات۔ اب لیجیے جغرافیائی تعارف برائے اراکان،

اراکان کرہ زمین کے اس خطے کا نام ہے۔ جو جنوب مشرقی ایشیا میں واقع ہے۔ اس کی مغربی سرحد کو (نہر ناف) یعنی دریائے ناف بنگلہ دیش سے جدا کرتا ہے۔ اور اس (دریائے ناف) کے مغرب میں چاٹگام واقع ہے۔ (جو کہ پہلے دور میں ارکان کی حکومت کا حصہ تھا۔ اور ارکان کی مشرقی سرحد کو برما سے ایک عظیم قدرتی پہاڑ بنام (ارکان یوما) الگ کرتا ہے۔ اور شمال کی طرف کوہ ہمالیہ کا غیر آباد علاقہ واقع ہے۔ اور جنوب ارکان برما کے صوبے واقع ہیں۔ جس کے قریب ہی بحرِ ہند اور مالیزیا واقع ہے۔

پس اراکان اس اسلامی مقبوضہ مملکت کا نام ہے جو واقع ہے کوہ ہمالیہ اور خلیج (ہند و بنگال) اور کوہِ ارکان یوما اور (نہر ناف) کے درمیان۔ اور

کل پانچ صوبے ہیں۔ (۱) اکیاب (۲) کیوکتھ (۳) سوکفیو (۴) ساندوی (۵) فلاحا۔

سوال :۔ آپ جہاد افغانستان میں کب شریک ہوئے

جواب :۔ میں اور طالب علم محمد سلیم (شہید افغانستان) دونوں جامعۃ دار العلوم کرانشی) حصول تعلیم کے لیے ۱۴۰۳ھ میں پڑھ رہے تھے کہ مجاہدین کا ایک کمانڈر ارسلان رحمانی صاحب آئے اور جہاد کے لیے دعوت دی۔ تو بندہ اور محمد سلیم ارکانی دونوں نے نام لکھوایا۔ محمد سلیم کو قبول کر لیا لیکن مجھے کم عمر ہونے کی وجہ سے روک دیا گیا۔ جس پر میں بہت پریشان ہوا۔ لیکن دوسرے سال ۱۴۰۴ھ کو مجھے بھی قبول کر لیا کیوں کہ اس وقت کم عمر ہونے کے باوجود جسمانی طور پر قوی ہو چکا تھا۔ ہم دونوں افغان مجاہدین کے ساتھ غزنی کے قریب کارروائی میں شریک رہے۔ ایک روز ہم رات "کوشرنہ" میں دشمن کی چھاؤنی پر حملہ کے لیے جا رہے تھے کہ دشمن نے اچانک حملہ کر دیا۔ جس میں بہت سے مجاہدین ایک ہی ساتھ شہید ہو گئے اور محمد سلیم شدید زخمی ہو گیا اس کو اونٹ کے ذریعے ہسپتال لایا جا رہا تھا کہ وہ راستے میں شہید ہو گئے۔

سوال :۔ آپ کوئی تنظیم رکھتے ہیں؟

جواب :۔ جب محمد سلیم ارکانی شہید ہو گئے تو میں نے عزم کیا کہ جہاد جاری رکھوں گا۔ اس کے لیے ہمیں منظم ہونے کی ضرورت تھی۔ اس لیے احقر نے تنظیم الدعوۃ الجہاد الاسلامی" کی بنیاد ڈال کر ارکان مجاہدین کو جہاد افغانستان کے لیے دعوت شروع کر دی۔ بحمد اللہ ابھی تین سو مجاہدین جہاد میں شریک ہو چکے ہیں اور بہت سے زخمی بھی ہوئے۔

سوال :۔ آپ کے مجاہدین کس تنظیم سے وابستہ ہیں؟

جواب :۔ دراصل ہم صرف جہاد اور تربیت جہاد کے لیے سرگرداں ہیں اس لیے ہمارے لیے جہاں بھی موقع ملے جہاد پر شریک ہوتے ہیں اور (حزب اسلامی) (الفتح) میں (۵۰) مجاہدین نے بہترین تربیت حاصل کی ہے۔ جس میں سے بعض بنگلہ دیش میں تربیت دوسروں کو دے رہے ہیں۔

سوال :۔ اراکان میں آپ کی پوزیشن کیسی ہے؟

جواب :۔ دراصل ہم اسلحہ نہیں پاتے اس لیے باقاعدہ گوریلا جنگ کی صرف پلاننگ موجود ہے لیکن عمل ابھی تک نہیں ہو سکا لیکن ہمیں حوصلہ ہے انشاء اللہ عنقریب کوئی پروگرام بنا لیں گے۔ علاوہ ازیں افغان مجاہدین کی طرف سے دیکھ رہے ہیں کہ جلد از جلد کابل پر قبضہ ہو جائے۔ ویسے اس سے چند روز قبل محترم گلبدین حکمت یار صاحب سے اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ حضرات پروگرام جاری رکھیں انشاء اللہ ہم مسئلہ افغانستان حل ہونے کے بعد ضرور تعاون کریں گے۔

سوال :۔ حکومت بنگلہ دیش کا رویہ کیسا ہے؟

جواب : اصل میں حکومت بنگلہ دیش بہت غریب ہے اس لیے وسائل سے ہمیں نہیں تعاون کر سکتا۔ الا یہ ہے کہ وہ سیاستہ" ہمیں تعاون کرتی ہے۔ انہوں نے سرحدی علاقہ میں ہمیں (معسکر) تربیت گاہیں کھولنے کی اجازت دے رکھی ہے اور یہ اس کے اپنے

معاد ہیں ہے

سوال :۔ افغان جہاد کے بارے میں ارکان کے مسلمانوں کے کیا تاثرات ہیں ؟

جواب :۔ ارکان کے مسلمانوں کے اندر بہت ہی جذبات پیدا ہوئے ہیں ۔ اور اس جہاد سے ہمیں سبق ملا ہے کہ اگر روس کو مجاہدین شکست دے سکتے ہیں تو ہم کیوں (سوشلسٹ بدمعاش جو کہ روایتی بزدل ہوتے ہیں) کو شکست نہیں دے سکتے ۔ اور ارکانی مسلمان تو روایتی جنگ جو بہادر واقع ہوئے ہیں اور ویسے بھی ہم نے اس سے قبل برما کے فوج کو متعدد جنگ میں شکست دی ہے ۔ لیکن وہاں جہاد کو تسلسل کے ساتھ جاری نہ رکھ سکا تھا ۔ اس سے منطقی نتیجہ حاصل نہ ہوا ۔ لیکن ضرور ہوگا ۔ ہم حوصلہ مند ہیں اور ہم ضرور دوبارہ اراکان پہ انشاءاللہ اسلامی حکومت کا قیام کریں گے ۔

سوال :۔ اراکان کے مسلمانوں کے دینی رجحانات کیسے ہیں ؟

جواب :۔ اراکانی مسلمان صحیح مسلمان ہیں اور شاید دنیا میں یہ ایک علاقہ ہے جہاں کوئی فرقہ بازی نہیں ۔ سب اسلام پر قائم ہیں ۔ اور امام ابو حنیفہ کے دینی و شرعی اجتہاد پر عمل کرتے ہیں اور انہیں ایک عظیم اسلامی فقیہہ و مجتہد کی نظر سے دیکھتے ہیں ۔ اور سب کے سب اہل سنت ہیں ۔ ہر بدعات سے اجتناب کرتے ہی ہیں ۔ اور ان کی ثقافت بھی اسلامی ثقافت ہے ۔ لادینی و مغربی ثقافت سے بہت ہی نفرت کرتے ہیں ۔

سوال :۔ اراکان کے اندر اسلامی لٹریچروں کو کوئی مقام ہے ؟

جواب :۔ برما کی غاصب حکومت ہر قسم کی دینی رسالے کے داخلہ کو ارکان میں منع کر دی ہے اور سوائے قرآن پاک کے کوئی لٹریچر (دینی مدارس وغیرہ کے علاوہ) نہیں پایا جاتا ۔ کوئی لائبریری موجود نہیں اگر حکومت کو پتہ چلے کہ فلاں کے پاس ایسی کتاب وغیرہ ہیں تو انہیں بہت اذیت دے کر شہید کر دیتے ہیں ۔

سوال :۔ اقتصادی حالات کیسے ہیں ؟

جواب :۔ اراکان اپنی زرخیزی کی وجہ سے اقتصادی میدان میں اپنے ہمسایہ ممالک میں بہت آگے ہے اور ضرب المثل بن چکا ہے ۔ لیکن مسلمان اس سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے ۔ اس لئے کہ حکومت غاصب برما ایسی (ٹیکس قوانین) بنا رکھے ہیں کہ سارے پیداوار کی دو تہائی اس کو دینا پڑتا ہے اس سے اندازہ لگا لیں ! اور ارکان میں قومی غذا چاول ہے ۔ اور اس کی زراعت بہت زیادہ ہے ۔ اور یہ ایک زراعتی مملکت ہے ۔ علاوہ ازیں بجلی اور سوئی گیس اور تیل وغیرہ کے ذخائر بھی موجود ہیں ۔ لیکن حکومت برما نے وہاں اپنا پہرہ لگا رکھا ہے تاکہ مسلمان اس سے استفادہ حاصل نہ کر سکیں ۔ اور بڑے بڑے پہاڑوں میں بہترین درخت (ساگوان) پایا جاتا ہے ۔ جس سے خوبصورت عمارتیں بنتی ہیں حکومت برما ارکان سے یہ تمام چیزیں زبردستی حاصل کر کے دیگر ممالک میں برآمد کر کے کافی مقدار میں زرمبادلہ حاصل کرتی ہے ۔

سوال : دعوۃ الجہاد الاسلامی کے آزادی ارکان کے لیے

کیا پروگرام ہے؟

جواب: دعوت کے پاس افغانستان سے تربیت یافتہ گوریلا مجاہدین بنگلہ دیش میں خفیہ تربیت گاہ میں شب و روز کام میں مصروف ہیں اور بہترین خفیہ پلان رکھتی ہے لیکن اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مادی وسائل کی اشد ضرورت ہے ورنہ ہمیں بہت ہی دشواریاں درپیش ہوں گی۔ امید ہے کہ افغان ملت آزادی کے بعد ملت اراکان کو تعاون کریں گے۔

کیوں کہ اگر ملت کفار ایک دوسرے کو ہمدردی اور انسانی حقوق کی بنیاد پر تعاون کر سکتے ہیں تو مسلمان کیوں بین الاقوامی سرحدوں کی صورت میں سازشی حصار میں بند رہے؟ اور کیوں سلامتی حکومت کے اتباع کریں؟ حالانکہ یہ سلامتی کونسل نہیں رشرا لکی کونسل ہوتا ہے)

آخر میں میں برادرم محترم جناب قلب الدین حکمتیار صاحب کو اسی طرح سارے قاعدوں کو اپنے مناصب میں فائز ہونے پر ملت اراکان کی طرف سے اور خود میری طرف سے ایک ادنیٰ اسلامی سپاہی کی حیثیت میں تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور آپ کا بھی بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ والسلام

اراکان میں مسلمانوں کے خلاف برمی فوج کی مسلح کارروائیاں

مسلح کارروائیوں کے نام		متاثرہ علاقہ		سنہ
۱- برما ٹیوریل فورس آپریشن		شمالی اراکان		۱۹۴۸ء
۲- کمبائنڈ امیگریشن اینڈ آرمی آپریشن		" "		۱۹۵۵ء
۳- یونین ملٹری پولیس U.M.P	"	" "		۱۹۵۵-۵۹ء
۴- کیپٹن ہٹن کیاؤ	"	مشرقی پاکستان سے متصل سرحدی علاقے		۱۹۵۹ء
۵- شوئے کئی	"	پورا اراکان		۱۹۶۶ء
۶- سئی کمان	"	" "		۱۹۶۶ء
۷- نگاز نگا	"	" "		۱۹۶۷-۸ء
۸- میجر اونگ تھان	"	بنگلہ دیش سے متصل سرحدی علاقے		۱۹۷۳ء
۹- سابے	"	پورا اراکان		۱۹۷۴ء
۱۰- ناگامن	"	" "		۱۹۷۹ء
۱۱- گے لون	"	" " ۹		" "

جنوب

مشرقی آشیا کے مقبوضہ اسلامی ریاست اراکان خلیج بنگال کے مشرقی ساحل پر جنوباً و شمالاً واقع ہے۔ دوار کان یوسا، تاجی کوہ ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ اراکان کو برما کے علاقوں سے جدا کرتا ہے اور یہی اراکان یوما، اراکان کی مشرقی سرحد ہے خلیج بنگال اور نہر ناف اس کی مغربی سرحد ہے۔ ،،نہر ناف،، ہی اراکان کو بنگلہ دیش سے الگ کرتی ہے اراکان کے جنوب میں برما کے شہر بسین کا علاقہ ہے اور شمال میں کوہ ہمالیہ کا غیر آباد پہاڑی سلسلہ ہے جس میں برما کا صوبہ ،،چھن،، واقع ہے

اراکان کا رقبہ بشمول دریا اور جنگلات کے ۱۴۹۱۴ مربع میل ہے اور چار ملیون مسلمان اراکان میں بستے ہیں۔ اکیاب اراکان کے دارالحکومت ہے، اراکان میں کل پانچ صوبے ہیں (۱) اکیاب (۲) بوکیسو (۳) کیوکٹو (۴) سانڈوے (۵) تلاوا۔ آخر الذکر صوبے پہاڑی اور گھنے جنگلی علاقے ہیں۔ جہاں زیادہ تر پہاڑی غیر مہذب لوگ ،،مرونگ

قوم ،، بستے ہیں

تقریباً سارے مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ اسلام برما اور ارکان میں سنہ ۸۰۰ء میں پہنچا ہے

عرب و فارس کے مسلمان مبلغین وہاں آتے گئے اور ان کی خوش طبعی و ملنساری دلیری وغیرہ کی خوبیوں کی وجہ سے ان کی خوب پذیرائی ہوئی بہت جلد مقامی آبادی میں گھل مل گئے اور شادی بیاہ سے ایک نئی نسل کا اضافہ ہوا۔ شاہ شجاع اپنے بھائی اورنگ زیب عالمگیر کے خوف سے فرار ہو کر ارکان پہنچے۔ ان کے حمایتی اور اعوان و انصار کی اولاد اینک کمان یا کمانچی کے نام سے معروف ہے پھر غوریوں کے ارکان پر فوج کشی کی ان کے بہت سے سپاہی ارکان میں بس گئے مسلمان رفتہ رفتہ ترقی کر گئے اور ارکان کی اقتصادی اور دفاعی تعمیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے لگے یہاں تک وہ دور آیا جبکہ ارکان پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو گئی جو سنہ ۱۴۳۰ء سے سنہ ۱۷۸۵ء تک مسلسل قائم رہی

چنانچہ کلمہ شاہ، سلیمان شاہ، سکندر شاہ وغیرہ اس اسلامی عہد کے مسلم حکمران گذرے ہیں اور دولت قاضی، مار دان وغیرہ شرعی عدالت پر فائز رہنے والے شرعی قاضی تھے

برطانوی سامراج نے ارکان پر اپنا اقتدار جمانے کیلئے تین جنگیں لڑیں ان جنگوں میں چونکہ مسلمان پیش پیش تھے اور تین مراحل یعنی سنہ ۱۸۲۴ء، سنہ ۱۸۵۲ء، سنہ ۱۸۵۵ء میں پورے ارکان و برما پر قبضہ کیا۔ اس لیے انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں سے انتقام لینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور ہر سطح پر مسلمانوں سے بدھسٹوں کو فوقیت دی جانے لگی۔ اور ایک دوسرے کے خلاف ابھارتے لگے۔ اس کے علاوہ انگریزوں کا جو قدیم اصول ہے۔ "DIVIOANDRULE" "تفرقہ ڈالو اور حکومت کرو" کو یہاں بھی اپنایا چنانچہ مسلمانوں اور بدھسٹوں کے درمیان ۱۹۴۲ء میں ایک خونریز کشت و خون ہوئی جس میں اسی ہزار بے گناہ مسلمان شہید ہو گئے اور بہت سے زخمی ہو گئے۔

سمندر میں بہتی تھیں لاشیں ہماری
درندوں نے کھائی تھیں لاشیں ہماری
نہ رحم آیا ان وحشیوں کو ذرا بھی
ہمارے نہ کام آئی آہ و بکا بھی۔

سنہ ۱۹۴۸ء میں برما کو برطانوی سامراج سے آزادی حاصل ہوئی بدھوں نے مسلمانوں کو سبز باغ دکھا کر دھوکہ دیا کہ ہم اور تم ایک ہی قوم اور ایک ہی وطن کے باشندے ہیں مشترکہ کوششوں سے ہم نے آزادی حاصل کی اس لیے تمہیں الگ نمائندگی اور امتیازی حیثیت کی ضرورت نہیں تم تو ہمارے اندر موجود ہو اس طرح بدھسٹوں نے پانچ ستاروں پر مشتمل اپنا قومی پرچم بنا لیا جو برما کی پانچ قوموں کی طرف اشارہ ہے یعنی (۱) شان (۲) کرین (۳) کچھن (۴) کایا، بیچ میں ایک بڑا ستارہ ہے جو ان سب میں بالادست برمی بدھسٹ قوم کی طرف اشارہ ہے پس مسلمانوں کو سازش کے تحت ارکان سے محروم کر دیا اور برما کے صوبوں میں ارکان کو بھی ناجائز و غیر قانونی سے شامل کر لیا۔ اس سیاسی غلطی اور مسلمانوں کے لیڈروں کی بے حسی کی وجہ سے اب تک ارکان پر ناجائز قبضہ ہے اور اس میں مسلمانوں کی واضح اکثریت کے باوجود انسانی بنیادی سہولیات سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سطح پر یعنی سیاسی سماجی، معاشی و معاشرتی اور اقتصادی طور پر بالکل ہی مفلوج کر دئے گئے ہیں غاصب حکومت مسلم عورتوں کو اغوا کرتی رہتی ہے جس کی وجہ سے مسلمان اپنے دین و عزت کی حفاظت کے لیے مختلف اسلامی ممالک کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہیں چنانچہ ماضی قریب میں ۱۹۷۹ء کو ان نہتے اور بے بس مسلمانوں کو پڑوسی ملک بنگلہ دیش میں دھکیل دیا تھا جہاں مختلف بیماریوں میں لاحق ہو کر ہزاروں مہاجرین شہید ہو گئے بعد میں ایک غلط معاہدہ کے تحت حکومت بنگلہ دیش نے ان مظلوم مسلمانوں کو برما کے حوالہ کر دیا۔

بنیادی ضروریات سے محروم یہ قافلہ انسانیت آج ایک دفعہ پھر دنیائے انسانیت اور آپ کی خصوصی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے امید ہے کہ اس ظلم و ناانصافی کے خلاف بنائی جانے والی پارٹی مضبوط سے مضبوط تر کریں گے "دعوۃ الجہاد الاسلامی" ارکان کی جڑ کو مضبوط سے مضبوط بنائیں گے۔

روسی فوجی جتھ کو مجاہدین نے خونریز جنگ کے بعد گرفتار کر لیا۔

تحریر: سمیع اللہ

محاصرہ جلال آباد کی تازہ ترین صورت حال

جراتوں، ہزیموں اور شہادتوں کی جلو میں پروان چڑھنے والی جہاد افغانستان نے جلال آباد شہر کا گھیرا تنگ کر دیا ہے۔ مجاہدین نے جلال آباد کے شمال میں باز ررک کے بعد سب ڈویژن فینوہ، گمبیری ڈرگ، اسلامہ درہ، کشمون، عبدالخلیل سے ہوتے ہوئے کامیابی کے ساتھ بے مسو دپل پر پہنچ گئے ہیں دوسری طرف جلال آباد کے جنوب میں گذشتہ روز ثمر خیل کو عبور کر کے ایئر پورٹ کو ناقابل استعمال بنا دیا ہے جبکہ جنوب مغرب میں چپر ہار کو روندتے ہوئے خوش گنبد پر قبضہ کر لیا ہے چند دِن پہلے مجاہدین نے خوش گبند سے آگے بڑھکر شہر کے جنوبی دروازے پر قائم ۸۱ ویں بریگیڈ کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ نجیب انتظامیہ کا سارا زور جلال آباد پر مرکوز ہو چکا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ مجاہدین کے دلولوں اور حوصلوں کے آگے گمدڑوں کے مصنوعی جوش و خروش مانند پڑ گیا ہے اب حکومت کا تمام تر قوت کا ۵، فی صد حصہ ۸۱ ویں بریگیڈ پر مرکوز ہو چکا ہے ان میں روس میں تربیت شدہ ڈھائی ہزار کی کمانڈوز بھی شامل ہیں۔ ان سے پہلے ۱۱ ویں بریگیڈ کی تباہی ثمر خیل میں اختتام کو پہنچی تو حکومت نے ۸۱ ویں بریگیڈ کو مضبوط کر کے دفاعی دروازہ بنا لیا ہے

۸۱ ویں بریگیڈ کو براہ راست کابل جی ایچ کیو اور دارلامان سے ہدایات موصول ہو رہی ہیں۔ جدید ترین جنگی ٹیکنالوجی سے لیس یہ کمانڈوز آرمی مجاہدین کے گھیرے میں آپھنسے ہیں۔ جوزجانی ملشیا کے بھیس میں روس آرمی مجاہدین کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ لیکن پران کے کامیابی کی کوئی امید نہیں رہا۔

ادھر ۱۰ رمئی کو مجاہدین کی مشترکہ ملٹری کمیٹی کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں ایک پلان تیار کر لیا ہے۔ جس کے تحت مجاہدین نے حملہ آور ہو کر ۸۱ ویں بریگیڈ کے اردگرد راہوں اور اہم مقامات پر قائم کردہ مضبوط ۲۵ چوکیاں جو مجاہدین کے راہوں میں بڑی رکاوٹ سمجھی جاتی تھیں پر یلغار کر کے پچیس کے پچیس چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان چوکیوں کی اِک خصوصیت یہ بھی تھی کہ یہ کور ہیڈ کوارٹر پر قائم کردہ چوکیاں تھے ان چوکیوں میں ۶۵ سے زائد کمیونسٹ فوج کے لاشیں ادھر ادھر بکھرتی پڑیں ہیں۔ ان چوکیوں کے قبضہ سے مجاہدین کے یہاں یہ آمدورفت آزادانہ ہوگئی ہیں اور اس آزادی کے بدولت اس کامیابی کے چند دن بعد ہی اور عید سے ایک ہفتہ قبل مجاہدین نے ۸۱ ویں بریگیڈ کے ہیڈ کوارٹر پر متعین کئی اہم فوجی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسی چوکیوں کے قبضہ سے ۸۱ ویں بریگیڈ مکمل طور پر مجاہدین کے محاصرے میں آچکا ہے یوں جلال آباد شہر کے کیمونسٹو کو "بچانے والے" آخری امید بھی خطرناک محاصرے میں گیر چکا ہے اور انشاء اللہ جلد ہی اس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اب مجاہدین بریگیڈ مجاہدین سے رائفل کی گولی کے مسافت پر واقع ہو چکا ہے اسی محاصرے میں مشہور ۱۹ سالہ کم عمر بے خوف کمانڈر برادر شین گل بھی شہید ہو گیا ہے جو عید سے صرف ایک دن قبل شہید ہو کر مٹہ مغل خیل کیمپ نمبرہ میں واقع مجاہد قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔

کمیونیسٹوں کی آخری امید ۸۱ ویں بریگیڈ پر حکومت کی تمام توجہ مرکوز ہو چکی ہیں۔ مجاہدین کی ساری عسکری طاقت شہر کے اندر قائم اور باہر دفاع پر متعین کور ہیڈ کوارٹر پر مجتمع ہو چکی ہیں۔

مجاہدین کے امداد کے لئے تازہ دم نئے مجاہدین دستے پہنچ چکے ہیں۔ جنہوں نے ۸۱ ویں بریگیڈ کا محاصرہ ڈال رکھا ہے ان نئے دستوں کی قیادت شمالی اور جنوبی محاذ پر حزبِ اسلامی افغانستان کے مشہور سینئر مجاہد کمانڈر "فضل حق عرب مجاہد خالقیار صاحب" کر رہے ہیں۔ اور بھرپور حملے

کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

اب مجاہدین نے اپنا نیا ہدف ۸۱ دیں بریگیڈ ہیڈکوارٹر چن لیا ہے۔ ان سے پہلے مجاہدین کا دباؤ ائیر پورٹ پر تھا لیکن بارودی سرنگوں کی بہتات اور شدید ترین تباہ کن بمباریوں کی وجہ سے مجاہدین کے آگے بے شمار مسائل اور رکاوٹیں کھڑی تھیں۔ مجاہدین نے اگرچہ ائیرپورٹ کو استعمال کے قابل نہیں بنایا اور ائیرپورٹ کو ساکت وجامد کردیا ہے لیکن پھر بھی ابھی تک اس پر قبضہ نہیں کر پائے ہیں۔ چنانچہ مشترکہ مجاہدین ملٹری کمیٹی نے پروگرام کو تبدیل کر کے ائیرپورٹ پر دباؤ برقرار رکھتے ہوئے دوسری طرف ۸۱ دیں بریگیڈ کو نشانہ بنایا۔ پلان کے ابتدائی مرحلے میں اردگرد قائم چوکیوں کا صفایا کردیا گیا اور اب چیرہار اور جنوبی شہر کے درمیان واقع ۸۱ دیں بریگیڈ ہیڈکوارٹر کو محاصرے میں لے لیا ہے۔ ائیرپورٹ کے نسبت یہاں پر بارودی سرنگیں کم ہیں اور اب مجاہدین اتنی فاصلے پر پہنچ چکے ہیں کہ نہ دشمن کی توپ یا میزائل کا برآمد ہو سکتا ہے اور نہ ہی بمباری کرنے کا رسک لے سکتے ہیں کہ نہ دشمن کی کے صورت میں کیمونیسٹوں اور مجاہدین کے مورچوں کی تمیز مشکل بلکہ نا ممکن ہے ائیرپورٹ پر مجاہدین کے مورچے بمباری کے زد میں آسکتے تھے لیکن یہاں پر بمباری کے صورت میں دشمن کو اپنے ملحدین سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے

مجاہدین کے منظم اور جنگی قابلیت وصلاحیت کی بدولت ماشاءاللہ ہر منصوبہ کامیاب ہوتا جا رہا ہے۔ چند روز پیشتر مجاہدین نے تربیت شدہ پروگرام کے مطابق جلال آباد کے مرکزی ریڈیو سٹیشن پہ حملہ کر کے بری طرح تباہ کر ڈالہ ہے۔

جس کی بدولت دشمن کے طیارے زمینی راہنمائی سے محروم ہو چکے ہیں۔ اور دشمن کے طیاروں نے اس کے بعد کئی بار اپنی ہی دستوں پہ بمباری کردی ہیں۔ جس میں ۸۱ دیں بریگیڈ کے دستے بھی شامل ہے۔ جس کے کئی روز بعد ۲۲ مسلح فوجی بھاگ کر مجاہدین سے آکر مل گئے ہیں۔

مجاہدین کے تربیت شدہ پروگرام کے مطابق مجاہدین نے اپنا ایک اور جنگی مرکز "پڑھ" کے علاقے میں قائم کر لیا ہے جو مارو (پرانا نام ظفر غنڈ) سے آگے واقع ہے۔ اس مرکز میں ۸۱ دیں بریگیڈ کے تباہی کے لیے حملوں کی نگرانی ہو رہی ہے۔

مجاہدین اب اس پوزیشن میں ہیں کہ کور ہیڈکوارٹر ۸۱ دیں بریگیڈ کے حفاظت پر متعین پوسٹوں کی وائرلیس پیغامات پکڑ سکتے ہیں اور یہ سلسلہ

مجاہدین ایک روسی ٹینک پر قبضہ کرنے کے بعد فتح کا نشان بنا رہے ہیں۔

تسلسل سے جاری ہیں۔ جس میں کئی بار یہ پیغامات کابل وارلامان سے چیف آف آرمی سٹاف آصف دلاور اور وزیر دفاع کے طرف سے موصول ہو رہے ہیں کہ وہ بھاگ کر واسے سپاہیوں کو رشوت کرلیا کرو۔ تاکہ بھگوڑے نہ ہو جائے اور آخری دم تک لڑنے پر مجبور ہو جائے۔

چیرہار کی فتح نے مجاہدین اسلام کے لئے بڑی سہولیات فراہم کی ہے ۸۱ ویں بریگیڈ کے محاصرے میں غازیوں کو رسد کے تمام راہیں آسان اور صاف ہو چکی ہیں۔ مجاہدین کے اگلے قطاریں ۸۱ ویں بریگیڈ کے بلکل سامنے اور قریب ہے۔ وہاں کے مجاہدین خوش ہیں۔ کیونکہ ان مجاہدین کے مطابق نہ تو طیارے بمباری کر سکتے ہیں اور نہ توپیں گولہ باری کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ آرمی کے طرف سے کوئی بھی نقل وحرکت مجاہدین کو متوجہ کر کے کیونسٹوں کے لیے خطرہ بن جاتی ہیں۔

مجاہدین کے مطابق ائیر پورٹ پر بارودی سرنگوں اور بمباریوں سے متعدد پھول شہید ہو چکے ہیں۔ اگر جھادی گلستان سے ائیر پورٹ کے بہ نسبت آدھے پھول بھی شھادت یا زخم دینگے تو انشاءاللہ ۸۱ ویں بریگیڈ پر قبضہ کرلیا جائے گا۔

وفاع جلال آباد کے لئے جو جوش وخروش کا اظہار کرنے والے کیمونسٹ اب بری طرح خوفزدہ اور بدحواس ہو چکے ہیں۔ بھاگنے والوں اور مجاہدین سے ملنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر شہر میں نئی قانون رائج کیا گیا ہے جس میں بلا اجازت گھروں کی تلاشی، پکڑ دھکڑ اور مسلسل کرفیو کا نفاذ شامل ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے بچوں کو اور بوڑھے بزرگوں کو زبردستی محاذ پر بھیجا جا رہا ہے۔ تسلیم شدہ اور قیدیوں سپاہیوں میں تمام تر بچے ہیں۔ ابھی ان کے کھیلنے کودنے کے دن ہیں لیکن ظالموں نے انھیں ظالمانہ جنگ کے دوزخ میں دھکیل دیئے ہیں۔ مجاہدین ہوائی اڈے پر دباؤ برقرار رکھتے ہوئے ۸۱ ویں بریگیڈ پر فیصلہ کن وار کرنے کے تیاریوں میں مصروف ہیں۔

چند دن پہلے شاید قارئین ہجرت نے بھی سنی ہو گی کہ نجیب نے مجاہدین کو پیش کش کی تھی کہ فوج نکالنے کے لیے مجاہدین راستہ دیں۔ اور مجاہدین کا اس بارے میں کہنا ہے کہ کیمونسٹوں پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کئی بار انھوں نے یہ چالیں چلی تھے یہ بھی ایک چال ہو سکتی ہے۔ فوجوں کے لئے بھیجے جانے والی گاڑیوں میں اسلحہ اور ایمونیشن بھی ہو سکتا ہے جو ہمارے پروگرام میں تاخیر کے سبب بن سکتا ہے۔ پروان میں ایک ایسے ہی کنواتے میں گندم کے بوریوں میں سکڈ میزائل چھپائے گئے تھے جو مجاہدین نے برآمد کر لئے تھے۔"

مجاہدین کا یہ بھی کہنا ہے کہ "یہ ملحدین ومرتدین جلال آباد سے زندہ نکل کر کابل میں ہمارے خلاف صف آرا ہوئے کیونکہ نہ اس کا ابھی سے کچھ فیصلہ کرلیا جائے"۔

مجاہدین نے جہاں جہاں گھیرے تنگ کر لئے ہیں ان میں سے کسی کے بھی فتح سے شہر کے دروازے کھل جائیں گے۔ کیمونسٹوں کو امداد ورسد پہنچانے کے تمام ذرائع مسدود ہو چکے ہیں۔ مغرب میں دورنٹہ ڈیم، شمال میں بے بہسود کے پل، شمال مشرق میں ہوائی اڈے اور جنوبی محاذ پر خوش گنبد اور چیرہار کے علاقوں سے آگے بڑھ کر شہر کے سب سے مضبوط حصار ۸۱ ویں بریگیڈ کو محاصرے میں لے لیا ہے بہت نزدیک سے آمنے سامنے مجاہدین نے مورچے ڈال رکھے ہیں۔ لہذا آنے والے عشرہ میں اس جنگ کے اہم اور انشاءاللہ بہتر نتائج زخمیوں اور شہیدوں کے چمکتے مہکتے لہو کے جلو سے برآمد ہوئے۔ انشاء اللہ آخری فتح حق کی ہو گی۔ جلال آباد کی سقوط نزدیک تر آرہی ہیں کابل وژیم کی اقتدار بچانے کی خاطر روسی اشاروں پر اندرا کے حرامزدے کی حکومت بھارت نے اپنی کمانڈوز آرمی افغانستان بھیج دیئے ہیں۔ نئی دہلی سے ایجنسی فرانس پریس نے خبر دی ہے کہ میجر جنرل سورن سنگھ کی قیادت میں ۱۲ ۶ چھ سو بارہ بھارتی فوج پہلے افغانستان بھیج دی گئی۔ جلال آباد پر روسی اور بھارتی پائیلٹوں کی بمباری بھی سب کو معلوم ہے ایجنسی فرانس پریس کے مطابق مزید فوجیں افغانستان بھیجنے کے لیے بھارتی چھاتہ بردار فوجیں اور انجنیئرنگ یونٹ یکایل روانگی کے لئے منتظر اور تیار ہیں۔

بھارتی بریگیڈ ۵۰ کے تین ہزار چھاتہ بردار فوجی، ۱۱۴ ویں انجنیئرنگ کمپنی کے سپاہیوں کے ساتھ افغانستان بھیجے جا رہے ہیں اس سلسلے میں فوجی افسروں اور سپاہیوں کی چھٹیاں منسوخ کردی گئی ہیں دہلی میں تارہ کھیپ بھیجنے کا فیصلہ راجیو گاندی سے افغان وزیر خارجہ عبدالوکیل اور پاکستان کے رکن قومی اسمبلی خان عبدالولی خان کی ملاقات کے بعد کیا گیا ہے لیکن مجاہدین کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کیونکہ سومنات کے بھگوڑے، بچاریوں اور پانی پت کے شکست خوردہ گیدڑوں سے اللہ کے شیر کا کوئی خوف نہیں۔ غزنوی اور ابدالی کا قوم اب بھی اس پوزیشن میں ہیں کہ ایک بار پھر سومنات اور پانی پت کا تاریخ دہرادیں۔

ڈاکٹر میاں اکبر شاہ مٹہ

خونریزی تب رُکے گی جب نجیب انتظامیہ ہتھیار ڈال دیگی

روس جیسے خونی عفریت کو ذلیل ترین شکست سے دوچار کرنے والے ایمانی قوت سے مسلح افغان مجاہدین کو عالمی اسلامی سطح پر جو خراج تحسین پیش کی جا رہی ہیں۔ ان سے بھی ملحدین کے پاؤں اکھڑنے لگیں ہیں اور ان کے ایجنٹوں کے واویلا میں اب چیخ و پکار اور جھنجلاہٹ و لوکھلاہٹ صاف نمایاں ہو چکا ہیں۔

اب چونکہ مجاہدین کابل کے دروازے پر فتح کی دستک دے رہے ہیں، افغان مجاہدین عالم اسلام کی اب نئی قوت سے ابھر رہے ہیں نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے اس خطے میں روس اور بھارت کی بالادستی ختم ہو رہی ہے اور انشاء اللہ امریکہ کی بھی من مانی نہیں رہے۔ یہ جہاد نظریے کی جنگ ہے یہ جنگ روسی فوجوں پر محیط نہیں بلکہ ملحد نظریے پر محیط ہے اس کی تضاد اسلامی انقلاب ہے جو انشاء اللہ پندرہ لاکھ شہیدوں کے لہو کا ثمر ہوگا۔ انشاء اللہ تھوڑے عرصے میں اسلامی رہنماؤں کے ساتھ مجاہدین کابل میں داخل ہوں گے۔ افغانستان میں تین طاقتیں شکست کھا چکی ہیں چوتھی طاقت روس تھی جس نے بھی بری طرح شکست کھائی انشاء اللہ جو بھی مزید طاقت آگے بڑھے گی افغان مجاہدین ان کے پاؤں توڑ کر ان کی ذلالت میں اضافہ کریں گے

عبوری افغان حکومت کے وزیر خارجہ جب سعودی عرب میں منعقدہ اسلامی کانفرنس میں افغانستان کی خالی نشست پر کرتے گئے۔ جب اسلامی جمہوریہ افغانستان کے وزیر خارجہ جناب انجینئر گلبدین حکمت یار کو اپنی نشست سنبھالنے کو کہا گیا تو پورا نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی صداؤں سے گونج اٹھا. عالم اسلام کے راہنماؤں نے عقیدۃً ا کروں گا۔ زبردست استقبال کیا اور جوش و خروش سے نعرے لگائے ہی عالم اسلام کے مجاہدین سے محبت کی نشانی ہیں۔

سعودی عرب سے واپسی پر وزیر خارجہ گلبدین حکمت یار نے کہا اسلام آباد ائیرپورٹ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ نجیب انتظامیہ ہتھیار ڈال دیں تاکہ مزید خونریزی کو روکا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمیونسٹوں کی غلط پالیسیوں سے تیرہ لاکھ افغان مجاہدین شہید ہو چکے ہیں انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ہم خونریزی نہیں چاہتے۔ اس لئے جلال آباد کی طرف آہستگی سے بڑھ رہے ہیں جلال آباد کے دفاع کے لئے اپنی پوری قوت استعمال میں لانے کے باوجود نجیب انتظامیہ ناکام ہو چکی ہے تو پھر مستعفی ہونے کے علاوہ اور راستہ نہیں رہا جس سے جنگ کے شعلوں کو روکا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجاہدین سے تعاون کرنے والوں کو عام معافی دے دی جائے گی۔

افغان وزیر خارجہ گلبدین حکمت یار کے بقول متعدد اسلامی وزراء خارجہ سے تفصیلی بات چیت ہوئی ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی مجاہدین کی عبوری حکومت تسلیم کی جائے گی۔ ایران میں مقیم مجاہدین کے آٹھ جماعتی اتحاد سے بھی جناب حکمت یار سے تفصیلی بات چیت ہوئی ہے جن سے انشاء اللہ بہتر توقعات وابستہ ہیں۔ دوسری طرف عبوری حکومت نے اعلان کر دیا ہے کہ ہم امریکہ کی من مانی نہیں مانیں گے۔ اسلامی جمہوری افغانستان کی عبوری حکومت کے وزیر خارجہ جناب حکمت یار نے پریس کانفرنس میں اعلان کر دیا ہے کہ ہم امریکی سفیر سے اس وقت یہ گفتگو نہیں

کریں گے جب تک ہماری حکومت کو تسلیم نہ کریں ۔امریکی حکومت نے افغان مجاہدین کی عبوری حکومت بات چیت کے سلسلے میں ایک گشتی سفیر کا تقرر کرنا چاہا جسے گلبدین حکمت یار نے سختی سے مسترد کر کے واضح کر دیا کہ ہم کسی کے کٹھ پتلی نہیں جب تک ہماری حکومت کو تسلیم نہیں کرتا ہم ان کے سفیروں سے بات چیت نہیں کریں گے اس اعلان کا خیر مقدم پاکستان کے سیاسی حلقوں میں بھی ہوا ہے جن سے افغانستان کے مستقبل کی آزادی کا واضح ثبوت تھا اور مستقبل میں امریکی کنٹرول میں چلے جانے کی تردید بھی ۔ اسلامی ممالک کے دوروں کے بعد جناب حکمت یار امریکہ کا دورہ بھی کریں گے ۔جہاں امریکی وزیر خارجہ سے اس مسئلہ پر بات چیت ہوگی اور اس کے بعد اپنی حکومت تسلیم کرانے کے لئے جاپان کا دورہ بھی کرے گی حکمت یار کا یہ دورہ یورپ یورپی ممالک سے عبوری حکومت تسلیم کرانے کے سلسلے میں دوسرا قدم ہوگا۔

جہاد افغانستان سے حال اور مستقبل کے اسلامی تحاریک نے زور پکڑ لیا ہے ان سے جو دنیا متاثر ہوئی ہے ۔ ان میں افغان مجاہدین ۔سمرقند بخارا کی طرف قدم بڑھائے گئے تو پاکستانی مسلمان اپنے کشمیر کو واگزار کرانے کے لئے آگے بڑھیں گے ۔عرب اقصیٰ اور بیت المقدس کی پکار پر لبیک کہہ لیں گے جبکہ مورو محاذ پر مورو مجاہدین اپنی مستقبل کے آزادی کی جنگ لڑتے رہیں گے پر ما الامان کے مظلوم مسلمان اپنی آزادی چھین لیں گے۔ نائیجیریا میں صلیب کے آمریت کو چیلنج کریں گے ۔ یوگوسلاویہ، بلغاروی تنزانی، اریٹری اور پولینڈ کی مسلمان جاگ اٹھیں گے۔

افغانستان پر روسی یلغار سے اقوام متحدہ اور جنرل اسمبلی نے کھل کر روس کی مذمت کی تھی ۔ عالم اسلام نے چیخ کر لعنت ملامت اور مجاہدین کی حمایت کی تھی پاکستان کی دفاع کی جنگ لڑتے مجاہدین کو پاکستانیوں نے دل کھول کر امداد دی ۔جن کی بدولت اللہ نے فضل و کرم سے دنیا کے اس خونی عفریت کو اپنی شیروں سے لہولہان کر کے پسپا کر دیا ۔ اب یہ الگ بات ہے ان کے بغل پروردہ حرامزادے کابل کی گلیوں میں آخری سانسوں میں سسک رہے ہیں اور ان کے زرخرید ضمیر فروش پاکستانی سرزمین سے بوکھلا کر چیخ و پکار کر رہے ہیں ۔

اللہ کے رحم سے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔بہت جلد انشاءاللہ فتح مبین جلال آباد کے بعد کابل کے دروازوں پر خنجر کے ساتھ دستک دے کر اندر داخل ہو جائیں گے ۔پھر عالم اسلام کی امیدوں کے محور وہ آفتاب طلوع ،نمودار ہو جائیں گے ۔جس کے لئے اقبالؒ کی آنکھیں ترستی تھیں ؏

مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

بقیہ: عبوری حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیے

افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کے تسلیم کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیئے ۔مسلمان ملکوں اور دوسرے آزادی پسند ممالک کے لیے یہ ایک خاص موقع ہے کہ افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کو تسلیم کرتے ہوئے مجاہدین کی مزید حوصلہ افزائی کرے ورنہ اس وقت تو روس بھی افغان مجاہدین کی حکومت کو ضرور تسلیم کریں گے جب نجیب کٹھ پتلی انتظامیہ کا مکمل خاتمہ ہو جائے اور افغانستان پر مجاہدین کی حکومت قائم ہو جاتے ۔ لہٰذا مسلمان ممالک کو چاہیئے کہ وہ آج ہی سے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے اسلامی فریضہ کو ادا کر کے دوسرے کافر ملکوں سے اپنے آپ کو ممتاز رکھیں ۔

سردار اسلم خان مہمند

افغانستان سے سوویٹ یونین کی پسپائی اور اس کی تاریخی شکست

مہمند قبیلے کے سردار اسلم خان مہمند مجاہد اسلام کہتے ہیں کہ افغانستان میں طویل دس سالہ روسی جارحیت اور بربریت کا افغان مجاہدین نے جس جرأت مندی کے ساتھ خالی ہاتھوں سے منہ پھیر لیا۔ یہ دنیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا مزید اضافہ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ افغان مجاہدین نے قرون وسطیٰ کے بہادر شمشیر زن فتح خان بڑیچ اور کرم خان بڑیچ (فتح پور سیکری) کی یاد تازہ کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس نے عرصہ دس سال سے افغانستان پر مسلسل فضائی بمباری اور زمینی بمباری کر کے افغانستان کی معیشت کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور اب اس سے افغانستان میں قحط سالی کا دور دورہ ہے۔ افغانستان کی تباہی کا اور معیشت کی بربادی کی ذمہ داری سوویت روس پر آن پڑی ہے۔ لہٰذا انسانی حقوق کے تحت انسان دوست طاقتوں اور خاص کر سوویت یونین کی ذمہ داری ہے۔ کہ اب وہ افغانستان کی معیشت کو سنبھالنے کے لئے ان کی ہر طرح سے امداد کی جائے اور یہ غیور قوم اس امداد کی ہر لحاظ سے مستحق ہے انہوں نے کہا کہ افغانستان ایک چھوٹے ملک سے کسی سپر طاقت کا اس طرح انخلاء جدید دور کا ایک بہت بڑا واقعہ ہے روس افغانستان اس شکست نے ظالم سامراجی طاقتوں کو چونکا کر رکھ دیا ہے آگ و خون کی ہولی کی ندیاں جو بہائی گئیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ طاقت کے بل بوتے پر کسی بھی سپر طاقت کی چھوٹے ملکوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کسی طور پر بھی سود مند ثابت نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ برق رفتار ٹرانسپورٹ طیاروں سے فوجیں اتاری تو جا سکتی ہیں مگر لوگوں کے دلوں میں اپنے نظریات نہیں اتارے جا سکتے۔ جس ملک کے باشندے اس بات کا فیصلہ کر لیں کہ وہ اپنے دین، مذہب، رسم و رواج کے مطابق زندگی آزادانہ بسر کریں گے اور اپنے ملک میں کوئی غیر ملکی مداخلت کو قبول نہیں کریں گے۔ تو پھر ان کے فولادی عزم و ضمیر کو کوئی فوج زیر نہیں کر سکتی۔ یہ لوگ اپنے اس مقدس عزم کی خاطر اگر اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر سرخرو ہوئے ہیں۔ افغان مجاہدین کی دس سالہ مسلح جدوجہد نے ثابت کر دکھایا کہ ایسی حریت پسند قوم کی ایمانی طاقت کے سامنے روئے زمین کی کوئی طاقت یا ٹینک، طیارہ مشین گن شپ، توپ، بندوق تو کیا پہاڑ جیسی قوت بھی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی خدا کے آزاد پسند بندوں کی تو تاریخ بھی یہی ہے جو کہ ہمارے پڑوس میں افغان مجاہدین نے یہی تاریخ رقم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روسی کل تک جو ساری دنیا کو فتح کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ آج افغان مجاہدین نے اس کا یہ خواب چکنا چور کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ روس کی تاریخ ایک جبر کی تاریخ ہے انہوں نے افغانیوں پر اپنی من پسند حکومت جبراً مسلط کی تھی۔ لیکن ایک درماندہ اور پسماندہ قوم نے دنیا کی ایک بڑی طاقت کو عبرت ناک شکست دے کر اسے دنیا بھر میں رسوا کر کے رکھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس دور میں سپر طاقت کا بھرم افغانستان میں جس طرح ٹوٹا ہے اس نے ان دانشوروں کی موجودگی میں خیال موہوم سمجھتے رہے ہیں۔ یہ لوگ ہر معاملے میں امریکہ اور روس کی مداخلت کو یقینی سمجھتے ہیں اور کسی بھی چھوٹے ملک اور اور اس کے لوگوں کے آزاد فیصلوں کو کوئی

اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ ایسے دانشوروں کے سامنے یہ تازہ افغانی انقلاب ایک مثال ہے۔ جہاں چھوٹے ملک نے وہ کچھ کر دکھایا۔ جس کی توقع کم ہمت لوگ تو کر ہی نہیں سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغان جہاد کی کامیابی اور افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی نے تاریخ کا رخ موڑ دیا ہے اور روس کے اس خطے میں توسیع پسندانہ منصوبوں کو بکھیر کر رکھ دیا ہے اور افغان مجاہدین کی قربانیوں کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی انھوں نے یقین ظاہر کیا کہ افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی کے بعد روس کا اب دیگر مسلم ریاستوں سے بھی پسپائی کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ سردار اسلم خاں مہمند نے کہا کہ آزاد قبائل نے اپنے پڑوسی افغان مجاہدین بھائیوں کے ساتھ جو کچھ کیا۔ وہ ایک قبائلی قوم کو تو زیب نہیں دیتا۔ کہ اس کا اس طرح تذکرہ کیا جائے۔ مگر افغانستان کے لوگ آئندہ اپنے پڑوسی ملک پاکستان اور آزاد قبائل کے سلسلے میں شاید یہ تذکرہ ضروری خیال کریں۔ میں اتنا ہی صرف عرض کروں گا کہ پاکستان اور پاکستانیوں اور آزاد قبائل نے وہی کچھ کیا۔ جو ایک مسلمان بھائی کے لئے کیا جانا چاہیئے۔ یہ ادائیگی فرض کی ایک بہترین کہی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہمند قبیلہ روسی سامراج کی ذلت آمیز پسپائی اور افغان مجاہدین کی دس سالہ کامیاب اور دلیرانہ جہاد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کو مبارک باد پیش کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ افغانوں نے سرفروشی اور جانبازی کی جو مثالیں قائم کی ہیں وہ اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ افغانوں نے اپنے جہاد سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایمان کی دولت سے مالا مال قوم کبھی بھی کسی سپر پاور کے سامنے نہیں جھک سکتی۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں لاکھوں مسلمانوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی قیمتی جانیں قربان کی ہیں اور ان قربانیوں کے نتیجے میں آج روسی فوجیں افغانستان کے بلند پہاڑوں سے ماسکو کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج افغانستان کے غیور مسلمانوں نے ایک بڑے سامراج کو شکست دی ہے اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑ کر کے آئندہ کے لئے توبہ کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ۱۵ فروری تاریخ عالم میں اس اعتبار سے یادگار رہے گا۔ کہ اس روز دنیا کی ایک سپر طاقت روس کی دیوہیکل فوج افغانستان جیسے چھوٹے ملک سے اپنے سینے میں حسرت دبائے رخصت ہوگئی۔ اور وہ اپنی تمام تر قہرمانی قوت کے باوجود نو سال کی طویل مدت میں بھی افغان مجاہدین کے جذبہ آزادی کو زیر نہ کرسکی۔ حالانکہ ان کے ساتھ ڈاکٹر نجیب اللہ کی فوج بھی تھی اور روس کی اپنی فوج بھی تھی اور روس کے اتحادی ممالک مثلاً ویت نام، کیوبا، ہنگری، بلغاریہ، پولینڈ چیکوسلواکیہ، مشرقی جرمنی کی فوجیں بھاری افغانستان آکر کے افغان مجاہدین سے لڑکر خدا کے فضل وکرم سے پسپا ہو جاتے تھے۔ سوائے چند روسیوں کے جو اپنے روسیوں کی لاشوں کو لے جاتے ہیں، باقی روس کے اتحادی ملکوں کے فوجیوں کا قبرستان، افغانستان کی سرزمین پہ بنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بلاشبہ ۲۰ ویں صدی کا معجزہ ہے جو ایک جسور وغیور قوم نے کر دکھایا ہے اور اس سے یہ سبق ہمیں ملتا ہے کہ طاقت کے بل پر جہانبانی کے جنون کا دور ختم ہو گیا ہے۔ اور کسی چھوٹی سے چھوٹی قوم میں اپنی آزادی کے تحفظ کا عزم راسخ ہو تو اسے بڑی سے بڑی طاقت بھی اپنے زیر نگین نہیں لا سکتی بلاشبہ یہ افغان عوام اور ان کے جیالے مجاہدین کے لئے مسرت و شادمانی کا لمحہ ہے اور جریدۂ عالم پر افغانوں کی عزیمت و استقامت کا نقش ہمیشہ کے لئے ثبت ہو گیا ہے۔ انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ جذبے آہن و فولاد سے زیادہ سخت ہوتے ہیں اور مقصد کی سچائی ہتھیاروں کی قوت پر بھی غالب آجاتی ہے۔ آج پوری دنیا کے عوام اپنے افغان بھائیوں کی دلیرانہ اور تاریخی جدوجہد کو سلام کرتے ہیں جس نے اپنے دشوار گزار پہاڑوں اور تنگ گھاٹیوں کی سرزمین کے خلاف روس کی فوجی مہم جوئی کو اس حد تک ناکام بنا دیا کہ غاصب اور قابض فوج کو اپنا آخری سپاہی تک واپس لے جانا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ شادمانی اور کامرانی کے اس مرحلے پر ہم افغان عوام جہاں ان کے ناقابل تسخیر جذبۂ حریت پر ہدیۂ تبریک و ستائش پیش کرتے ہیں۔ وہاں انہیں یہ یاد دلانا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ ابھی ان کے سامنے اپنے وطن کی تعمیر نو کا مشکل تر مرحلہ باقی ہے اور اس میں بھی ان کی کامیابی کا انحصار ان کے داخلی اور قومی اتحاد کی قوت پر ہے

ان کی آزادی کے دشمنوں کی آخری خواہش:

یہی ہے کہ جنگ کے محاذ پر جو فتح انہوں نے حاصل کی ہے وہ سیاست کے محاذ پر شکست میں تبدیل ہو جائے۔ اب یہ تمام افغانوں کی من حیث القوم ذمہ داری ہے کہ جس داخلی اتحاد کے بل پر انھوں نے میدان جنگ میں کامیابی حاصل

کی ہے۔ اسے اپنے سیاسی اختلافات کی نذر
نہ ہوتے دیں۔ ان کی راہ میں فطری طور پر بہت
سی مشکلات حائل ہیں۔ یوں بھی سیاسی الجھنوں
کا حل قومی مسائل کے حل سے دشوار تر ہوتا ہے
لیکن اگر آزادی کے لئے لڑتے والے مجاہدین
کی تمام تنظیمیں تدبر اور دانش سے کام لیں۔
تو وہ اپنے وطن کی تعمیر نو کا کام بھی بحسن وخوبی
انجام دے سکتی ہیں۔

سردار اسلم خان مہمند نے کہا کہ ۱۷۱۹ سے
۱۹۸۹ تک روسیوں کی یہ تاریخ رہی ہے کہ
وہ جس ملک میں گئے۔ ادھر سے کبھی واپس
نہیں ہوئے۔ لیکن آج کا مورخ یہ لکھنے پر مجبور ہے
کہ اس خطہ زمین پر واحد ملک افغانستان کے
مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ہے۔ جس نے روس
کو ذلت آمیز پسپائی پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے
کہا کہ افغان مجاہدین نے سرخ انقلاب
کو سرخ افواج کے ساتھ دریائے آمو کے پار
دھکیل دیا ہے اور بے شمار روسی فوجوں کو
سرخ وردی کے ساتھ افغانستان میں ہی دفن
کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوویت یونین نے
افغانستان کے مسلمانوں پر ایٹم بم کے علاوہ
تمام جدید ترین اسلحہ استعمال کیا ہے۔ انہوں
نے کہا کہ افغان مجاہدین افغانستان کی آزادی
کی جنگ جیت چکے ہیں انہوں نے کہا کہ افغان
مجاہدین نے کامیابی حاصل کر کے روس کے
غبارے سے ہوا نکال دی ہے اور بے سروسامانی
کی حالت اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ایک سپر پاور
کو صفر میں تبدیل کر دیا اور اب افغانستان
کے مجاہدین دنیا کی اسلامی تحریکوں اور آزادی
پسند انسانوں کے لئے توجہ کا مرکز بن چکے ہیں
انہوں نے کہا کہ یہ بہت بڑی بات ہے۔ کہ
روسی سامراج اور اس کے حواری افغانستان
میں اسلام کے مایہ ناز مجاہدین کے ہاتھوں شکست
اور رسوائی سے دوچار ہو چکے ہیں۔ انھوں
نے کہا کہ مجاہدین نے آج تمام دنیا کے سامنے
کفار اور اس کے غلاموں کے دلوں میں اسلام
کی عظمت کا رعب بٹھا دیا ہے افغان مجاہدین
نے اسلام کے جیالے مسلمانوں کی یاد ایک بار
پھر تازہ کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس
افغانستان میں نہ صرف عسکری میدان میں
شکست کھا چکا ہے۔ بلکہ اس نے نظریاتی اور
تہذیبی بنیاد پر بھی شکست کھائی ہے جس کے
اثرات مستقبل قریب میں ظاہر ہونا شروع
ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ افغان مجاہدین
نے ثابت کر دیا ہے کہ ایمانی جذبے کے سامنے
جدید ترین اسلحے کے انبار کی کوئی وقعت نہیں
رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ افغان مجاہدین نے
اسلامی جذبے کے تحت طویل جنگ لڑی ہے
جس کے نتیجے میں روس کو شکست ہوئی ہے
انہوں نے کہا کہ افغانستان میں ایک عظیم
اسلامی انقلاب کو ایک مضبوط مرکز فراہم ہو گا
اور افغان مجاہدین امت مسلمہ سے سالارین کر
پورے عالم اسلام کی آزادی کے سپاہی بنیں
گے انہوں نے کہا کہ صرف اسلام ہی روس اور
امریکہ کا مقابلہ کر سکتا ہے اور اس جذبے کی
بدولت مسلمانوں کو افغانستان میں فتح حاصل
ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کے
مسلمانوں نے ایک سپر طاقت سے جنگ لڑ کر پوری
دنیا پر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ خدا کی ذات
سب سے بڑی طاقت ہے۔ افغان مجاہدین نے
جذبہ حریت نے روس کو افغانستان سے نکل جانے
پر مجبور کر دیا ہے اور افغان مجاہدین نے آج
افغانستان میں دنیا کو حیرت میں ڈال دینے والا
ناقابل یقین کارنامہ انجام دیا ہے۔

سردار اسلم خان مہمند نے کہا کہ روس نے
افغانوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا اور ان میں
جہاد کا جذبہ کئی بار کے بعد ایک بار پھر پیدا ہو
گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان رسول ﷺ کے امتی
ہیں اور اس امت پر جہاد قیامت تک کے لئے
فرض کیا گیا ہے۔ ہم پر زندگی بھر جہاد فرض ہے
انہوں نے کہا کہ لادین قوتیں مثلاً امریکہ، روس
فرانس، برطانیہ، اسرائیل، بھارت یہ ممالک
اس بات پر کسی طرح آمادہ نہیں کہ کسی بھی اسلامی
ملک میں خالص اسلامی ریاست قائم نہ ہو۔

— سردار اسلم خان مہمند نے اپنے ایک بیان میں
سردار اسلم خان کہتے ہیں کہ میں
نے شروع ہی سے کہہ دیا تھا کہ روس کو
افغانستان سے بھاگنا پڑے گا اور افغان
مجاہدین کو فتح نصیب ہو گی اور آج میری
تمام باتیں حقائق کی صورت میں درست ثابت
ہوئیں۔ انھوں نے کہا کہ کل تک روس اور
اس کے ایجنٹ یہ کہہ رہے تھے کہ افغان
مجاہدین ڈاکو ہیں۔ باغی ہیں لٹیرے ہیں، غیر
ملکی ایجنٹ ہیں اور ان کو تخریب کار کہتے
تھے۔ آج افغان مجاہدین سے روس مسلسل
تحفظ کی بھیک مانگتا رہا اور افغان مجاہدین
کے سامنے اس کو اپنی ناک رگڑنی پڑی اور
دم دبا کر آخر فرار ہوا۔ انھوں نے کہا کہ سوویت
یونین نے افغانستان میں اپنے دوستوں خلق
اور پرچم کے ارکان کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ یہ
سوویت یونین نے ان کے ساتھ کافی بے انصافی
اور بے وفائی کی ہے اور اب یہ روس کے
بغیر یتیم ہو گئے اب یہ بے چارے دربدر ہو
گئے اللہ تعالے ان کو اس صدمہ سے صبر کی
توفیق عطا فرمائے۔ ان لوگوں کو روس کے
انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے جب ان کا

آقا افغانستان کو اور ان کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہے ۔ تو یہ لوگ اب اپنی خیر منائیں ۔ انہوں نے کہا کہ اس تمام حقیقت سے عوام بخوبی آگاہ ہیں کہ روس جیسی سپر طاقت جنیوا معاہدے کے احترام میں افغانستان چھوڑ کر نہیں گئی بلکہ پندرہ لاکھ شہداء نے اپنی جان کی قربانی دے کر بزور شمشیر روسیوں کو افغانستان چھوڑنے پر مجبور کیا انہوں نے کہا کہ روس ۱۵ لاکھ انسانوں کا قاتل اور ایک بین الاقوامی مجرم اور لٹیرا و ستمگر ہے ۔ نو سال تک افغانستان کے نہتے عوام پر آگ برساتے رہے بین الاقوامی عدالت میں اس کے خلاف مقدمہ چلایا جانا چاہیئے اور روسی جرنیلوں کو پھانسی پر چڑھایا جانا چاہیئے ۔ میں پورے مہمند قبیلے کی طرف سے افغان ماؤں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ افغان ماؤں نے جو اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو ہنسی خوشی سے جہاد پر روانہ کرتی تھیں اور اس کی شہادت پر فخر کرتی تھیں افغان ماؤں نے حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کو زندہ کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ دنیائے اسلام میں نظام مصطفیٰ کا سورج طلوع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ اسلامی نظام کا یہ قافلہ آگے بڑھتا جائے گا انہوں نے کہا کہ آج افغانستان کی عظمت رفتہ کی واپسی کا باب کھل گیا ہے افغانستان ایشیاء میں دل کی حیثیت رکھتا ہے انہوں نے کہا کہ افغان قوم نے آزادی کی جو قیمت دی ہے ۔ اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی پورا ۔ افغانستان ویران ہو چکا ہے ۔ جنگلات جل چکے ہیں اور شہر تباہی کا منظر پیش کر رہے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ برف پگھل جانے کے ساتھ ہی پتلی ڈاکٹر نجیب اللہ کی حکومت بھی ختم ہو جائے گی ۔ قندھار ، ہرات ، جلال آباد ، کابل مجاہدین کا استقبال کریں گے ۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی بالادستی کا خواب ہمیشہ کے لئے ختم ہوا ہے اور کشمیر کی آزادی کا باب کھل چکا ہے " ہندوستان کے مسلمانوں کی آرزو پوری ہونے والی ہے اور اب بخارا ، ارقند ، ثمرقند ، تاشقند اور دیگر تمام اسلامی ریاستوں میں اسلام کا پرچم لہرائیں گے ، انھوں نے کہا کہ جلد ہی مسلمانوں کے لئے نئے دور کا آغاز ہوگا ۔ انہوں نے کہا کہ افغان مجاہدین نے فتح حاصل کر کے معرکہ بدر و حنین کی یاد تازہ کر دی ہے انہوں نے کہا کہ مستقبل قریب میں پاکستان ، افغانستان اور ایران کے اسلامی اتحاد سے ایک ایسی قوت جنم لینے والی ہے جو پوری ملت اسلامیہ کو متحد کر کے عالم اسلام کی تقدیر بدل دے گی ۔

سردار اسلم خاں مہمند نے کہا کہ افغان مجاہدین کی بہادری کی داستان قرون اولیٰ کے مجاہدوں کی صف میں درج کئے جائیں گے ، کیونکہ ان کی کسی اور سے مثال ہی نہیں دی جا سکتی جہاد افغانستان دور حاضر میں معرکہ بدر کا نمونہ ہے کیا یہ مسلمانوں کو کوئی نئی راہ نہ دکھلائے گا ۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کی لڑائی کی تمام الزام انجہانی برژنیف کے کندھوں پر دھرا جائے ۔ اور اب گورباچوف کی صلح جو ظاہر کی جاتی ہے لیکن اس کی حقیقت یہ ہے کہ گورباچوف کے عروج کا پہلا سال افغان مجاہدین پر بہت سخت گزرا ، اور نئے روسی سربراہ نے جیتنے کی سر توڑ کوشش کی اور پہلے سے کہیں زیادہ افغانستان پر ظلم ڈھایا ۔ جب ان کو یقین ہو گیا کہ افغان مجاہدین کی مزاحمت کی آہنی دیوار کو توڑنا محال ہے تو اس نے مجبوراً اعلان کر دیا کہ میں واپس جانا چاہتا ہوں لہٰذا یہ عذاب افغانستان تک محدود نہ رہا ۔ پاکستان بھی اس مسلسل شیخ کا ہدف بنا ۔ یہاں بھی ہوائی حملے اور بم بلاسٹ ہوئے ۔ اور درہ خیبر سے کیماڑی تک سینکڑوں لوگوں کی جانیں تلف ہوئیں ۔ دراصل اسی جنگ میں افغانستان اور پاکستان کا چولی دامن کا ساتھ تھا ۔ سوویت یونین تو وہاں افغانستان میں اسلام کی جگہ کمیونزم کا پودا لگانے گیا تھا ۔ لیکن سرزمین افغانستان اس پودے کی افزائش کے لئے سازگار ثابت نہ ہوئی ۔ اور اسے بادل نخواستہ

افغان فوجیں مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال رہی ہیں

کٹھ پتلی افغان
فوجیں جو مجاہدین
نے محاذ جنگ
پر گرفتار کیا ہے

مراجعت کرنا پڑی۔ چین نے اصولی طور پر افغانوں کی جنگ حریت کی پوری پوری مدد کی اور سر مو اپنے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ وہاں ہندوستان نے عجب دوغلہ رویہ اختیار کیا جب لڑائی کا پلہ مجاہدین کے حق میں جھک گیا۔ تو روسی سربراہ نے اپنی فوجوں کے انخلاء کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں مجاہدین کی حکومت کا قیام ایک ٹھوس حقیقت بن چکی ہے اور آزادی افغانستان کی تحریک نے دنیا کے مظلوم انسانوں کے لئے راہ متعین کر دی ہے انہوں نے کہا کہ اب جب کہ فتح اور انقلاب افغانستان کے مسلمانوں کا مقدر بن چکا ہے انہوں نے کہا کہ افغان عوام اسلام پر پختہ یقین رکھتے ہیں اور وہ اسلامی نظام کے سوا کسی دوسرے نظام کو قطعاً برداشت نہیں کریں گے۔ اور اس حقیقت کے لئے افغان مجاہدین نے بیش قیمت قربانیاں دے کر دنیا کے سامنے واضح کر دیا ہے کہ قوت ایمانی نے ایٹمی قوت کو شکست فاش دی ہے انہوں نے کہا کہ اس وقت اسلامی ملکوں کو چاہیئے کہ وہ ایک اتفاق ہو جائیں۔ اس صورت میں ان کی اجتماعی قوت ایک ارب نفس کروڑ ہے اس کے مقابلے میں کسی غیر اسلامی ملک کی اتنی وسیع آبادی نہیں ہے اس کے چین کی آبادی ہے ایک ارب دس کروڑ ہے مگر وہ پاکستان کا بے لوث دوست ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ کی آبادی ۲۴ کروڑ ہے۔ جب کہ روس کی آبادی ۲۲ کروڑ ہے صرف ہندوستان کی آبادی ۷۰ کروڑ ہے۔ اگر ہم تمام اسلامی ممالک ایک اتفاق ہو کر ایک مشترکہ فوج کی آپس میں ایک بنیاد ڈالیں تو ہمیں نہ روس، نہ امریکہ، نہ ہندوستان اور نہ ان کے اتحادی ملک نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ سپر طاقت اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کے بعد سپر طاقت متحدہ مسلمان ہیں انہوں نے کہا کہ افغان مجاہدین نے جنگ میں ایک تاریخ ساز کامیابی حاصل کر لی ہے ان کی اس کامیابی کو جذبۂ ایمانی کا کرشمہ سمجھا گیا ہے زندہ قومیں اپنی تاریخ ہمیشہ قربانیوں اور مسلسل جدوجہد سے زندہ رکھتی ہیں انہوں نے آخر میں کہا کہ میں مہمند قبیلے کے سردار کی حیثیت سے مجاہدین کی عبوری حکومت کو تسلیم کرتا ہوں۔

○

بقیہ:۔ جو بھی کوئی

جائے تو ان کی مشکلات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ آئیے اس عظیم اور بابرکت دن میں اللہ تعالےٰ سے ایک بار پھر وعدہ کریں کہ ہم اس وقت تک جہاد جاری رکھیں گے جب تک کہ یہ غیر قانونی کمیونسٹ ختم نہ ہو جائے اور افغانستان میں صالح اور مومن مجاہدین کے ہاتھوں ایک خالص اسلامی حکومت قائم نہ ہو جائے ہم تمام تر سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور سازش کرنے والوں کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ ہماری ملت کے خلاف ہر طرح کی سازشوں سے باز آ جائیں ترہ کئی، امین، ببرک اور نجیب کے انجام بد سے درس عبرت حاصل کریں یہ کوئی آسان بات نہیں کہ ایک ایسی ملت میں جہاں اسلام کے ایسے شیدائی، غیرتمند اور جیالے مسلمان مجاہد رہتے ہوں جنہوں نے روس جیسی وحشی طاقت کو شکست سے دوچار کیا ہو ان پر سازشوں کے ذریعہ حکومت کی جا سکے، اس کے بعد صرف وہی حکومت افغانستان میں قائم ہو سکتی ہے جو افغان عوام اپنی مرضی سے تشکیل دیں اور مجاہدین اس کے پشت پناہ ہوں۔

اقول قولی ھذا واستغفر
اللہ لی ولکم والسلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

○

ولی خان نے ایک دن بھی روس کے خلاف ایک لفظ تک نہیں کہا

پندرہ مئی روزنامہ جنگ میں ولی خاں صاحب کا ایک بیان چھپ گیا تھا۔ جس میں ولی خان صاحب نے کہا تھا کہ افغانستان میں جنگ لڑنے والے اکثر کمانڈر افغان حکمرانوں کی صلح اور امن کی پیش کش کو قبول کر کے جنگ بند کر چکے ہیں۔ اب صرف ڈالر حاصل کرنے والے نام نہاد کمانڈر جو پاکستان میں ہیں۔ وہ خونریزی جاری رکھنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ ولی خاں صاحب گزشتہ گیارہ برسوں سے مجاہدین کے خلاف جو بے بنیاد اور گندے الزامات لگاتا رہا ہے۔ ساری دنیا اس سے واقف ہے۔ ولی خان صاحب کا وظیفہ یہی متعین کیا گیا ہے کہ وہ پاکستان میں مجاہدین کے خلاف اپنا زہر اگلتا رہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے روسی آقا کا حق نمک ادا کر کے کچھ نہ کچھ ضرور داغ دیتا ہے۔ خواہ کتنا ہی من گھڑت بے بنیاد اور تعجب آور کیوں نہ ہوں، آخر بیچارے کے ساتھ جھوٹ بولنے کے سوا اور ہے کیا؟ اگر سچ بولتا ہے تو آقا روس اور کٹھ پتلی افغان حکومت کی رسوائی ہوتی ہے۔ لہٰذا جھوٹ بولنے پر اپنا گزارا کر کے آقا کا حق نمک ادا کر دیتا ہے۔ ولی خاں صاحب کا یہ الزام کہ افغانستان میں جنگ لڑنے والے اکثر کمانڈر افغان حکمرانوں کی صلح اور امن کی پیشکش کو قبول کر کے جنگ بند کر چکے ہیں۔ اگر جھوٹ کا پلندہ نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے؟ آخر کس کمانڈر نے صلح اور امن کی پیشکش قبول کر کے جنگ بند کر دیا ہے؟ دو تین کمانڈروں کا نام تو ضرور لینا چاہیے تھا دوسرا یہ اگر اکثر و بیشتر کمانڈروں نے جنگ بند کر کے صلح اور امن کی پیشکش قبول کی ہے تو پھر ولی خان صاحب افغانستان کی جنگ سے کیوں بوکھلاہٹ میں مبتلا ہے وہ جھنجھلاہٹ کے عالم میں روس کے صدر گورباچوف کو افغانستان میں دوبارہ فوج بھیجنے کی درخواست اور اپیل کیوں کر رہا ہے۔ جب افغانستان کے اکثر کمانڈر والے جنگ بند کر لی ہے اور کابل حکمرانوں کے ساتھ متفق ہو گئے ہیں تو ظاہر بات ہے کہ افغانستان میں امن و امان کی فضا پیدا ہوئی ہوگی۔ اور جنگ کی شدت ختم ہوئی ہوگی تو پھر روسی افواج کی افغانستان میں دوبارہ آمد کی کیا ضرورت ہے۔ اور ان بیانات کی کیا ضرورت ہے کہ اگر افغانستان میں جنگ جاری رہی تو اس جنگ کا شعلہ پاکستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے گا۔ حیرانی کی بات ہے کہ ایک طرف تو یہ دعوے کیئے جا رہے ہیں کہ اکثر کمانڈروں نے جنگ بند کر کے کابل حکومت سے صلح کر لی ہے۔ مگر دوسری طرف آسمان کو سر پہ اٹھا رکھا ہے کہ افغانستان میں آگ و خون کے شعلوں کو ختم کیا جائے۔ ہندوستان چین امریکہ اور اسلامی ملکوں کے چیئرمین مسٹر موگابے سے افغانستان میں مداخلت کی اپیل کیئے جا رہے ہیں۔ ولی خاں صاحب کو یاد ہونا چاہیئے

کہ لوگ اتنے سادہ لوح اور بے عقل نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ روس کے غلام کمیونسٹ عناصر ہیں لوگ ہر بات کے بے ثبوت اور واضح دلائل چاہتے ہیں۔ اور ہر بات کو پرکھنے کے بعد یا قبول کر لیتے ہیں یا مسترد۔

ولی خان صاحب اگر سورج کو دو انگشت سے پنہاں کرنے کی جتنی کوشش کرے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا افغان مجاہدین اور جہاد سورج کی طرح ایک اٹل حقیقت بن چکے ہیں۔ انہوں نے روس کی طرح ایک عیار چالاک اور شیطانی طاقت کو سیاسی فوجی اور بین الاقوامی میدانوں میں کامیابی کے ساتھ شکست دی ہے۔ افغان مجاہدین کی بہادری، جرأت، فہم و فراست اور زیرک فہمی سے پوری دنیا واقف ہو چکی ہے اور ہر کوئی جانتا ہے کہ افغان مجاہدین ہرگز احمقانہ حرکت نہیں کرے گی کہ اپنے قاتل دین مذہب اور ناموس کے عظیم دشمن کے ساتھ جہاد بند کر کے خاموش بیٹھے رہیں، ہر کوئی جانتا ہے کہ افغانستان کے گوشہ گوشہ زمین پر مجاہدین کے کمر توڑ حملے کامیابی سے جاری ہیں اور کٹھ پتلی افغان حکومت پر جینا دوبھر کر دیا ہے۔ ہر محاذ پر کٹھ پتلی افغان حکومت زبردست ہزیمت اٹھا رہی ہے اکثر و بیشتر فوجی موقع پا کر مجاہدین کے ساتھ اپنے ہتھیار سمیت شامل ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے فوجی آفیسرز مجاہدین سے مل چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔ روسی افواج کے انخلا کے بعد سے جو تین مہینہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ دس ہزار سے زائد فوجی اور ملیشیا مجاہدین سے آن ملے ہیں۔ سب سے بڑے شہر جلال آباد مجاہدین کی زد میں ہے۔ اب تک دو تین سو کے لگ بھگ ٹینک سات آٹھ سو فوجی گاڑیاں اور پچاس ساٹھ تک میگ جنگی جہاز اور گن شپ ہیلی کاپٹر تباہ کئے جا چکے ہیں۔ ہوائی میدان عملاً مجاہدین کے قبضہ میں ہے۔ سینکڑوں چوکیاں جو جلال آباد شہر کے ارد گرد بنائی گئی تھیں مجاہدین نے فتح کر لی ہیں۔ چھ ہزار سے زائد فوجیوں کو ہلاک اور ہزاروں کو زخمی کر دیا ہے، دو ہزار کے لگ بھگ فوجی اور ملیشیا اپنے ہتھیار سمیت مجاہدین سے آن ملے ہیں۔ اب صرف جلال آباد شہر باقی رہا ہے جو کسی وقت بھی فتح ہو سکتا ہے اسی طرح صوبہ قندھار کی صورت حال بھی ہے۔ صرف شہر مجاہدین کے قبضہ میں نہیں وہ بھی کسی وقت فتح ہو سکتا ہے۔ ہرات، لغلان، پروان اور پکتیا و غزنی کی صورت حال بھی کچھ اس طرح ہے پانچ بڑے بڑے صوبے مستقل طور پر مجاہدین کے قبضہ میں ہیں، جہاں بھی افغان حکومت کی افواج ہیں ان کی حالت قیدیوں کی طرح ہے وہ آزاد گھومنے پھرنے سے محروم ہیں۔

ولی خان صاحب نے مجاہدین کے کمانڈروں پر ڈالر حاصل کرنے کا الزام لگاتے ہوئے خود اپنے آپ سے پردہ اٹھا لیا ہے۔ جو لوگ ڈالر حاصل کرنے کے عادی ہوں۔ وہ جنگ نہیں کر سکتے۔ جنگ ڈالروں سے نہیں ایمانی جذبہ قومی حمیت اور جذبہ آزادی سے لڑی جاتی ہے۔ اگر جنگ ڈالروں سے جیتی جاتی یا لڑی جاتی تو خود امریکہ ویت نام میں رسوا کن شکست نہ کھاتا اگر جنگ ڈالر سے جاری رکھی جا سکتی تو امریکہ کے دل السلواڈور میں کمیونزم کا جال نہ پھیلتا اگر جنگ ڈالروں یا روبلوں سے لڑی جاتی تو کٹھ پتلی کابل حکومت کے آقا روس افغانستان میں شکست سے دوچار نہ ہوتا اور راہ فرار اختیار نہ کرتا۔ افغان مجاہدین ایمانی جذبہ سے سرشار ہیں۔ اور الٰہی نصرت و حمایت مجاہدین کے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ افغان مجاہدین اگر ایک طرف روس کے خلاف جنگ میں مصروف رہے ہیں تو دوسری طرف امریکہ کے مظالم کے خلاف جو فلسطین جنوبی افریقہ اور نمیبیا میں کر رہا ہے بھرپور مخالفت کر رہے ہیں۔ اپنے رسالوں مجلوں، اخباروں کتابوں اور تقریروں میں

امریکہ کے مظالم کی شدید مذمت کر رہے ہیں۔ افغان مجاہدین نے کبھی بھی امریکہ کی حمایت میں آواز نہیں اٹھائی۔ اور ان کا مشہور و معروف نعرہ یہی ہے کہ ہم افغانستان میں ایک ایسی آزاد خود مختار اسلامی حکومت چاہتے ہیں جو کسی بڑی طاقت کے بلاک سے وابستہ نہ ہو، کسی ملک سے مدد یہ حاصل کرنے والوں کا کردار اور چال چلن غلامانہ اور محکومانہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ان کا ہر قول و فعل اپنے آقا کے تابع ہوتا ہے۔ آقا جب بھی کسی چیز کا حکم دیتا ہے غلام بلا چون و چرا اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ولی خان صاحب میری یاد میں ولی خان صاحب نے روس کے خلاف کسی بھی مسئلہ میں ایک دن بھی کوئی مخالفانہ بیان نہیں دیا۔ سوائے مدح اور صفت کے، یہ رذیل کا اثر ہے کہ ولی خان صاحب ایک آزاد شہری ہونے کے باوجود روس کا ذہنی غلام ہے۔ اور ابھی تک پوری زندگی میں روس کی تقریری اور نہ ہی تحریری مخالفت کی ہے۔ روس نے اگر کسی چیز کو جائز کہا ہے تو ولی خان صاحب نے بھی اسے جائز کہا ہے اور اگر ناجائز کہا ہے تو ولی خان صاحب نے اس پر بھی لبیک کہا ہے۔ حتیٰ کہ بخارا کے مسلمانوں پر روس نے جو مظالم کئے ہیں۔ ان کی آزادی کو سلب کر کے اپنا غلام بنایا ہے۔ مسجدوں کو شراب خانوں اور اصطبلوں میں تبدیل کیا ہے۔ ولی خان صاحب نے اس کے خلاف بھی کبھی مخالفانہ آواز نہیں اٹھائی اور نہ ہی روس سے کبھی یہ احتجاج کیا ہے کہ وہ بخارا کے مسلمانوں پر مظالم بند کر دیں، آخر روس کہاں کا فرشتہ ہو گیا ہے کہ اس سے ابھی تک کہیں بھی کوتاہی سرزد نہیں ہوئی کہ ولی خان صاحب کو اس کے خلاف کچھ بولنے کا بہانہ اور مواد حاصل ہو۔ یہی حرکت اور یہی طرزِ عمل تو اس بات پر واضح دلیل اور بین ثبوت ہے کہ ولی خان صاحب کی زبان روسی روبلوں نے بند کر رکھی ہے اور اس کی زبان حق کہنے کے لیے گنگ ہے۔

بقیہ :- جو بھی ہمارے

جنگ مجاہدین پر مسلط کی گئی ہے لہذا مجاہدین کو جنگ کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ اگر امن و امان اور افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جنگ کے علاوہ کوئی اور راستہ ہوتا تو مجاہدین اس پر کب سے عمل پیرا ہوتے۔

بھائیو! روسی افواج افغانستان سے نکل گئی ہیں انشاءاللہ تعالیٰ نجیب کی حکومت بھی بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ روس افواج کے انخلاء سے ہمارا جہاد ختم نہیں ہوا ہے بلکہ ہمارا جہاد تو اس کے بعد شروع ہوگا ہمارے جہاد کا سب سے بڑا اور اہم مرحلہ تو اس کے بعد شروع ہوگا۔ ایک نظام کو بدلنا اور انقلاب برپا کرنا تو آسان کام ہے لیکن اس کی جگہ اسلامی نظام کا قیام اور زندگی کے تمام پہلوؤں پر اسلام جاری کرنا آسان کام نہیں۔ جو بھی یہ فکر کرتا ہے کہ روسی افواج کے انخلا اور نجیب حکومت کے خاتمہ کے بعد جہاد ختم ہو جائے گا۔ وہ غلطی اور اشتباہ میں مبتلا ہے ہمارے مقصد کا سب سے خطرناک مرحلہ اس کے بعد شروع ہوگا۔ اسلامی نظام کے قیام اور نفاذ کے لئے ایک ایسی منظم اور مستحکم صف اور تحریک کی ضرورت ہے جس میں باخبر اطاعت گذار اور مخلص افراد شامل ہوں۔ ملت کا درد اپنا درد سمجھتے ہوں۔ مظلوم کی نجات اور ظالم کو مٹانے کے لئے کمربستہ کھڑا ہو۔ عدل و انصاف کے قیام کے لئے بے تاب ہو۔ اسلامی نظام نے عدل، انصاف، مساوات اور برابری کا پیغام اپنے ساتھ لایا ہے اسلام مال و جان زمین ناموس اور خون کی مصئونیت چاہتا ہے۔

پوری دنیا کے لوگ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں اور افغان مجاہدین سے امید رکھتے ہیں کہ وہ افغانستان میں خالص اسلامی آزاد اور غیر وابستہ حکومت بنائیں گے، تمام اسلامی ممالک نے اپنی تقدیر افغانستان کے جہاد سے وابستہ کیا ہے اور وہ اس امید میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ ایک بار افغانستان میں اسلامی حکومت قائم ہو

(باقی ص۶۱ پر)

تحریر : م م ل

افغانستان کی جنگ میں پاکستانی افواج ملوّث نہیں

پاکستان نیشنل پارٹی کے سیکرٹری اطلاعات بشیر احمد بلور نے کہا ہے کہ افغانستان میں خونریزی پاکستان کے لئے نقصان دہ ہے انہوں نے پاکستان پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ وہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔

بشیر احمد بلور صاحب کا یہ کہنا کہ افغانستان میں خونریزی پاکستان کے لئے خطرناک ہے اپنی جگہ درست ہے مگر سوال یہ ہے کہ یہ خونریزی کون کر رہا ہے اور خون ریزی کا اصل باعث کون ہے۔ خونریزی روکنے کا اختیار کس کے پاس ہے اس بات میں شک نہیں کہ افغانستان میں خون ریزی پاکستان کے لئے اتنا نقصان دہ نہیں جتنا کہ افغانستان کے عوام کے لئے ہے لیکن یہ بات کہ خونریزی اور جنگ افغان عوام پر مسلط کی گئی ہے اور خونریزی کے ذریعہ افغان عوام پر زور و زبردستی غلام بنایا جا رہا ہے تو بلور صاحب اس خون ریزی کو روکنے کے لئے کیا اقدام کر سکتا ہے جو صرف یہ کہ روسی افواج کے بل بوتے نا جائز اور زور و زبردستی مسلط شدہ نجیب حکومت کو کہہ دے کہ وہ خون ریزی کا سلسلہ بند کر کے افغان عوام کو اپنی مرضی کے مطابق حکومت بنانے کا اختیار دے، ضد، ہٹ دھرمی اور زور و زبردستی کو چھوڑ کر حقیقت پسندی سے کام لے کر افغان عوام کی مرضی کا احترام کرے تاکہ خون ریزی کا یہ جاری سلسلہ ختم ہو جائے لیکن افسوس ہے کہ بشیر بلور اور اس کے ہم مشرب ساتھی۔ اس کے بجائے کہ ظالم اور جابر کو ظلم اور خونریزی سے روکنے کے لئے کہے الٹا ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں اور مظلوم کو اس بات پر آمادہ کر رہا ہے کہ وہ ظالم کے سامنے کوئی آواز نہ اٹھائے ان کے قتل و غارت اور زیادتی کے سامنے سر خم تسلیم کرے، بشیر احمد بلور صاحب سے پوچھا جاتا ہے کہ جب تک ظلم کو ظلم نہ کہا جائے ظالم کو ظلم سے نہ روکا جائے تو امن و امان کیسے قائم ہوگا۔ اور خونریزی کا سلسلہ کیسے بند ہوگا۔ اگر بشیر احمد بلور صاحب کو افغانستان میں خونریزی پاکستان کے لئے واقعی خطرناک معلوم ہوتی ہے اور اس خطرے سے پاکستان کو نجات دلانا چاہتا ہے تو پھر اسے چاہیئے کہ حق کا ساتھ دے کر باطل کے مٹانے کے لئے قدم اٹھائے تاکہ ظالموں کے مظالم ختم ہو کر افغانستان بھی امن کا گہوارہ بن جائے اور پاکستان بھی ظالموں کے تجاوز سے محفوظ ہو کر یہ خطرناک صورت حال پیدا نہ ہونے پائے بشیر احمد بلور صاحب کو یاد ہونا چاہیئے کہ خونریزی کا سلسلہ اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب ظلم و زیادتی کو چھوڑ کر کسی کے حق پر ڈاکہ نہ ڈالا جائے کسی کے مسلمہ حقوق پر تجاوز نہ کیا جائے دوسروں کو غلام بنانے اور ان پر زور و زبردستی حکمرانی کرنے سے احتراز کیا جائے۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ جب ظالم ظلم نہ کرے تو مظلوم اس سے اپنا دفاع بھی نہ کرے گا اور یوں خونریزی کی نوبت نہ آئے گی افغانستان میں برسر اقتدار کمیونسٹ طبقہ افغان عوام کی مرضی اور انتخاب کے نتیجہ میں نہیں بلکہ روسی افواج کی مداخلت اور ان کی پشت پناہی سے برسر اقتدار آیا ہے افغانستان کے ۹۹ فی صد عوام انہیں اپنا حکمران تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی کمیونسٹ نظام کو پسند کرتے ہیں لیکن کٹھ پتلی انتظامیہ افغان عوام کی مرضی اور خواہش کو کچلتے ہوئے زور و زبردستی ٹینک توپ، نیپام بموں اور سکڈ میزائل کے زور پر ان پر اپنی حکمرانی منوانا چاہتا ہے باہر سے ہتھیار اور فوج لا کر اپنے عوام کو ہلاک کر دیتے ہیں اور یہ صرف اسی لئے کہ افغان عوام اُن کی حکومت کو پسند نہیں کرتے بشیر احمد بلور صاحب سے پوچھا جاتا ہے کہ آخر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ۹۹ فی صد عوام کو ہتھیار کے زور سے اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ ایک فی صد افراد کی حکومت قبول کرے ان کے خلاف سر نہ اٹھائیں۔

بشیر احمد بلور صاحب یہ وضاحت کرے کہ انقلابی حکومت کا کیا مطلب ہوتا ہے یہی نہ کہ عوام نے انقلاب لایا ہو عوام کی پشت پناہی اور تعاون حکومت کے ساتھ ہو۔ افغانستان کی یہ برائے نام حکومت کیسی انقلابی حکومت ہے کہ ۹۹ فی صد عوام خود اُس کے مخالف ہیں پچانوے علاقہ حکومت کے تسلط سے آزاد کر کے عوام نے اپنی حکومت بنائی ہے یہ عجیب عوامی انقلابی حکومت ہے کہ پندرہ لاکھ سے زائد عوام کو روسی اجنبی افواج کے ہاتھوں قتل کر ڈالا ۹۰ فی صد دیہات اور گھروں کو ملیامیٹ کر دیا ہے اٹھارہ ملین آبادی رکھنے والے عوام سے چھ ملین عوام کو ملک چھوڑنے اور ہجرت کرنے پر مجبور کیا ہے اور چار پانچ ملین عوام افغانستان کے مختلف علاقوں میں حکومت کے خلاف کسی نہ کسی طریقے سے جہاد میں مصروف ہیں

بشیر احمد بلور صاحب کا یہ الزام کہ پاکستان افغانستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے، جھوٹ کا ایک پلندہ ہے پاکستان کے مسلمان عوام نے صرف اپنے مصیبت زدہ اور جارحیت سے متاثر شدہ افغان مسلمان بھائیوں کو اپنے ہاں پناہ دی ہے یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ بھی ہے اور بشر دوستی و انسان دوستی کا مسئلہ بھی، بہت سے ممالک نے مختلف ممالک کے مصیبت زدہ عوام کو اپنے ہاں پناہ دی ہے یہ کوئی جرم کی بات نہیں بلکہ بین الاقوامی قانون میں اس کی گنجائش موجود ہے اگر بشیر احمد بلور صاحب افغان مہاجرین کو پناہ دینے پر پاکستان افغانستان میں مداخلت کا مرتکب قرار دیتا ہے تو یہ اس کا اپنا خیال ہے۔ دس گیارہ سال سے لے کر آج تک پاکستانی افواج کا ایک فرد بھی افغانستان کی جنگ میں نہ پکڑا گیا ہے اور نہ ہی مرا ہے پوری دنیا نے غیر جانبدار مبصرین نے بھی ابھی تک افغانستان میں پاکستانی افواج کی مداخلت کی تصدیق نہیں کی ہاں یہ بات تصدیق شدہ اور سورج کی طرح عیاں ہے کہ ولی خان صاحب کی نیشنل پارٹی افغانستان میں روز اول سے مداخلت کر رہی ہے ولی خان سمیت نیشنل پارٹی کے بڑے بڑے عہدے دار اور کارکن و طالب علم حضرات افغانستان جا کر کابل کٹھ پتلی حکومت کو اپنے تعاون کا ہر طرح یقین دلاتے ہیں۔ سینکڑوں اور ہزاروں کارکن کابل فوج میں بھرتی کر کے افغان عوام کے خلاف جنگ میں حصہ لیتے ہیں، گزشتہ دنوں ولی خان صاحب کا وہ خط بھی ایک بین ثبوت ہے جنھوں نے نجیب کو اپنے خط میں لکھا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور مشترکہ طور پر افغان باغیوں کا قلع قمع کریں گے، افغانستان کی جنگ میں پاکستان نہیں بلکہ ولی خان صاحب کی پارٹی نیشنل پارٹی ملوث ہے اور افغان مسلمان عوام کے قتل میں برابر کے شریک ہے۔

ہم بلور صاحب کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ افغانستان کے مسلمان مجاہد عوام ہر حالت میں ظلم کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں باطل اور ناجائز کے خلاف جنگ کرنا ان کا اسلامی اور دینی فریضہ ہے وہ کسی ظالم کے سامنے سر جھکانے کے عادی نہیں بلکہ اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک باطل کو سرنگوں اور حق و صداقت کو سربلند نہ کریں اب یہ بلور صاحب کا اپنا فیصلہ ہے کہ وہ حق اور صداقت کی صف میں شامل ہو کر مظلوم کے ساتھ تعاون کریں گے یا ظلم و جبر کا حامی ہو کر آگ و خون اور خونریزی کا مزید سلسلہ جاری رکھیں گے جو تنہا افغانستان کے لئے نہیں بلکہ پورے خطہ کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔

افغان کمانڈر محاذ جنگ کا جائزہ لے رہا ہے،

ہمارا نعرہ

- ہمارا ہدف اللہ تعالیٰ کی رضا ۔
- اسلامی تعلیمات ہماری زندگی کی راہنما ۔
- خدا کی تائید اور نصرت پر کامل بھروسہ ہمارا ایمان ۔
- جہاد فی سبیل اللہ ہماری راہ ۔
- اور حزب اسلامی افغانستان کے مومن مجاہدین کی تنظیم ہمارے جہاد کا محاذ ۔

ہمارا نصب العین
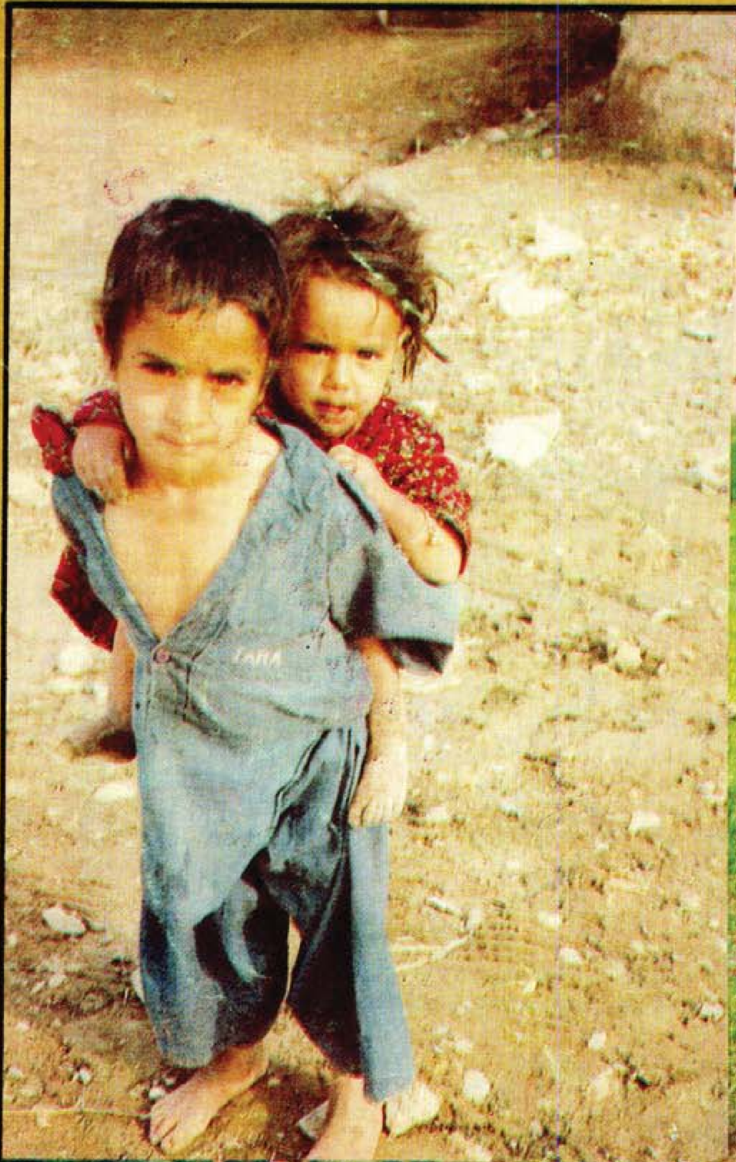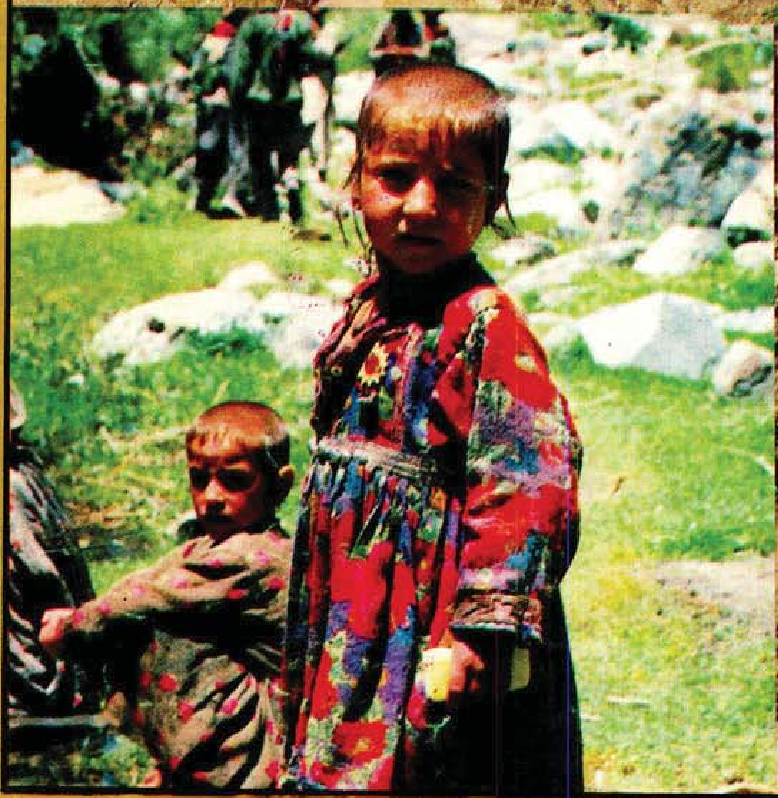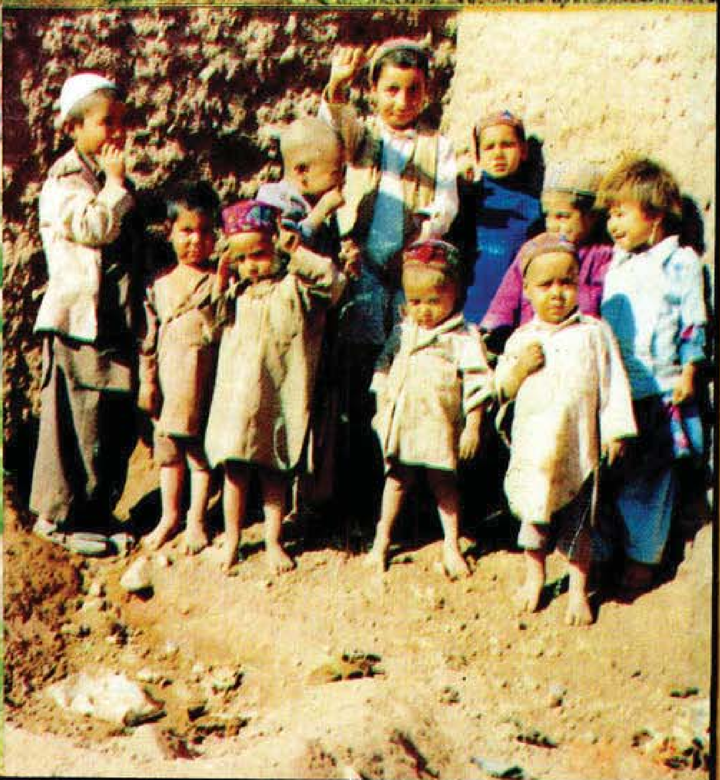
اگر ہم جہاد کر رہے ہیں یا روسی سامراج کی یلغار اور ظلم کے واسطے ہجرت پر مجبور ہو کر پریشانی اور غربت کی حالت میں اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے اور ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں تو یہ سب عظیم نصب العین کیلئے ہے اور وہ ہے افغانستان میں خلافتِ اسلامی کا احیاء ۔